

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_232421

UNIVERSAL  
LIBRARY







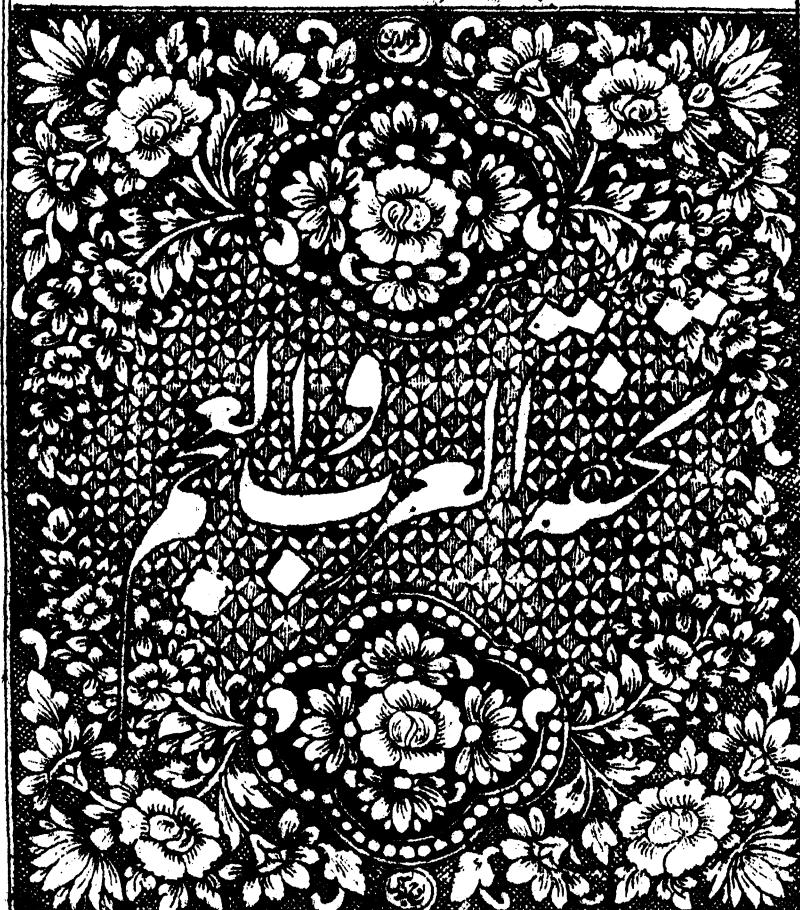
وَرِبِّيْكَ أَعْلَمُ اللَّهُ فَهُوَ

الْمُحْسِنُ

جَنْ وَاقِعٌ مِنْ مَطْهَرٍ



وَمَنْ يُؤْمِنْ بِكَالْأَنْجَلِيَّةِ حَسِيبٌ



بِحَمْرَوْقَاعِ مَلَامِطْهُ كَلِيلٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدَنَا إلى سُبُّلِ الْكِيَمَاتِ وَالصَّلَوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِهِ  
الَّذِي أَرْشَدَ نَاطِرَفَ الْأَكْمَانِ وَعَلَى اللَّهِ الْأَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ لَا بُرَارَ لِلَّهِ  
الَّذِي أَبَعَدَ سَكِينَ مُحَمَّدٍ قَطْبَ الدِّينِ بِجَهَادِهِ عَالِيَاتِ پِيَانِيِّ مُسْلِمَيْكَ بَعْدَ ابْلَغِ سَلامَ  
حَسَبِيَّتِ الْفَعْمَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ كَالْهَمَاسِ كَرِيمَهِ كَعَصَمِهِ تَحْمِيَّاً جَاهِيلِيَّهِ بِيَالِيَّهِ بِرِسْلِهِ  
لَذِرَاكَ بَعْدَ تَشْرِيفِ يَهُاجَنِي حَضْرَتِ اَحْمَدَ بْنَ صَاحِبِ قَوْلَانِي مُحَمَّدَ اَسْعَاعِيلِ صَاحِبِ دِيَوْلَانِي  
عَبِيدِ اَحْمَيِ صَاحِبِ كَسْرَافِ چَبَكَ بَعْضِ مُضَدِّيْنِ هَزاْجُونِي خَيَالِ بِرِينَ كَجَهِيَّهِ الْكَارَقَيِّيَّهِ اَمْهَرِيَّهِ  
تَسِينِ عَلِيِّيَّهِ الرَّحْمَهِ كَا آيَا تَهَا او رَحْمَمَ عَنَادِ كَا فَهْتَهَا او فَتَهْهِي طَرَفَ سَهْ حَصْنَهَا جَنَابِ اَبِي مَصَّابِ  
طَافَتِهِ او نَكَرَدَلِيَّهِنِ خَيَالِهَا مَنْجَلِهِ او نَكَرَمَوْلَهِ عَبِيدِ اَحْمَقِي نَبَارِسِي شَنَدِ عَيِّ خَلَافَتِ حَزَرِتِي  
كَكَبَنَكَ او رَاسِ بَرِدَهِ مِينِ دَادِ خَوْبَلَهِ مَهْبَهِي کَيِ دِيكَرِ بَهِي مُسْلِمَانُو نَكُوبِهِکَا يَا او فَسَادِ فَوَاحِدَهِ  
مَنْهُوكَ کَهْ جَلَيَا تَهَا سَوا او سَهْ عَرَصِيَّهِ مِيزِيْنِ بَهِي کَيِ دِينَدَارِ لَوْگُونِ او رَمَرِيدَونِ خَاسِرِ او دَخَلَتِ  
اَسْنِيدِ اَحْمَدَ صَاحِبِتِيْنِ تَوْيِي حَزِيرِيْنِ شَرِيفِيْنِ سَهْ طَلَبَ کَيِ خَيَالِهِ جَارِوْنِ جَانِکِيِّيْنِ تَيْوِيْنِ اَرِدَهِ

نے دیکھ علامے مثل شیخ محمد خاں بہمنی صنف طوال الانوار حاشیہ درختان و جنگل  
 نے بالاتفاق لکھ دیا کہ ایسے لوگ مگر ادا اور مگر ادا کرنے والے ہیں اور اوس فتویٰ پر وہ اپنے  
 ثابت فرمائی بعد اسکے اوس فتویٰ پر تام علامہ و مدرسین کلکتہ وغیرہ فی خصوصاً خلفاء حضرت  
 سید احمد صاحب نے ہرین اپنی کمین اور ایسے لوگوں کی رہی بالاتفاق ہوا اسی عرصہ میں ہو کر  
 محمد وجیہ الدین اصحاب ج مدرس اول مدرسہ کلکتیہ کے اور سر احمد علامہ پورے ہیں ایک سال  
 مسوم بِ اطعام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل ہے آیات و حادیث ہیں فتنہ نگہدار کر دی  
 ہیں اور راست لالات اپنی نہ ہے جنپی ہیں ورنہ شکوک مخالفین میں کہ خوبی و سکل دیکھنے سے  
 معلوم ہوتی ہی اور اوس پر تام علامہ کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفاء حضرت سید احمد صاحب  
 موافق ہیں کہ این قبضہ خارج ہے خاسر ہوئے بعض ساکت ہوئے اور بعضونے تقدیم کیا  
 فرمایا گل شور و ف دکا جو علامان ہتھا وہ تھی کیا اوزنا بود ہو ابعد اوسکے ایک عرصہ کے بعد ایک  
 شخص عبد اللہ صحنی پوریکر دماغ میں دھی خلل پیدا ہوا اور کوئی معلمین نہ رہ اسی حرم میں قبضہ  
 اور بیت ذلت و حوار اوسنی وہشائی میں کمی کے تہ نام سروشنے تو بہ کا انہما کر کے  
 بیان کیا تھے رحم فرا جو کچھ کہانت کے رہائی پاکار کر کتو شحر و نہیں بھر پڑا کہ ملی ہیں انکو فی  
 ف دلائلہ ہی کا پہلا ناشر و مع کیا اپنے نکولا نہ ہبنا یا اور کتو نکو شہر پڑا الکرتبا ملی آئی  
 میں جناب مولانا محمد آنحضرت صاحب حرم و رولوں محبوب العلی صالح حرم و رولوں عینہ خالق  
 صاحب حرم دلیلیں بھجو تھے اور پہ صاحب ایسے لوگوں نے بہت ہی ناراضی تھی اور ایک  
 کلمات سنکریجہ و مبارک حضرت مولانا محمد آنحضرت کے رخ ہو جاتا ہے اور فرمائتے تھے کہ

لوگ صنال ہیں اور مولوی محبوب العمل صاحب ایسے لوگوں پر فرقہ کا ملغوبہ فرمائے تھے اور  
 فتح قمعان لوگوں کا بوجہ حسن کرتے تھی اور کوئی لامد سبب اونکی سامنی دم تدار سکتا تھا  
 اور سو لوگ عبد الخالق صاحب بھی انکار دو گذ بوجہ حسن فرماتی تھے اور خوب نکل گت کرتی تھی  
 اور فرماتی تھی کہ یہ لوگ جو ٹوپی راضی ہیں جنما پڑا اوس وقت کی لوگوں کو خوب بھاوم ہے اور بوجہ  
 کہ سمجھہ کریم کہتے تھے وہ بھی نہایت رنج اور ہمایت ہی منجلہ اونکی سید نذر حسین صاحب نے  
 بھی فتح اس فتنہ میں بہت سعی کی کہ مولوی حقی اور عبدالمجید پوری بے سباب میں بہت  
 انصکو کر کے اون کو ساکت کیا بلکہ اونکی جوابات شکوک میں لیکر سالہ لکھا اور اوسیں تعریفیں  
 صاحب کے اور حصیت نہیں نہیں تھیں کے اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت نہیں کے  
 بیان کی اور رواہ احادیث پر جخلاف احادیث متکذب نہیں تھی کی میں جرج و قرج بوجہ  
 فرمائیں اونکو ضعیف جتنا با اور بارہ باری زبان مبارک سے ان لامد ہوں کو راضیوں کا ہماں کیا  
 یعنی عبدالله صدیق پرسی کا دراز کی اسیاع فی ناما آخراً اچارہ مکر سببے صلاح و مشورہ ہو کر اون میں  
 خاص سید نذر حسین صاحب رمبوخ حاج حسین ارالدین صاحب بھی شرکت ہے سن ایکہ زار  
 دو سو جوار، ہجرت میں ایکستہ ممتاز مولانا محمد اسحق صاحب بن اسد جا شیخ حضرت شاہ محمد عفریزی  
 رحمۃ اللہ علیہ کے روپ وہیں کیا اونہوں نے اونکے جواب میں تقیید الممیں کو دھب بجزیرہ اور  
 اونکیکو ضلال ارتقا میا بھرا اوس فتوی پر دیگر علماء شمر نے بھی کچھ بچھہ خبار تین لکھہ کی  
 ہر ہنکریں وزنام اون علماء کی بیہن میں سو کو منصبی محمد صدر الدین صاحب منصبی اکرام الدین  
 صاحب و منصبی رحمۃ اللہ علی صاحب اسیوں سو محبد الخالق صاحب اوسکا ذ سید نذر حسین صاحب

و مولوی محمد حیلیت لار حصا دیکو خلوک العلی صاحب و مولوی سید محمد صدیق بیان  
 شاہ احمد سعید صبا سجادہ نشیہ شاہ علام العلی صاحب جوم و مولوک محمد علی حسنا امپور  
 حیلیت سید احمد صاحب او و مولوی حیدر علی صبا و مولوی محیوب العلی حبیری تلینڈ خاں  
 مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پھر اس فتویٰ کی ترجمہ مولوی محیوب العلی صنانی اس  
 کیا کہ ہر حواب بیکو کا ایک بیغقد کیا ہے ترجمہ لکھا پر خلاصہ کیا اور اسکو ایک رسالت انداز  
 فتح الاسلام رکھا پڑا رسالت کو مولوی خواجہ صنیا الدین نے تکلیف کو سارے جھنپسے کیا ہے جا  
 عبد اللہ صاحب کے ہدست آخون ہاردن کے ارسال کیا حاجی حسانیہ وہ فتویٰ حربیں پھری کا  
 جگہ پڑی ذکر ہو جگہ اسی رسالت میں ضم کر کے چھپا یا اور اس رسالت کا نام *سبیۃ الصالیف* کیا  
 اور وہ رسالت پہاں وہی میں آیا اور کسی پارسی باہمی خدا کی خصلت سے نہ ہے بلکہ مذہب نکانا باؤ دا اور کوچ  
 بعضے اوسی طفیر صدیقی پر ہے لیکن دبے ہوئے اور تھیہ میں اپنا کام نکالتے رہے اس پھریں کوہنڈیہ میں  
 کئی بار ایسے لوگ سزا یاب ہوئے بعضے تاکہ ہوئے بعضے لگانے کے پھر اسیں کوہنڈیہ میں  
 صاحب بخاں دل چاہ ساتھ رہے حتیٰ کہ متور العینیں کے مضافیں کے دمین جسکو لوگ منتظر لایا  
 اسمیعیل کی طرف کرتے ہیں مدلل کی رسالت باب عربی میں لکھا اور سورہ فاتحہ کرنے پڑھنے پڑھو امام  
 جسیں یہ رسالت لکھا اور اخفاہ امین اور عدم صفع میں عجز و میں بھی خوب جو بعمار تینیں ہو تو اسی  
 لکھیں اور لکھا کہ عدم صفع میں نماز میں حق ہی لا اور صفع منافق اور نہ ہے حقی کی بہت سی تعریفیں  
 لکھیں جنما نچہ وہ ابتکت پیر اپنے سکے پاس موجود ہیں آور جو نکل سید صاحب اہل فخری نہایت  
 محبتی کی نہیں ہے ہر جو بندگو میری ٹان آتی اس باؤ بان کی پر اور تو کوچھ جان تو نہیں بکو کو ہے رسالت کی

کہ فلانا مسلکہ خفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی بھی دیکھو تو ہم کسی اقران و حدیث کی ثابت  
 کرنے میں درایک صاحب نے پوچھا کہ تقدیم ایک نام کی کیا وجہ ہے سید صاحب نے کہا کہ تو ایک  
 کیا بلکہ ذریض ہے جو تہائی سر کا صحیح کوئی نکر لگاتا تو وضو ختم کا صحیح ہنہو کا بہر بعد ایک  
 کے بعض لوگوں کو شیطان نے ور علما کو دہنی سو سے پھر بدایا ہوئی اور تقدیم نہ ہے خاصوں پر  
 صنالات و شرک تسانی لگتے بلکہ ایک فتویٰ ٹونک کے نام سے منکار کے چھپا پا اوس وقت میں  
 میز افتتاح الملک و الحجۃ زندہ تھی اونکی ایسا سے موکو بشیر الدین صنائی کی وجہ  
 کے ہان بن سلاک نے ہجۃ تقدیم امام حسین میں فتویٰ لکھا اور اوس پر تمام علماء شحر کی موافقت  
 ہوئیں جو چالاندہ بھی کل نہ رہ جکی جیکی اپنا جرگہ باندہ تھی رہی بعد غدر کے لامدہ ہبون نے یہ سراہی  
 اختیار کیا کہ سید زندہ حسین صاحب کے باس حلقة باندہ باندہ کر جیتا شروع کیا کیا مسجد میں اکٹا دنکی  
 سکا نہ آور جب کی بات لاندہ سبی کی ہونہ سے لکھا دین پا عمل کریں تو حوالہ سید صنائی کا دین ہم  
 اونکو جھیڑا ویں کہ تم چھوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہیں ہیں اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا  
 مقولہ کہی کہ وہ اپنے کا حوالہ تھی ہیں تو سید صاحب یہ سے فرمائیں کہ وہ جاہل ہیں وہ کیا یا اس  
 آخر نوبت یا سجا رسید کہ امام حسین پر اونکی اتباع پر کہم کہا لگتے تبری ہنخوا اور اتحاد و احتجاج  
 کے مقصود ہی لگتے رہا نی تو ختم ہوئے وہی فتویٰ ہموک بشیر الدین صنائی کا لکھا اور جنکی نہیں  
 او بشیر بشیغت ہوئے ویسید مرحم کی نہیں تھی کہ امین چنانچہ سید زندہ حسین صاحب نے یہ عبارت  
 لکھ کر میر کی کہ جو کوئی نہ ہے خاص کی پر وہ کو بعدت و صنالات کی وصیروں دگر لوہی چنانچہ فتویٰ  
 جو ہے بہر لامدہ ہبون نے مانا اور لامدہ سبی میں نامدہ صرف ہے اور شست بخشاست سید صاحب پر

زیادہ رکھنی لگئے اور سید صاحب کو ایسا دعایا اور علاضا اور راہنما کو سید جمال و نکل منتوں کی  
مشکور بین لٹو بنکر اونکی حیات لگی کرنے اور لگی کرنے کے میں تو بین یا میں برسے ایسے تھے  
کسے کو معلوم تھا اور میں کیا کروں محکوم تو یہ نہیں سوچتی ہے قب فیقر نے بعد تخارہ منونہ کے  
ذریں سالے ایک تسویرِ حق اور دوسرا توفیرِ حق لکھا اور اونین فی الیام ہی فرہست کے  
قرآن و حدیث و اجماع امت تحریر کیے اور وجوب تعلیم امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے  
لئے تسبیح و سے لکھے سوتوری الحق کے جواب میں رسالہ معیناً رکھیا کہ اوں کے نام مقلدین کیا  
اولیا، اور کیا علماء و صلحاء مقدمت میں تاخذین شرک بدعتی ٹھری سید صاحب کے ذات سی ایجاد  
کرائیے واہیا کہ میں اگر چہ سکتا ہے وہ مصادر دیار میں ایسے بنام خوار ہوئی ہر یونیورسیٹ  
بیان کی نہیں ہے اسکو بھی ہونہوں نے اپنا نام و نمود سمجھا غرض کر جب عبار چہلپی ور ملکوں ان عکسی  
گمراہی ہیں اور اطرافِ جوانہ سکے پر و نکلی گمراہی اور لامدہ ہیں اور فساد اور انکارات تا  
اماں اور تعلیم دعین کی خلافت میں فقیر کے پاس خطوط یہو جی تو اگر جب اوس عیار کے کسی حکم  
روجخوبی ہوئی اور ہرورے ہیں اور تمام اوسکے مؤلف کی دھوکہ بازیاں اور قسر اور بیدیا نتیاں  
اور ابلہ فریضیاں اور تجاذبِ حارفانہ اور ہر ہی ان ظاہر ہوئے ہیں بلکہ ایک رسالہ  
دارِ الحق نام جو درمیں اوسکے مولوی محمد شاہ صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہلست  
و جاحدت کے یعنی قرآن و حدیث میں دفعہ و عقائد و خیروں سے لکھا ہی اس امام کو پوچھا ہے  
عقریب چیتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی کیفیتِ حقیقت کی دیکھنے سے معلوم ہوگی اور حق تو یہ  
کہ جسے فوجی کے کمائنے کے حلال نہیں ہے اوسکے کو ناصح حاکم پر غرہو و جرکی کی کوئی نہیں

اور ملکیت اس میر بکونہ دیکھئے تھے جو طح حلال نہیں اوسکو کہ جو معاشر لو دیکھ کر غرہ ہو وہ جنتیں  
رسالہ مدار الحج مولفہ مولوی محمد شاہ کو نہ کہی پر ہورائع صدہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے فرمایا  
حافظت سوام و خواص کے ایک سنتھنگا رعلماء رہنماد دیار منہ و لائیں کر کے جو اوسکا  
لیا اور موہیر اونکے اس پر کرائیں بھر اب اس بہر <sup>۱۶۸۵</sup> جو اسی سچ بین کہ جو نواب مجھ مخدوم علی تھی  
والی قصیہ جپیتاری و سلطنتی حج کے بہت اللہ شریف میں محرقا فلم حاضر ہوئی اور یہ فقیر بھی  
اونکی ہمراہ تھا ابھر فقیر نے وہی سنتھنگا ساتھ ہو ٹریسے فرق کی سبب بیدع بالا تو اس  
والائیں ورنقول علماء اور صدقانے عبارت کے حریم شریفین کے مفتیوں اور علماء کے آئی خوبیش کر کے  
جو باصل کیا اور اونکے موہیر اسکو فرنیں کیا تا جو کوئی اوسکو بیغور دیکھ رہا تھا  
نہ دیکھی اور ترجمہ اوسکا اردو کراکر لطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفہ العرش  
رکھا اور اس فقیر نے بارہ حریم شریفین میں تھامہ سنونہ کیا اور باسحاح تمام دعا کی کہ یا الہی  
اگر ہی را جدید حق ہی تو ہکوبی ہی میکی طرف ہدایت ہو والا ان سبکو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو  
یعنی جب تھامہ کیا ہی طلب پر الہام ہوا کہ لاکھوں کروڑوں جنی لوگ کیونکر خلاف حق ہو گئے  
ہیں کہ حضرت سے فرمایا ہی لاستعوال السواد الا عظم فانہ من شد سلسلۃ الناز  
ر وَاكَابْنُ مَاجِهَةَ يَعْنِي سِرْوَیْ کِرْجَاتْ شَیْرِکِ فَمَرَادَسَ بِهِ کہ حسیہ السلا  
ہوں کھا قال الملا حملی القاری بن شعبہ جو کوئی الگ کرو جاعت سی الگ کرو فرض میں ال  
جاویکاہ اور فرمایا اذ اللہ لا يکتمع اصنی و قال امّه مُحَمَّدٌ عَلَى صَلَالِ اللَّهِ وَيَدِ  
اللَّهِ عَلَى يَحْمَدَ مَرْسَدَ شَدَّدَ فِي النَّازِ رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ

جمع کرتا ہے یہ رسم اس نہیں جمع کرتا ہے اس کو یا فرمایا اس ت محدث کو مکر ایسی برائی کا نام تھا  
 جماعت بھر سے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الک رکر دالا جاوے کا دوزخ میں نفل کی بیہتہ زندگی  
 ف ہاتھہ اللہ کا جماعت پر یعنی محافظت اور مد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہی جماعت کے  
 یہ خاصیت ہے اس سمت مرحومہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائی ہی کہ جس پیرت حضرت کی تتفق ہوتی ہے  
 حق ہی ہوتی ہی فظا و فرمایا ان الشیطان ذُبُحَ لَا إِنْسَانٌ كَلَّذِبِ الْعَنَمِ  
 يَا حُدُلُ الشَّادَّةِ وَالْقَارِصَيَّةِ وَالنَّاجِيَّةِ وَأَيَّا كُوْهُ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ  
 يَا لَجَّمَاعَتُرَفُ الْعَارِفَةِ وَلَا حَمَلَنِي تَحْقِيقُ شَيْطَانٍ بِهِرِّي ہے آدمی کا مانتہ بھری سی بکری کے  
 کر لیتی ہے بکری بھل گئے والیکو روپ میں سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو روپ کے  
 اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو روپ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی  
 تمہر جماعت روایت کی بیہتہ احمد نے ف مراد یہ ہے کہ جیسے بھری یا الکیلی بکری ہے  
 بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء  
 الگ ہو کر نیا مذہب لکھتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہزادہ سلام چور کر  
 گمراہیوں کی ہما یہ نینیت بیٹھو بلکہ فرمایا من فارق جماعتہ شبرا فقد خلع  
 بر بقتة الاسلام من عنقہ رواہ احمد و ابو داؤد یعنی جو شخص کم جد اموا  
 جماعت سی بالشت بھر یعنی ایک ساعت بس تحقیق لکھا اوس نے بہہ یعنی ذمہ  
 گروں انہی سے روایت کی بیہتہ احمد اور ابو داؤد نی یعنی اب اس درجہ کو یہنپا کہ شاید  
 اسلام اور نبی احکام اوسکے سی باہر آؤ ہی کی دراہ کی مثال حضرت نیشاں

منافق کی فرمائی ہی اس حدیث میں جو صحیح مسلم میں موجود ہے مثلاً  
 المُنَافِقُ كَمِشَلٍ لِسْتَأْدَاعَ الْعَالَمَةَ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْيِدُ إِلَى هَذِهِ مَرْقَةٍ وَإِلَى  
 هَذِهِ مَسَّةٍ كَلَّا يَفْتَنَكُمْ مَنْ كَانَ مِنْ أَنْفَاقِكُمْ كَمِشَلٍ لِسْتَأْدَاعَ الْعَالَمَةَ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْيِدُ إِلَى هَذِهِ مَرْقَةٍ وَإِلَى  
 دُورِ الْيُورُونَ مِنْ كُبَيْسَيْنِ اسْتَوْرَمِينَ اور کبھی اوس یور میں ف یعنی وہ بمحنت اکامہ کا  
 تہ او دہر کا ہڈ آور حرب کے علاج پر جو بعضے احمد گوک طعن کرتے ہیں جس کی خطاب پر ہذا سے  
 کہ وہ خیر البقل عکس کے رہنمی والی ہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جر جکہ کے  
 حق ہیں فرمایا کہ تحقیق ایمان سمت اولیا طرف مدنیہ کے جیسی کہ سمٹاہی سائب طرف  
 بل اپنی کی روائی کے سچاری مسلم نی آور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق  
 دین البتہ سمت اولیا طرف حجاز کی یعنی کہ او رہنیدا اور متعلقات اونیکی جیسیکی سمت  
 آتا ہے سائب طرف مل بھی کی اور البتہ جکہ کہ پڑھ کا دین حجاز میں حصہ کر جکہ پڑھتی ہے  
 بکری پہاڑ می جو ٹھیک پھاڑ پر روایت کی یہہ ترکانی مشکوہ ف یعنی مصنی بھی ہن کہ  
 دین آخر زمانہ میں نزدیک طلاق ہو گئی فتوں کی بھر اولیا طرف حجاز کی جیسیکی شروع ہوئی  
 اول دوسری ہفتات چہ جامی علام کہ وہ طے مخلص اور سخراں ہیں سعی چیست خاک  
 با عالم پاک سچان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنی ویکھا کہ جناب مولانا محمد اسحاق  
 صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پرانی حدیث کی جہاں تعارض ہوا حدیث یہاں دروایت  
 فہمی ہیں اوسی وقت حدیثی تمسک خیصیہ بیان فرماد کہ دفع تعارض کا کرو یا کہ ہمنی  
 والی کو تسلیکیں ہو کی اور سو مطہی بیسیت نہ ہب کر نہوںی پاٹی بلکہ تحقیت نہ ہب

اپنے علمیں خوب بسم گئی یا یہ وقت دیکھا کہ معاشرہ ہی عکس ہو گیا کہ جور و ہتھ  
فہمی طاہر میں مخالف حدیث کی معلوم ہو گئی تو وہ توجیہ دتا ایل جو شارحین قول  
اہمی کہہ گئے ہیں قبول نکلے اور فقہا کو مخالف حدیث کا ٹھہر کر طبعی والیکو خلیجیان  
میں داخل کر اور اپنی اجتہاد کو دخل کر کشا کر دو منکر فقرہ اور فقہا بننا کر تقلید نہ ہے  
نفرت والا کر اپنے تقلید کے جال میں پہنسا کر لانا ذہب بنا یا مثل مشہور ہے بڑی ہو گو  
بلاؤ کہ کھیر میں نون و ایلی حال اگلہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتوی دینا درستین  
جیسا کہ علماء نے اکثر اصول اور فروع میں تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس  
ان لوگوں سے کہ مذہب مجتہدین خیر الاقروں کا جھوٹ کرتا بیاع داری غیر مجتہد  
نا فہم اس زمانہ مساوا مگنیز کی کرتے ہیں اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن را  
جاری رکھتی ہیں بیلت چون خدا خواہ کہ پردہ کس درجہ  
میا شا مدر طغضہ پا کان برو اللہمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وَارِنَا  
الْحَقَّ حَقًا وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ  
مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَعْمَلُنَّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَنْجَمَ الْأَرْجَمَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِي

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ الْأَسْمَاءُ الْمُحْسَنَىٰ وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ مَنْ لَهُ الْمَعْرَاجُ

سُبْرَفِيرِن سکیو سلو مین و اکٹا او سیکن و سلی نام نیک ہیں اور جنتا دترے اور سخن کر کا سکن واسطی معرج

وَإِلَهُ أَعُوْلَىٰ إِلَهٍ وَأَصْحَابِهِ بُوْحُوكَمْ لَوْرَ وَاحْبَابِهِ وَالْأَصْدَارِ كَأَمْمَةِ الْهَدَىٰ

بُرستھی اور اپر اولاد اونکی اور بروان گئی کے ستار و مخلوق کی ترقی تو نکی ہو تو نکی اور زنکی ہو مکاون کی امام ہوتے ہیں

مَا قُلْ لِكَدَمْ فَيَضْنُكُمْ يَا عَلَّمَ الْحَرَمَيْنِ السَّلَفِيْنِ أَهْلَ الْجَازِ

کیا چیل تمہارا ہمیشہ کوئی سمجھنا نیز تمہارا ای خوار کہہ اور مد نیڈ کی بخشہ اہل جماز

الَّذِي هُمْ مَلِكُوا لِلَّذِي كَمَا قَالَ سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کروہ پناہ دین کی ہیں جیسا کہ فرمایا سردار لوز مولی ہمارے رسول اللہ صلی

اللَّهُ عَلَيْكَ بَسْلَانَ الدِّينِ يَأْرِزُ إِلَى الْجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةَ

الله علیہ وسلم نے بلاشبہ بن سہیل و بیکا طرف حماز کے جیسا کہ سمعت کر جاتا ہے سائب

إِلَى حُمْرَهَا وَلِيَعْقِلَنَ الدِّينِ مَنْ الْجَازِ مَعْقَلُ الْأَرْوَىٰ مَنْ رَأَسَ

طرف سوراخ ابھی کی اور القبۃ جملہ پڑھ لیکا دین حماز ملن مانند جگہہ پڑھنے بکری ہمارے

الجبل رواه البرمذن في مما قال عمر وان التقليد غير جائز قوله  
 پھاڑ کی چوپی پر نفق کیہے ترمذ نے اس سلسلہ میں کہ یہ اسکے تقليد کرنے کے لیے جائز ہیں ہے وہی فرمائے  
 تعالیٰ یا ایہا الَّذِينَ اصْنَوُ اَطْبِيعُوا اللَّهَ وَ اَطْبِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولَئِكَ هُمُ  
 الْمُنَاهِدُونَ کی اسی لوگوں کے ایمان بالاسی ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان اور  
 منکر کے فارتنا کا خصم فی سعی فرد و کل الالہ والرسول لا إلهَ فلذَا قال  
 پھل اگر جنکرو تم کسی حمزت میں تو جو عکس طرف خدا اور رسول کی اخیرتی تک برا سید کیا  
 ابن حزم فی کتابہ المحل باب التقليد کا بحث لا حلال ولا حلال نے قلدا احد  
 ابن حزم نے اپنی کتاب محل میں بہہ با ب تقليد کا اسی نہیں جائز ہی کیونکہ اسی یہہ کہ تقليد کری کیسے  
 لا حیا ولا میتا و علماً کل الحیین لا احتجها دیکھیس طلاقیہ لایہتی  
 نہ کسی نہ کسی کی اور لذت ہے ہر ایک برا جنتہا در کنا بحث طاقت اپنی کی تعلیم ہو کلام بیت  
 و قال بوجینیۃ واحمد بن حنبل لا نقل دین ولا مالکا ولا اغیرہ  
 اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقليد کری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کیسے  
 حنزا لا حکام من جیث اخذ و اصنف کتاب و سننہ اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 کے تو احکام کو جہان سی لیا اور ہوئے کے کہ وہ کتاب و رسننہ کام ہو کلام دو دو کے بلکہ عقیدہ  
 شرک ہے میسا کہ فرمایا العتلہ اسی کہ بکری ہی بہود و نصاری نے اپنے عالموں و زردوینوں کو رب  
 ممن دروز اللہ کما جاء تفسیرہ فی حدیث عدی ابن الحاتم  
 سیوای اللہ کے جیسا کہ آئی ہے تفسیر اسکے نفع حدیث عدی بن ابی حاتم کے

إِنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْتُهُ لِيَقْرَأَ فِسْوَلَ

كہ اونہو کچھ کہا کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے اور سنائیں اپنے پڑتالی سے سورہ

بَرَأَكُوكُ الْحَذْرُ وَالْأَحْبَارُ هُمْ وَرَهْبَانُهُمْ أَرْبَابًا يَأْمُنُ دُوْتُ اللَّهُ قَالَ

برات میں کوئی یہود و نصاریٰ نہیں عالمون اور وہ نیشن کو رب سوا نبی اللہ کے فرمایا اب تک

أَمَا إِنَّهُمْ لَيَعْبُدُونَهُمْ وَلَكُنْهُمْ لَذَّاحِلُوا هُمْ شَيْئًا لِاسْتَحْلَافٍ وَلَذَا

اکاہ ہو تحقیق وہ نہیں بوجسی ہن اونکو دیکھنے کے جسم کے حلال کر تھیں اور اسی کی وجہ کو حلا جانی ہیں اونکا

حَرَمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا لِحَرْمَةٍ وَلَذَا لِتَرْهِمَةٍ إِنَّهُمْ كَلَامُ عَمَرٍ وَ

جسٹو تحرام کرتی ہیں دون بچی ہو جرام جاتے ہو اکور دیت کیا ہے کو ترہمی نے نام ہو اکلام عمر و کا

فَقَالَ زَيْدٌ أَنَّ التَّقْلِيدَ جَاءَ بِكِتَابٍ وَالسَّنَةَ وَالْجَم‘ وَالْقِيَامِ

پیر زیدی کہ بلاشبہ تقليد جائز ہی کتاب ہے اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیام سے

فَإِنَّ الْكِتَابَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَسْكُلُوا أَهْلَ الْكِتَابَ كَمَا تَعْلَمُونَ

اسی پر کتاب پر فرمایا تھا کہ اس پر جو تم عالمون ہے اگر ہمین جانتے ہو تو

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَقُولُونَ كَلَّا وَلَكُنَّ مَنْ أَمْهَكَ حَرَمِينَ وَلَا نَضَلُّ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سمعت کہ زیدی اول نوگ جو ہم مہا جریں اور اضافے سے

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ لَا حَسَانٌ رَضُوا اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ الْأَيْمَنَ فَأَمَّا

اور وہ لوگ کہ بیرونی کی اونکی اچھی طرح راضی ہو اسدا اونکی درست ہوئی وہ اللہ اخیر اپنے کامی

السَّنَةَ فَأَخْرَجَ عَنْ مَعَادٍ بَرْجَلَيْلَانَ سَوْلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت پیر دیت کی کئی ہی معاذین بدل سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک

بَعْدَ مَعَاذِي إِلَيْهِنَّ فَقَالَ كَيْفَ تُقْضِي فَقَالَ قَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ

بِهِجَا مَعَاذِي طَرَفَ بَيْنَ كِفَيْنِ كَيْوَنَكَ حَسْكَمَ كَبَالَةً تَوْهِيْنَ كَهَا مَعَاذِي كَهِمَ كَرَوْلَاهِ بَيْنَ بُوْجَكَ بَيْنَ بُهِيْنَ

فَإِنَّ لَهُ تَحْدِيدٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فِسْنَتُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قَاتِنَ مَهْ تَحْدِيدٌ

بَيْنَ كِرَبَلَةَ كَرَبَلَةَ كَنَابَالَهِ كَهَا مَعَاذِي نَهِيْنَ كَهِمَ كَرَوْلَاهِ بَيْنَ بُهِيْنَ كَهِمَ كَرَوْلَاهِ بَيْنَ بُهِيْنَ

فِسْنَتُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ جَهَدَ بِرَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَقَ

بَعْ سَنَتِ رَسُولِ خَدَّا كَهَا مَعَاذِي اِجْتَهَادَ كَوْلَاهِ بَيْنَ عَقْلِيْنِ فِي زَمَانَتِيْنِ كَهِمَ كَرَبَلَةَ فِيْنَ حَيْثُ

رَسُولُ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ كَمْ رَأَهُ الْمُحَدِّثُ فَذَلِكَ

صَاحِبُ رَسُولِ خَدا کو نَقْرَبَ کَیْهِ تَرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ نَے اِہِ مَحَدِّث سے بَسْ بَهْ

الْحَدِيثُ صَرِيْحٌ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ مَعَادَ

صَاحِبُ صَرِيْحٍ فِي أَنَّ مَعَادَ رَسُولِ خَدا سَلَّمَ كَیْسَانِ بْنِ جَبَلَ کُو

بَزْ جَبَلَ هَبَّوْعَ أَهْلَ الْيَمَنِ وَأَيْمَهُمْ أَتَاعَهُ وَأَمَّا الْأَجْمَاعُ فَقَالَ سَيِّدُ

شَبَرْوَنَ بَيْنَ وَالْوَنَکَا اُورَ بَيْنَ وَالْوَنَ کُو تَابِعَ دَارِ مَادَّا کَا اِیْهَ اِجْمَعَ بَسْ کَهَا سَلَطَنَ

فِي جَزِيلَ الْمَوَاهِبِ وَبَعْضِ شَرَاحِ كِتَابِ صَاحُولِ فَقَالَ الْقَرَافِيُّ

بَعْ كِتابِ جَزِيلَ الْمَوَاهِبِ اُورِ بعضِ شَارِصِينِ صَاحُولِ کَتَابِ بَرَكَتَے کَهَا تَوْانَی نَے

فَدَلَّ عَقْدَ الْأَجْمَاعِ عَلَيْنَ مَنْ زَاسِلَمَ فَلَكَ اَنْ يَقْتَلَ مِنَ الْعِلْمِ كَمْ مَنْ شَكَ

کَهَا مَعْقِلَ مَنْ خَدَّا اَجْمَاعِ اَسَبَرَ کَهَا مَعْقِلَ مَنْ سَلَّمَ بَسْ لَازِمَ نَے اوْسَکُو بَهْ کَهَا تَغْلِيدَ کَرَی مَدَانَهِنَ بَرَكَتَے

مَنْ غَيْرِ حَمَرَ اَسَهَی وَقَالَ عَبَدَالْمَسَلَامَ فِي شَرْحِ مَنْ اَخْوَهَمَتْ

اوْ کَهَا عَبَدَالْسَلَامَ نَے بَعْ شَرْحَ مَنْ جَوْهَرَ کَے

نَفْرَ بَارَنَکَے

**وَقَالَ نَعْنَقُ الْجَمَاعَ عَلَىٰ مَنْ قَدِدَ فِي الْفَرْعَوْعِ وَمَسَأَتِلَكُ الْجَهَادَ**

اور تھیں منعقد ہوا ہی جامع اسپر کرو جو کوئی تقدیر کری فروع میں اور سایں اجتہاد یہ میں

**وَكَحَدَّلَمْزِرَهُ لَوْلَأَبْرَىٰ مَرْكَهُهُ التَّعْلِيقَ وَمَا الْقِيَاسُ فَلَانَ تَقْلِيدَ عَدَةَ أَمْلَىٰ**

ایک تھیں کے ان جملہ میں سے تو غایب ہو جائیں گا جدید تکفیر کے سماں پر قیاس فلان تقدیر عدۃ امامون

**الْحَدِيثُ كَالْجَمَاعِ وَمُسْلِمٌ مُثَلِّاً فِي تَصْحِيحِهِ كَاحْدَيْشِ جَانِرِنَكُ الْجَمَاعِ**

حدیث کی مانند بخاری اور سلم کے شرائی صحیح کرنے حدیثوں کے جانی ہے بالاجامع

**فَكَذَلِكَ تَقْلِيدَ عَدَةَ أَمْلَىٰ الَّذِينَ كَارَبُ حَنِيفَهُ أَوْ مَلَائِكَةَ الْسَّابِقِ**

بس ایسی ہے تقدیر عدۃ امامون دین کی مانند ابوحنیفہ بامالک باشافی

**أَوْ أَحْمَدَ بْنَ حِنْدِيلَ فِي الْمَسَائِلِ كَانَ جَانِرِنَكُ الْجَمَاعِ لَا تَخَادُ الْعِلْمَةَ**

باقی احمد بن حنبل کی نفع مسلوک کے ہو گی جائز بالاجامع واسطے اتحاد علت کی

**فَلَيَحْوَى عَزَاهُ لِيَوَانَ الْخَطَابَيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ**

بس جواب آئت سے پہرہ کی کہ تحقیق خطاب نفع قول السیدنا کے فان تنازعتم فی شیء

**فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ الْأَكْهَلُ لِتَنَازِعُ فَكَانَ الْمَعْنَى هَكُذا يَا أَيُّهَا**

فردوہ ای اسہ و الرسول کے واسطے ایں تنازع کی ہے بس ہو گئی بھی یہہ کے وہ

**الَّذِينَ أَصْنَوُوا أَطْبِيعُوا اللَّهَ وَأَطْبِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكَ مِنْكُمْ فَإِنْ**

لو گو کہ ایمان لامی و مذہب ای رکو کہ اور فرمان بس کو کرو رسول کے اونچے صاحب امر کی عنیتی حکام و علم

**تَنَازَعُتُمْ فِي شَيْءٍ مَرْكَلَ كَحَكَامَ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ أَيُّ الْكَفَارِ الْأَكْبَرُ**

جہد و دین فتنہ کو جزو کے حکام میں سے بس ارجوج کو تم طرف اسہ اور رسول کی یعنی طرف کتاب بسد

**فِي سَلَةِ رَسُولِ اللَّهِ أَكْثَرَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ كَتَابُ اللَّهِ وَسَلَةُ رَسُولِ**

اور سنت رسول اسکے اگر ہو تو ہم اعلیٰ علم سے اور طرف عالم کتاب بدلے اور سنت رسول  
**لِلَّهِ مَا أَنْذَلَ لِلَّهِ طَلِيلٌ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَلًا بَعْدَ الرِّزْقِ فَزَمَانَ إِنَّ اللَّهَ وَ**  
 الصلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ہم اعلیٰ علم ہیں سے، اعلیٰ شکل پر ہم جو کی تجویز نہ ہماری کے خلاف کہ اور  
**رَسُولُهُ فَرَجِبَ تَعْدِيلَ الْمَكَارِمَ حَاقِدَنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ عَلَى الْجُنُوبِ التَّقْلِيدُ**  
 رسول اوسکے پر اجب ہوئی تقدیر حکام کی جیسا کہ کہا ہے بسی لالات کیا ایسے ہے اور پر جو ہم تھیں

**وَالْجَوَادُ عَنْ قَوْلِ الْمَأْمِنِ لِمَنْ كَفَرَ اللَّهُ طَارِئٌ**

اور جواب قول امامون بزرگ کی سے ہے کہ یہ خطاب ہے  
**لَمْ يَنْصَارْ مُجْتَهِدًا كَمَا صَرَحَ بِهِ الْأَمَامُ عَبْدُ اللَّهِ الْوَهَابِ الشَّعْرَانِيُّ فَإِنْ يَعْلَمْ**  
 واعلیٰ افسوس کے کہ یوں کیا ہے مجتهد میں کہ ایک ایسا امام عبد الوہاب شعرانی نے بچ کرنا بیڑا  
**الصَّفَرَ حِلْيَتَ قَالَ بِلَغْتَكَ أَنْ شَخْصًا مَا السُّتْشَارَةَ حَضَرَ اللَّهَ بَعْدَ الْعَنْوَنِ وَتَقْلِيدَ**  
 صفری کے کہ کہا ہے جا ہمکو کہ بلاشبہ ایک شخص نے شور و لیا امام ابو حیفہ رضی اللہ عنہ بچ تقلید نہیں

**أَحَدَ أَمْرٍ عَلَيْهِ بِعَصْرٍ فَقَالَ لَهُ الْقُلْبُ لَنِي وَلَا مَا لِكَ وَلَا لِنَحْنِ وَلَا**  
 کسی کی ملائی عصر اپنی اسی بسی کہا ابو حیفہ نے کہ تقلید کر ہے یا اور زمانہ ما لک کی اور زمانے کی اور زمانے  
**الْأَوْزَاعِيُّ وَلَا غَيْرُهُمْ خَذِ الْأَحْكَامَ وَرَجِيْتَ أَنْ خَذِ وَامْرَ الْكِتَابَ وَالسَّنَّةَ**

اور زمانی کی اور زمان کی سے تو حکام کو جہا نہ سیا اور ہم کو نہ سیئے کتاب اور سنت  
**قَلْ - هُوَ مُحَمَّدٌ تَعْلَمَ مِنْ لَهُ رَأِيٌ وَقَوْلٌ عَلَى اسْتِبَاطِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسَّنَّةِ**  
 کہتا ہوں میں کہ یہہ محمد کے اور اوس شخص کے کہا ہے اوسکی ملکہ جو اور کہا ملکہ حکام کی اسی اور سنت کی

**وَلَا فِدْحَ صَحْ الْعَلَمَ أَهْلَنَ الْقُطْبَيْنَ وَلَجْبَ حَلَّتْ مَصْعِفَ قَاهْرَ النَّظَرِ**

والابسخن سیچ بیان کیا ہے کہ بلاشبہ تقدید و جبکہ اور پڑھیں اور فارغ نظر کے تمام ہو کلام

**إِنَّهُ وَذَلِكَ لِمَجْتَهَدِ الْقَدِيلِ حَرَامٌ لِمَنْ جَمَحَ كَانَ قَرْفَ كَتَبْ**

شرائی کا اور یہ اسلئے ہی کہ مجتهد کو تقدید کرنے اپنی عین کرامت ہے بالا جامع جیسا کہ متعدد ہے

**أَنَّهُ حَلَّ وَلَحَوَّلَ عَنْ قَوْلِ بْنِ حَسَنٍ أَنَّهُ وَاجْبَرَهُ لَمَّا**

اس رسول کی اور حوابہ بن ابن حزم کے سے ہے کہ نہیں کہ جبکہ دوسرے کو کلام کا

**فِي ذَلِكَ لَكُوْنِهِمْ أَهْلَ الطَّوَاهِرِ كَمِّ أَهْلِ الْمَسْكِنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَكَلِمَاتِهِ الْمُفْتَرِ**

اس تقدیدہ میں وہ سچا کہ خواہ ہر ہی میں سے نہ اہل منت اور جماعت میں سے سائیہ دیں مگر اسکی کوئی کلامی

**الْقِيَاسَ حِيثُّ قَالَ قَوْلِ بْنِ الْحَلْيَ بِأَبْطَالِ لَقَوْلِ بِالرَّأْيِ الْقِيَاسُ كَلِمَلَ**

قبائل کی کتاب اپنی کتاب میں میں بہبود ہے باطل کرنے کا سائیہ دیا اور قیاس نہیں کیا

**الْقُوْلُ بِالْقِيَاسِ حِثْرِ الرِّزْ وَلَا بِالرَّأْيِ كُلُّ أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى بِالرَّدِّ عِنْدَ الْمُتَنَاهِرِ**

کہنا سائیہ قیاس سچ دیں اور نہ سایہ عقل کے اسلئے کہ حکم کیا اتنا ہے روحی کر فیکا دفت جملہ کیا

**سَلَّلَ وَرَسُولُهُ فَمِنْ كَمَّ الْقِيَاسِ مَنْ تَعْلِيْلُ وَرَأْيِ خَلَفُ خَالِفِ أَمْلِ الْمُطَلَّعِ**

کہ ایک مسئلہ کی اور طرف دو اہل کی پختگی کو روحی کہ اسی تباہ کی پختگی کو روحی کہ اسی تباہ کی

**يَا لَوْمَانَ وَعَوَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا فَصَنَّا لِكُتَابِنَ شَعْرَ وَقَوْلَهُ تَعَالَى الْمَعْوَمُ أَكْلَمَ**

کہ شعرتی بیان کی اور قول المثل کا ایک ہے یہ سوری ایکی کتاب میں کی جسرا اور قول ایکی کتاب میں کی جسرا ایکی

**دِينَكُمْ وَقَوْلَهُ تَعَالَى تَقْيَازَ الْكَلَمَ إِلَيْهِ الْبَطَالُ لِلْقِيَاسِ وَالْوَاحِدَةِ هُنَّهُ مَنْ فَضَّلَ حَاجَ**

وہ تباہ اور قول ایکی کا کہ قرآن میں یہیں کہ جسرا کا بدل کر زبانی قیاس اور رأی کو تمام ہو کلام میں یہیں اور

الرسول ﷺ قيل لها قد نشر مسند الله طهري حيث قال قال أتني بهم  
نودي في نصلوان مقدمة شرح مسلم كربلا شاهزاده العلامة كمال الدين كعبان بن عبد

بن الصبح وَهَذَا الْأَمْرُ فِي تَعْلِيقَاتِ الْعَارِفِ بِالْعَاظِمِ مِنْ حَدِيثِ الْمُصْبِرِ  
بِشَرْحِهِ اهْدَى الْأَمْرِ فِي تَعْلِيقَاتِ الْعَارِفِ بِالْعَاظِمِ مِنْ حَدِيثِ الْمُصْبِرِ  
ابو محمد بن حزم الظاهري حيث يجعل مثل ذلك لقطع آفاق دحاف العصر  
ابو محمد بن حزم الظاهري حيث يجعل مثل ذلك لقطع آفاق دحاف العصر

ابو محمد بن حزم الظاهري حيث يجعل مثل ذلك لقطع آفاق دحاف العصر

وكسر وح الذاك في تفسير عذبه الفراس في باحة الملاهي وزعم

اور حات بکری ہبی بن حزم فی طرف سکون تحریر کرنی مدرس فی سید مجج مباحث کرنے باجوں کیا ہے  
انہ لم يتصحّح تخریج محدث فحیباً عوچیث ابی علام اوایم مالک عن رسول

کہ تمہرین ہبیج حرام کرنی باجوں کوی حدت حالمیکن جو دیا ہی حدت ابی عاصی ای کسی کی طرف ہر سوں  
للهم صل اللہ علیکم لیکونتی فی امّتی اقام میستھلواں الحیر والخیر

من احمد الدین علیہ وسلم سے کہ ابتدی پہنچ کر اتنے ایک لوگ کو حلال عدیت کر لیشم کو اور شراب کو ادا  
المعارف فی اعماق اند وار احر جد المخارق منقطعہ فی تمام دو اقسام خوبی و بخوبی ای

اور باجون کویں کہا این حزم فی کوئی تحریر اک جھرو ایک سوچ کار منقطعہ فی تمام دو اقسام خوبی و بخوبی ای  
قول داؤد الظاهر کے مصحح بکار کما الموقر فی شرح مسلم فی کیا

قول داؤد الظاهر کے مصحح بکار کما الموقر فی شرح مسلم بخط ماب  
تفسیر استعمال واقع الدهر والفضل تحریر کتاب الیہ سر و ازین تصحیح فی

محمد استعمال باسنون سونے اور جاندی کے کتاب بیاس اور زینت سی جبکہ کہا

قال صاحب العقل لا يجأ على تحرير كل دليل في سورة الاستعانة

لکھا اصحاب بیت کارے کہ مسند پرستی کو جامع اور پڑھام کرنے کیا تی اور پینچھے کے اور نام استعمال کے

**فَإِنَّكَ الْمُهَبُ لِفَضْلِ الْأَمْرِ مَحْكُومٌ عَنْ حَاوَدَ الطَّاهِرِيِّ وَقُولُ السَّارِقِيِّ**

نے بارہ سو سوئیں اور جانشی کے کوچ بھر کے مغل کیا ہیں داؤ و طاہری سے اور قتل تھا میں شانشے کی

فَهُوَ مَرْدُودٌ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُحْكَمُ وَهُذَا يَتَّجَزَّ إِلَيْهِ عَلَى قَوْلِ مَنْ لَعِنَ اللَّهُ بِقَوْلِ

سودہ دلوں ملکی کے ہیں سانہ نصوص اور احتجاج کی اوسکی طرف حاجت پڑے ہوئے تو فرال دشمنوں کے

**دَأْدَرْ فِي الْجَمِيعِ وَالْخَلَافِ وَلَا مَا لَمْ يَعْتَقِدُ يَقُولُوا لَا يَعْتَدُ بِهِ الْخَلَافُ لَا يَقُولُ**

که همان را که تواند اندکی از این میزان را بخواهد باید باشند

وهو حادث سقط المجهول الذي يعتد به انتهاء لام التوفى الشافعى

اور فنا میکشند کیا جاوی ادپر نام ہوا کلام نزوی مٹا ٹھنکا

وَالْجَوابُ مِنَ الْأَبْرَارِ الْمُكْرِمِينَ أَنَّهُ لَيْسَ بِعَنَّا مَا فِي كُلِّ

اد رجاب دوسری آیت کا یہ ہرگز نہیں ہے مخفی اد کی جو کوئی سمجھا جائے بلکہ

مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ يَتَّبِعُوكُمْ فِي تَحْلِيلِ مَا حَرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَرْبِيبِ مَا أَحَلَ اللَّهُ

مختصر اوسکے بیہودین کردہ سرداری کی تئے ہیں ہمارا درود شہر کے پنجھلہ کرنے اور جھیل کو حرام کی اللہ تعالیٰ کا فوزی خیر حرام کرنا

يَعْلَمُ قَالَ وَقَسِيرٌ لِجَلَالِيْنِ الْخَنْ وَالْأَجْدَارِ هُمْ عَمَلًا عَلَيْهِمْ وَرَبُّهُمْ

تعالیٰ نے کہا رج تفسیر بمالیین کے پڑا ایکرو دو نصائر نے علما اور فقیر و ان کو

عند النهار لآنهم يرون الليل حيثما شئوا هم أحرى من ذلك

**رسواليه** جيڪوري ۾ ڦانچه چھالا ڪوئي او سڀني که جرام، اسٽم، او چھو اڳي

**مَا أَحَلَّ لِتَهْنِيَ قَاتِلَ وَالظَّفَرُ الْمُبْشِرُ بُورَ وَنَقْلُ عَنْ حَدَّرٍ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّهُ كَارِ**

او چیزی کو جانی کہ نہ نام ہوا کلم جلال الدین اور کہا ہے مجتبی فخر نیشن چکر کے او نقل کیا گیا ہی احمد بن حاتم سے کہ وہ نے

**نَصَرَ لَنِيَا فَأَنْتَ هُنَّا لِلَّهِ عَلِيهِ وَمَوْهُو يَهْرَا سُوْلَكَ بِرَارَ فَنَكَ**

نفرانی پس پیغمبر طرف بنی صدرے اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ آپ پڑھ رہی تھے سورہ بیت الرحمہ

**وَصَلَ الْمَدْرَذَةُ الْأَلْيَةُ قَالَ عَدَى لَنَّا لِلَّهِ عَبْدُهُمْ فَقَالَ الْمَيْسُ حَمْوَنَ**

پس پیغمبر حضرت طرف اسی سیت کی کہا ہے کہ بلاد شہر ہم ہمین پوچھتے ہیں اور قرون ہوں پرانی یا حضرت نیازیر حرام

**مَا أَحَلَ اللَّهُ وَنَخْلُونَ مَحْرَمَ اللَّهِ فَقَدِلَتْ كَلَّى فَقَالَ تَلَاهُ عَبْدَاهُمْ لَنْتَيْ**

او سن حبیر کو کہ جلال کیا اللہ اور زینتی اور جبیر کو کہ حرام کی اللہ بزرگ ہمینی ہاں پس پر یا حضرت کہ ہی بادوت کی

**وَلَا إِمَّهُ الْأَرْبَعَةِ لَمْ يَسُوْمُ امْنَهُنَّ هَذَا الْقَبِيلُ فَمَا كَانُوا مَصْدَأَهُنَّ هَذَا الْأَلْيَةُ**

اور حماروں ایام ہمین ہر ان قبیلے سے بس نہ ہوئی وہ مصدق اسی سیت کے

**لَأَتَهْيِي كَلَامَ نَبِيِّيْ هَقَالَ عَنْهُ وَقَلَوْسِمَ جَوَانَةَ فَلَخَضَارَهُ فِي الْجَهَدِيْنِ لَا طَلَكَ**

تام ہوا کلام زید کا ہر کہا گئو ہیں اگر یا ناجاؤ جاؤ جو از تصدیق کا ہیں سخن ہونا تصدیق کا سہم صہید وہنک بالآخر

**لَقَوْلَهُ تَعَلَّمَ وَلَقَدْ لَيْسَنَا الْقُرْآنَ الَّذِيْ كَرَفَهُ لِمُنْكَرِ وَلَكُونَ لَهُ حَمَاعَلِي**

وہ سلسلہ ما انتہی کی انتہی ہے اس کی یا یہ نہ قرآن سلسلی ذکر کی ہیں با کوئی نیجت مان دا لک اور دو ہر جمیع اور بہر

**ذَلِكَ قَالَ الْقَرْلَفِيْ وَقَدْ لَعَنَ عَدَلَ الْجَمَاعَ عَلَى الْمَنْ اَسْلَمَ فَلَمَّا اَنْ يَقِلَّ مِنْ شَاءَ**

اسکی کہا قرائی نے اور تحقیق سعید جواہر اجام اسپر کہ جو سلام اور بس اعلیٰ کو کی جائیں ہی یہ تصدیق کریں

**مِنَ الْعُكَلِ لَعْنَ غَرَبِيْرِ لَعْنِيْ مَلَوْقِنْ عَلَى التَّرْجَمَةِ الْعَرَبِيِّيِّيِّ لِحَسَبِيْرِ الْلَّغَةِ**

صلائی کی بغیر مانست کے نام ہوا کلام قرائی کا پیر و افضل ہوا اور ترجیب عربی کے فقط باعتبار لغتے کے

كَفِ وَمُغْرِبْهُنْدَلَا زَيْكُورْ عَلَى إِنْهَى لَامْعَنْ فَقَالْ نَزِيلَانْ

عافی ہے اور جب بڑا کرنو والوں سے حاجی اسکی بخشن کہ ہر عالم نام ہر عالم عمر کا بس کہا زیر پرست کر پائے۔

**النَّصَارَى فِي الْجَمَعِيَّاتِ وَاجْتِمَاعِ الْجَمَعَاتِ لَا يُلْفَتُهُمْ لِمِسْكَانِ الْمُجْتَمِعِ**

منظر ہونا تقلید کا مجتہد دن میں وحیب ہی بالاجمع اسلئے کہ فتویٰ حسینی دلائلہ شیعین ہوتا گھر مجتہد

يَا أَيُّهُمْ جَمِيعًا قَالَ الْجَنَّاتُ كَوْكَبٌ فِي سَمَاءِ الْمُحْتَارِ

بالجماع کہا مخطاوی نے شیخ شریح درمختار کے اور شامی نے شیخ ردمختار

**شَهَادَةُ الدِّرْكِ الْمُحْتَارِ وَصَاحِبِ الْجَمِيعِ فِي الْبَحْرِ الْأَنْوَفِ وَالرَّسَالَاتِ الْزَّيْكِيَّةِ قَالَ**

شیخ در مختار کے اور صاحب بھروسے نفع بھرا لایت کے اور رسائل زمینیہ کے کہا

**الشيخان العصياني فتحي القدسي قد استقر رأى كل حصولين على الملة**

شیخان ہماں نے بچھنے کا قدر کے تھیں تھی رائی اصولیوں کی بحث کے سبق ہجت

هـ المـسـنـدـ وـ مـاـعـمـ الـجـمـعـ وـ حـفـظـ أـوـ الـحـقـقـ فـلـيـسـ بـجـمـعـةـ وـ الـمـحـمـدـ وـ شـكـرـ

مختصر کے اور اسی مختصر کے اور کم بڑا تو اسی مختصر کے اسی پہنچ، اسی مختصر کے داشت کے اور

أَنْذِرْنَا مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَلَا تُمْكِنْنَا مُنْكَرًا

لر د سیل ر د لر ب روں ب جهاد می جمیر کا پیغمبر میں میں ہے

لر ب دو همچو اوس سکل پیش در لر بی قول بجهد او بیز جهادهایت فی کام آخوند این بی خدا او رهی و بی

اچ سلسلہ عسکری میں اکابر الحیر فی الدین اپنے حصہ میں قاتل نبرد و میتی جنمیں

الاسلام یہے ہے نج سچ لہرے نج ساں مصادرے کے ہمارو دی جا بھی یادیں

**والفقه على المعرفة وحيات يكول من أهل الإيجاثة وإن لم يلبس من**

اور فتحی اسپر کے ملکی کو دھبہ کیا ہے کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہ

اَهْلُ الْاجْتِهَادِ فَلَا يَحْلُّ لَهُ اَنْ يُفْرِقَ الْاَبْطَرْقِيَّةُ كَمَا يَعْلَمُ اَنْهُ وَفَرَّ  
اَهْلُ اِجْتِهَادِ سَبْعِينَ درستے ہی او سکو پہر کہ فتویٰ دیگر بطریق حکایت نہ تام ہو کا میرے کے  
وَفِي الْمُتَاقِ الظَّاهِرِيَّةِ وَمُكَثَّارِ الْفَضْلِ الْجَمِيعُ الْفَقِهُونَ عَلَىَنَ الْمُفْتَوَّ وَجَبَ  
بیع فتاویٰ بطریقی نہ ہجڑا ہےنا کہ اس جمل کیا ہی فتویٰ نہ کہ مفتہ وجہ سے ہے بہر کہ مفتہ  
لَيَكُونُ هُنْدِرَ اَهْلُ الْاجْتِهَادِ وَانْ لَيَكُونُ مُزَاهِرُ اَهْلُ الْاجْتِهَادِ فَلَا يَحْلُّ لَهُ اَنْ  
ہو اہل اجتہاد سے ہے لیکن گھر ہوا اہل اجتہاد سی بیس لگہ ہوا اہل اجتہاد سی بیس  
يُفْتَوَّ الْاَبْطَرْقِيَّةُ كَمَا يَعْلَمُ شَهِي وَقَالَ كَمَا مَا كَمَا مَا كَمَا مَا كَمَا مَا  
فتوىٰ دیگر بطریق حکایت کی تام ہو اکلام بطریق دیگر دیگر اور کہا امام مستوانی سے سچا خوش  
وَسَمَكَ حُلُولَ الْمَاضِيِّ الْمُبَاضِيِّ الْمُبَاضِيِّ الْمُبَاضِيِّ الْمُبَاضِيِّ الْمُبَاضِيِّ  
سنایح الاصول کے کتاب فاضی بہناد کی ہی کیہے ملائے اتفاق کیا ہی ابیر کہ عالم کو سین جا ہو ای  
اَبْيَسْتَفْتَوَيْ مِنْ غَلَبٍ عَلَىَنِهِ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْوَرْعِ اَنَّهُ  
بیہ کہ فتویٰ بھی گداوس نہ سکے کہ فادیج او زین و سکیے کہ مجذبیت وہاں اہل اجتہاد اور ورع سے تام  
وَقَالَ الْشِّيخُ زَانُ لِهِمْ مَا فِي الْخَرْجِ مِنْ حِلٍ لِلصَّوْلَ سَلَدَةُ الْاِنْقَاقِ عَلَىَنِ  
اور کہا سخا بن جام نے سچا آخر بطریق الاصول کے سلسلہ کہ اتفاق ہے طلاق اور درستہ  
اَلْمُسْتَفْتَوَيْ مِنْ عَوْنَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْعَدْلَ وَعَلَىَنِ مُتَنَاعِدٍ  
فتوىٰ دیگر سکے اوس شخص سے کہ جاننا ہی کوہ اہل اجتہاد اور عدالت سی اور اتفاق کیا اور سچے کرتے  
اَنْ خَرْجَ اَنْهَىَهُمْ وَقَالَ كَمَا مَا كَمَا مَا كَمَا مَا كَمَا مَا كَمَا مَا  
اگر کام کریں کہ دوسری نہ تام ہو اکلام کی قسم اور کہا امام روڈی سچا سچا سکے  
جیسا کہ اپنے سچے کے

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَكَ عَلَى الْجَنَاحِ**

کہ کہا ملے۔ جمع کیا ہی سلا دئے اور پر کریمہ حدیث بیچ حق حاکم عالم اہل حکم کے سے  
**فَإِنْ صَادَفَكَهُ الْجُرْجَانِ أَجْرُهُ لِتَحْقِيدِهِ وَاجْرُهُ صَادِيقَهُ وَإِنْ أَخْطَأَ**  
 بدل کو کیجا مطلوب تو وہ سلطان اوسکی دعویٰ ہیں ایسا تو اپنے سب اجڑا دو اسکے ساتھ ایسا دلایل فرمائیں اب بیکھر دھکی بی  
**فَلَكَ أَجْرُهُ إِذْ تَحْتَهَا دَكَّةٌ قَالَ لِي قَاتِلُهُ مَا مِنْ لِيْسَ بِهِ الْحُكْمُ فَلَا يَحْلِلُ لَهُ الْحُكْمُ**  
 تو سکھ لئی ایک دفعہ بیچ اجڑا دو اسکے کہا تھا ای پروپرٹی کے نہ رہا اسی حکم کا بس نہیں درست اسکے اور حکم کرنا  
**فَأَنْحَكَ فَلَمْ أَجْرَهُ بَلْ هُوَ شَهِدٌ وَكَانَ فِي نَفْلٍ حُكْمٌ كَمْ لَهُ فَهُوَ عَاصِي**  
 پرل کر حکم کریں اپنے نہیں لو اب سسطہ سکے بلکہ کہا رہا اور نہیں جاری کر کا حکم اسکا پس پہ کہنا کر رجع  
**جَمِيعُ الْحُكَامُ لَهُ سَوٌّ وَأَوْتُ الْصَّفَا أَصْلُهُ وَهُنَّ مَرْدُودَةً كُلُّهُنَّ وَلَا يَعْدُ**  
 خام حکاموں نے کی برا بر کر کر موافق ہو صوٹ کو یاد ہوا اور وہ حکاموں کے جائیں سکا اور نہیں دو ہو  
**فِيْيَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ فِيْ حَصْلَتِيْمِ مِنْ الْجَمَعِ أَنَّ الْمُفْتَنَ هُوَ الْجَهَنَّمُ**  
 بنے کسی جز کی ون ہیں تمام اوقاہام تو وہ کا پرسا حاصل ہوا اجر سے کہ بلاشبہ بفتی مجہد ہی ہے  
**لَا خَيْرٌ فَمَا لَعِنَ الْمُجْتَهَدِ فَلَا يَحْلِلُ لَهُ إِنْ يَحْكُمَهُ وَلَا يَعْرُجَ عَلَيْهِ طَرْقَتِ**  
 نہیں اوسکا بہن ای پر عین مجہد بہن نہیں درست اسکو پہ کر حکم کریں یا فتویٰ دیں مگر بطریق  
**الْحَكَامَةِ وَلَا لَهُ كَانَ عَاصِيَّا فِيْ جَمِيعِ الْحُكَامِ وَلَا يَعْزُزُ فِيْ**  
 نقل کے درز الدبتہ ہو گا کہ مکار رجع جمیع احکام سپخ کے اور نہیں معدود ہو گا رجع  
**شَوَّصِنْدِ الْكَنْجَابِ مِنْكَاهِ الْكَنْجَابِ مَعَاهِمَا فَسَرَبَلَهُ**  
 کسے بجز کے پر جماں بنت کا بہرہ ہے کہ سخنے اونچے وہ ہیں جو ضریر کے

**الْمُفَسِّرُونَ فِي تَفَاسِيرِهِمْ مُتَلَاً قَالَ فِي تَفْسِيرِ الْجَلَلِ الْبَرِّ وَلَقَدْ هَيَّنَا**

مشروون کے بیچ تفسیر انہی کی مثلاً کجا ہے تفسیر جلالیں کے اور السبیة صحیق آسان کیا ہے من

**الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ سَهْلَنَا لِلْحِفْظِ أَوْ هَيْنَا لِلتَّذْكِرَ إِنَّهُ وَقَالَ**

قرآن کو دستے ذکر کے لیے ہیں کیا ہے ایک دستی خاطری یا میا ہے ایک دستے تفسیریں کاری کی نام ہو اکام

**فِي تَفْسِيرِ مَعَالِيِ التَّزْيِيلِ وَلَقَدْ هَيَّنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ لِتَذَكَّرْ وَيُعْتَبَرْ**

بیچ تفسیر عالم التنزیل کی اور السبیة صحیق آسان کیا ہے فرمودستے ذکر کے لیے توکہ ضمین فبول کریں اور عترت بگوئی

**وَقَالَ سَعِيدٌ بْنُ جَبَرٍ لَيْسَنَا كِلْحَفْظًا وَالصَّرْعَةُ إِنَّهُ هَكَذَا**

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا ہے فرمودستے ذکر کے لیے اور برہنی کی نام ہو اکام انتظام کا پس ہوئے سطح

**وَلَقَدْ هَيَّنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ وَالْعَظَافَهُلْ مِنْ مُتَذَكِّرٍ وَهُوَ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ**

والتبیہ صحیق آسان کیا ہے قرآن کو دستے ذکر کے اور تمجید کے پس یا کوئی ہی ضمین قبل کرنے والا اور یہ طاہر قرآن کا

**وَهُوَ الْوَادِدُ لِلْأَكْيَارِ لِلْحَرَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ لِلَّذِينَ لَعِشُوا فِي**

اور یہ، مراد ہی بسیہ لکھنے اور آئی تو کچھ فرمایا اس تکمیلے نے وہ اسد ایں ہی کہ اسجا

**الْأَمْتَسِينَ رَسُوكَ أَمْنَهُمْ يَتَلَوَ عَلَيْهِمْ أَيَارَنَهُ وَرِزْكَهُمْ وَيَعْلَمُهُمْ الْكِتَابُ**

ان پڑھوئین رسول اون میں ہی بہتر تاہی اور براو نکی آتیں ہندیں اور ایک کتاب ہی اونکو اوسکا بآہی اونکو کتاب

**وَالْحِكْمَةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ مِنْ أَنْهَى عَلَى الْمُؤْمِنِ زَادَ لِغَرْسِهِمْ رَسُوكَ**

اور سنت اور فرمایا اس تکمیلی تبیہ صحیق جتنی کرتا ہیں اسدا و پرسوں کے برجا اون میں رسول

**صَرِّ النَّفَسِهِمْ يَتَلَوَ عَلَيْهِمْ أَيَاتَهُ وَرِزْكَهُمْ وَيَعْلَمُهُمْ الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ وَقَالَ اللَّهُ**

جادو ایکی سی پڑتاہی اور انکی تباہی کے اور ایک کرتاہی اونکو اوسکا بآہی اونکو کتاب اس سنت اور فرمایا

تَعْلَمَ لِكُلِّ أَيْلَهٖ لِسَانًا وَتَعْجِلُ بِهِ إِلَيْنَا تَجْمِيعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَلَمْ يَعْمَلْ فِي الْمُؤْمِنِينَ

لسان نے نہ لات تو ساتھ فرآن کے آپی نو کہ جلد پڑی فرآن تھیق و برہاد حس کرنے فرآن کا ایسی طبہنا اور کا بھی عوقت کر دین

عَلِمَنَا بِيَانَهُ فَهَذِهِ الْأَدَارَةُ عَلَيْنَا تَقْسِيرُ الْقُرْآنِ وَبَيَانُ مَعْنَى

لار ہمارے پیمان کرنا اوسکا بس یہ آئینہ دلالت کرتے ہیں کہ تفسیر فرانس کا اور بیان میں اونچے اونچے کا

**فلا حكم من وجوه الرزق وتحصيل العموم ومراد المجمل وبين محل**

بیچ احکام کے دجوہ ترجیح سی اور خاص کر نے عموم سے اور مراد محل سے اور بیان محل

الصلة والمسوخ والطريق والتوفيق بغير أداة فلما حكى ذلك

سلطان سے اور سنوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آئیون اور حکم بیوں کے اور غیر اوسکے

صَمَاءُ فِي الْكِتَابِ عَنْ رَأْسِهِ حِلْمٌ لِلْحُكَمِ وَيُخْتَاجُ إِلَى كِمالِ الْعِلْمِ كَذَلِكَ

اوں نہ سے کہ کتابوں میں وقت لگانے حکاموں کے لحاظ ہن طرف کمال علم کے اسلام کے جب

الاحتاج أهل إنسان وهم العرب والصحوات عبد التواب عليهما التعزيل

محلى زبان والی که وہ عرب در اصحاب ان بعد پڑھنے کے اوپر طرف قلبمکی

**فَغَيْرُهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ عَزَّلَ اللَّهُ عَنِ الْجَمَعِ أَنَّ الْمُرْدَمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَهْلَ**

بُشِّرْ خبر از نکار پیشتر قل او لی محقیح هونک ام پر جوال جماع کا پہنچے ہے کہ مراد حملاء مسی

الْكِبْرَى حَتَّى أَدْبَرَ لِمَنْ مَا ذُكِرَ مِنَ الْجَمَاعِ لِنَهَىٰ لَامْ زَيْلِفَانْ عَرْفَ

۱۔ جنماد ہیں ساتھہ دلیل اور ضمیون کر دکرتے گئی اجماع سے نامہ مہاکلام زندگا بس کہا گردتے

**فَوْسِمُ الْخَصَارَةِ فِي الْجَهَنَّمِ** فَعَلِمَ خَصَارَةً فِي الْمَذَاهِبِ لِرَبِيعَةٍ بِأَطْلَالِ

پس اگر ما اچاکے منحصر اونا تقدیم کا بچ مجہد و کچ تو منحصر اونا تقدیم کا بچ جماعت داروں مدد ہوں کے باطل ہے

لِقَوْلِهِتَعَالَى فَاسْتَلُوا أَهْلَ الدِّرَكِ كُلَّهُ لَا تَعْلَمُونَ وَلَكُونُ الْجَمَعَ  
 دہلی قول استاد کے پس پوچھو تم عالم سے اگر ہمین جانستے ہو تو اور باطن ہے کہ طبقہ ہے اجاع کے  
 عَلَى خَلَقَ قَالَ لِقَرَافِي وَقَدْ لَعْنَدَكُلَّ جَمَاعٍ عَلَى إِنْ مِنْ أَسْلَمَ فَلَهُ أَنْ يُقْلِدَ  
 اور براکی کہا فرانی لکھنؤ تعلیم ہے اجاع ابھر کر جو مسلمان ہو پس اس طبقہ کل جا بڑا کوئی کہ تعلیم کرنی  
 مَرْسَأَهُ مَرْبُعُ الْعِلْمِ كَمِنْ عَيْرِ حِجَارَةِ هَمَكَ لَهُ عَمَرٌ وَقَالَ زَيْلَذُ الْخَصَارَكَ  
 جسکے جانے والا ہیں یعنی بغیر مانوئے تمام ہو اسلام حمد کا اور کہا زید کے کہ بلاشبہ سخن ہے تسلیم کے  
 فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ لِأَجْلِ نِظَامِ الدِّينِ ثَابَتْ رِجْمَعُ أَهْلِ الْمُسْتَدِّ  
 بح جاوندہ ہے اس طبقہ نظام دین کی ثابت ہی ساتھ اجماع اہل سنت  
 وَالْجَمَعَأَعْلَمُهُ قَالَ لِعَلَامَهُ ابْنِ حِجَارَةِ الْمَذَاهِبِ فِي شِرْحِ الْمُبِينِ شِرْحِ الْأَرْبعَينِ  
 اور جامعہ کے کہا علامہ ابن حجر کے نام فتح بن شریح اربعین کے  
 لِلإِمَامِ النَّوْفِيِّ فِي شِرْحِ الْمُدَبِّرِ ثَابَرِ الْمُشَارِقِ وَالْمُشَدِّقِ  
 کہ نام ندوی کی ہے جس شرح حدیث الہما میسونی کی اور بہبیح حق مقدم  
 الصَّفَرُ فِي تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْقَرِيبَةِ مِنْ زَمَانِ الصَّحَابَةِ وَأَمَّا فِي زَمَانِنَا  
 صرف کی ہے جس اوس زمانیکے کہ قریب تھا زمانہ صحابہ سے اور ایم بریح زمانہ ہماریکے  
 فَقَالَ بَعْضُ أَمْتَنَا لَا يَجُوَّلْ تَقْلِيدُ عَيْرِ الْكِتَابِ الْأَرْبَعَةِ الشَّافِعِيِّ وَ  
 پس کہا بعض اماموں کہ نہیں جائز ہے تعلیم غیر ائمہ اولیاء کے کہ وہ شایستہ اور  
 مَالِكُ وَابْنُ حِنْفَةَ وَالْجَمَعُ بِحِنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كَذَنْ هُوَ الْأَدَاءُ  
 مالک اور ابن حنفہ اور احمد بن حنبل ہیں رضا مند ہو السکی اور براون سلسلہ کہ بلاشبہ یہ لوگ

عِرْفَتْ قَوَاعِدَ مَذَهِّبِهِمْ وَاسْتَقْرَتْ لِحُكْمِهِمْ وَخَدِّمَ تَابِعِيْهِمْ

بچھلے ذیل کے قواعد نہ ہب اونکی کے اور مقرر ہوئے احکام اونکے اور خدمت کی اتباع اونکے کے

وَحْرَ وَهَا فَرِعَاوْ حَكْمَةً فَلَا يُوجَدُ حَكْمٌ إِلَّا وَهُوَ مُصْنَعٌ

اور کچھ اونہوں نے دو فرع فریض اور حکم حکم جدا جبرا پس نہیں بایا جاتا ہی کوئی حکم ملک کرو وہ حکوم ہے

لَهُمْ أَجَالًاٰ أَوْ تَفْصِيلٌ بِخَلَافٍ غَيْرِهِمْ فَإِنْ مَذَا هُبَاهُمْ لَهُمْ حُرْقَمْ تَدْرِي

او نے اجلا یا تفصیل اخلاف خیراء نہیں کے بس تحقیق نہیں کر دی کے ہمین لکھنے کیمیں پڑھ جائی

**كُلُّ إِلَّا كَيْفَ يَعْرِفُ لَهَا قَوْاعِدٌ سُنْنَةُ حَكَمٍ أَحَدًا مِنْ هُنَافِرِهِمْ**

او طرح بسیار پنجه ای را که همین سلطانی او کنکی قادری که لگانے جاودین او نسبی حکام بسته جایز هوئی تقدیم او نشک

وَيَمْلِأُ حَفْظَ عَذَّابِهِ لَكَ أَنْهُ قَدْ يَكُونُ مُشْرِكًا بِسُبْطٍ أُخْرَى وَكُلُّ هُنَّا إِلَى

بعچ او سن جزء که نقل کرکی او سنسی اسلائی که و نقل کرکی همچو همچو سطر طلکی ای سا همه اه و شرطونکی که سونپا همی او نکو خفت

**فِيهِمْ مَا مِنْ قَوْاعِدَهُمْ فَقَلَّتِ التَّقْلِيدَ بِهِ لِيَخْفَى عَنْهُمْ مِنْ قِيلٍ وَشُرُوطٍ**

سچنگن اونیکی فو اعد او نیکسے بس کم ہوا اعتماد سا تھہ اوسچنگز کے کمنقول ہی اونکے قسم قیدی سی با شرط سے

فَلَمْ يُخِرْ الظَّلِيلَدُ حَرَانَهُ وَقَالَ لَا سُنَوَاتٍ فِي الْخَرْشَحِ مِنْهُ بَلْ حَوْلٌ

بسنے چاہیز ہوئی تقلید اوس وقت تمام ہو گلام اون چورکا اور کیا استوائی نی تیج آخ رشح مہماج الاصول کے

لما تكتمل المحسنة وتفاهم المرء في الرهان أجمع المحققون

کو جمع چونی را می‌دانند، مخفف

لهم إنا نسألك ملائكة السموات السبع لغسلك وغسلك

**عَلَى الْعَوَامِ لِيُسْهِمُ إِيمَانُهُ بِالْحَمَابِوْنَ** (يُبَعِّدُ كَمِنْ كَعْبَةِ الْأَنْصَارِ) كَمِنْ كَعْبَةِ الْأَنْصَارِ

امپریل کوئم دو این لائیں ہے یہہ لے علی کوئن مولہب حجا بہ پر جبکہ لارم ہے اوسی پر ہے نوہر۔ کرس

**مَذْهَبُ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ سَبَرُوا فَنَظَرُوا وَأَبْوَابُ الْأَبْوَابِ فَذَكَرُوا وَالْأَصْنَاعَ**

ذہبیں اسی مکان کے جہنوں پر ہصول بصر کی بہلاظک اور بصر کی باب اور ذکر کے اوضاع  
**الْمَسَائِلُ وَالْأَصْحَاحُ أَصْحَاحُ النَّظرِ وَهَذَا بِالْمَسَائِلِ وَبَيْنُهَا وَجْهُهَا**  
 مسائل کے اور اوضاع کیں رہیں لظرکی اور ستری لخال سے اور بیان کیا اونکو اور جمع کیا اونکو  
**وَذَكْرُ الْبَصَّلَاتِ كَجَيْضِ الْحَامِصَلَةِ إِنَّهُ يَعْنِي تَقْيِيدَ الْأَئِمَّةِ إِذَا رَجَعُوا وَذَرُونَ**  
 اور ذکر کیا ابن صلاح نے بھی کہ حاصل اوسکا بھی ہے کہ بلاشبہ بصر ہوئی تقیید جاری ہے تو کہ نہ

**غَيْرُهُمْ كَانُوا مَذَاهِبُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ قَدْ أَنْتَشَرَتْ وَعَلَمْ تَقْيِيدُهُمْ طَلاقُهُمْ**  
 اور کچھ اسلئے کہ ذہبیہ جاری ہے تو کہ بلاشبہ ہے این اور جانانی گیا فیکر نامعلوم اونکی کا  
**وَتَخْصِيصُ عَمَّا وَشَرْقُهُ وَطَفْرُهُ بِخَلَافِ مَذَاهِبِهِمْ إِنَّهُ وَقَالَ**  
 اور خاص کرنا عام اونکی کا اور سترین فروع اونکی بخلاف ذہب اور ورن کی نام ہوا کلام ہمتوانی کا اور کہا  
**السَّيِّدُ إِبْرَاهِيمُ الْمُهَرَّبِيُّ فِي أَخْرِ تَحْرِيرِهِ كَصُولِ تَكْمِيلَةِ نَقْلِ الْأَكْمَامِ بِجَامِعِ الْمُهَرَّبِيِّ**

شیخ ابن حامنے بعآخر تحریر اصول کے یہ کاملہ ہی نقل کیا امام نے جمع ہو تھیں کا  
**عَلَمَ مِنْعَمَ الْعَوَامِ مِنْ تَقْيِيدِ الْعِيَارِ الصَّالِحِ بَلْ عَلَيْهِمْ مِنْ لَعْنَهُمُ الَّذِينَ**

اوپر منع کرنے ہوام لوگوں کے تقیید صحابہ کی سے۔ بلکہ لازم ہے ہوام پر تقیید کرنی اونکی بعد جایز  
**سَبَرُوا وَوَضَعُوا وَدُونُوا وَعَلَهُمْ مَا ذُكْرُ الْعَضْرِ الْمُتَأْخِرِ بَلْ مَنْعَمَ تَقْيِيدِ**

اصول بصر کی ہیں ووضع کی مسائل اور جمع کی اور بنا بر اینی ہی جو جو ہے ذکر کیا بعض شاخنی نیز نہ تلقین  
**غَيْرُهُمْ كَانُوا مَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةِ كَلِّ تَضْبِاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَتَقْيِيدُ مَسَائِلِهِمْ وَ**  
 سو جاریں اماموں کے دھرم اوضاع کی مذہب اونکے کے اور مقید ہوئے مسائل اونکے

**وَتَحْمِيلُهُ عَوْنَاحًا وَكُلَّ دُولَةٍ مِثْلَهُ فِي غَيْرِ هُنَّا كُلُّ الْأَنْقَارِ أَصْرَارًا تَبَاعُهُ**

اور خاص کرنا عموم سائل کا اور جانکیاں مثل اسکا بعیغ غیر اونکی کے ایک وسط ہو جسکے اتباع اونکی

**وَهُوَ الصَّحَّهُ إِنَّهُ وَقَالَ حَسْنًا بَشَّرُ الرَّأْيَ وَقَدْ لَكَ شَبَابٌ فِي الْفَرْسِ الْأَوَّلِ فِي**

اور رسید کے صحیح نام ہوا کلام بن ہمام کا اور کیا صحت بھر لاراق نے بعیغ اشباء کی بیع فن اول کے پیشے قاعدہ

**الْقَاتِلُ الْأَوَّلُ لِلْإِجْهَادِ لَا يَنْفَضِّلُ الْجَهَادَ وَمَكَافِلُ الْأَنْمَاءِ الْأَدْرَى**

میں راجہاد نہیں تو ٹھائے ساہہ راجہاد کے اور جو کہ بخال فزاروں پر موجود

**فَهُوَ مُخَالِفُ الْأَجْمَعِ وَأَنَّكَانَ فِيهِ خَلَقُهُمْ فَقَدْ صَرَحَ فِي الْخَتْرَى**

پس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہو بعیغ اوسکے مخالف غیر اونکیاں پس تحقیق تصحیح کی گئی ہی بخال فزاروں

**أَنَّ الْجَمَعَ قَدْ أَنْعَدَ عَلَى عَدَمِ الْعِلْمِ يَهُدُ هُبْلُخَالِفُ الْأَنْمَاءِ الْأَدْرَى**

کر بلادش بی اجماع تحقیق منعقد ہو گئے اور بڑے عمل کر شکر اوس نہ بہ بر کہ مخالف ہے جانو اما موئیں نام ہوا

**وَقَالَ لِقَاتِلِهِ لِتَقْسِيمِ الظَّاهِرِيِّ تَحْمِيلُهُ تَعَالَى إِذْ يَا بِأَمْرِ جُوزِ اللَّهِ**

اور کہا فاضی شناخت نہیں بعیغ تفسیر ظاهری کی بیجھ قول الدین علی کی اربابا من دون اللہ

**فَإِنَّ أَهْلَ الْمَسْنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَدِلْفَرَقَتْ بَعْدَ الْقَرْوَنِ التَّلَثَةَ أَوَ الْأَرْبَعَةَ**

پس تحقیق ایں رست اور جماعت تخفیق منفر ہوئی بعد تینوں قروں کے باہر وک

**عَلَوْا رَبِيعَ تَبَمَّذَا هَبَّ وَلَمْ يُبَقِّ فِي الْفُرْوَعِ يَسْوِي هُزُدَةَ الْمَذَاهِرِ الْأَدْرَى**

او پر جاروں نہ ہوں کے اور نہیں باقی راست بعیغ فروع کی سوا ان جاروں نہ ہوں کے

**فَقَدْ أَنْعَدَ لِلْأَجْمَعِ الْمَرْكَبَ عَلَى بَطْلَارِ قَوْلِ مُخَالِفِ كُلِّهِمْ وَقَالَ**

پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب و براطل ہوئی اوس قول کے کہ مخالف ہو جاروں کے اور تحقیق فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تجتمع أُمَّةٍ عَلَى مُضْلَالٍ لَّهُ وَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین جمع ہوئی ہے اس تیر مگر اسی برادر تحریق فرمایا الشعراں

وَيَتَسَعُ عَيْرُ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نَوْلِهِمَا تَوْلُ وَنَضْلِهِمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَ مَصَابُهُمْ

اور جو کوئی پروردگری بغیر ارادہ مونوں کے بہترین ہم انکو اور جنہی طرف کو پروردگاری کرنیں تو وہ جنم میں پروردگری

لَتَهُو وَقَالَ لَطَحَطَاوِي شِرْحُ الدِّرْكَ الْمُخْتَارِ فِي كِتابِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَزُّ

تمام ہوا کام مل کے سب کو کوہ الحسکوںی بیچ شرح در المختار کے شرح کے کو کہا بعض

الْمُفَسِّرُونَ هَذِهِ الظَّاهِرَةُ النَّاجِيَةُ الْمُسَكَّنَةُ بِأَهْلِ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ

مفسرین نے کہ یہ جماعت نجات بانے والی رجھ کہتے ہیں اہل سنت و جماعت

قَدْ جَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ هُمُ الْخَنَقِينَ وَالْمَالِكِيُّونَ فِي الشَّافِعِيَّةِ

خنثیں جمع ہوئے ہی رجھ دن بیچ چاروں مدھوں کے کوہ حضنی اور ماکے اور شانے

وَالْعَنَيْلِيُّونَ وَمَرْجَكَانَ حَارِجَامُونَ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ فِي خَالقِ

اور حنبدیہ ہیں اور جو کوئی کہ ہو حاج ان چاروں مدھوں سے بیچ اس زمانے کے

الْزَمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْكَهُرِ وَالشَّارِلَهُ الْكَنْتَ الْمَهْدَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

پس وہ اہل بدعت اور دو زخمی ہے تمام ہوا کام طھکوکا سیکن مہرے علیہ اسلام

مُسْتَشِئَ عَنْ ذِلِّكَ كَانَهُ أَفْنَى وَمَذْهَبُهُ أَحْسَنُ الْمَذَاهِبِ بِالْمُصْوِرِ

اس سے مستثنے ہیں کیونکہ وہ افضل ہیں اور اونکا نام ہے مٹھ ہوئے احری باعتبار غصہ کے

وَكَجَوَادٌ وَغَزَ الْأَيْدِيَوْلَانَ حَمِيعَ أَفْرَادِ أَهْلِ الْدِيْنِ كُغَيْرِهِمْ لِدِيْنِكَلَاجْمَعِ

بیشتر کا توجہ بیہقی کا اہل ذکر کے نام افراد بالا جس بیچ دیہیں ہیں

**كَلَّا لَيْهِ مَعْلَمَةٌ بَعْدَهُ تَكْمِيلَ الدِّينِ كَنْ أَكْرَبَ السُّؤالَ لِمَ يَكْتُلُ إِلَّا**

بہت ساتھ حدت تکمیل و بن کے مسئلے ہے اسکے کو سوال کا حکم صرف اسی ہی اصل تباہ

**لِذِلِكَ وَكَلَّا لَيْهِ مَعْلَمَةٌ بَعْدَهُ تَكْمِيلَ فِيمَا لَمْ يَأْتِهِ عَلَى هُوَكُلَّا**

سوایت ساتھ حدت تکمیل و بن کی مطلبوں کی بندی ہے ان جارون امام بر

**أَكْرَبَهُ إِلَّا كَرْبَلَةَ فِي زَمَانَتِكَنْ تَكْمِيلَ الدِّينِ فِي زَمَانَتِكَنْ هُوَكُلَّا**

ہمارے زمانہ میں محسول ہے اسکے کو دین کی تکمیل اس زمانہ میں اون ہے

**لَا فِي عِرْبٍ حَامِمٌ وَلَا حَوَابٌ حَمِيمٌ الْجَمَاعُ أَنَّ الْمَرْدَ حَمِيمٌ الْعَلَمُ**

غیر میں نہیں جانچہ گز جوچا اور اجماع کا حجاب ہے کہ علمائے مراد یہ ہے

**هُوَكُلَّا لَأَمَمَهُ الْأَرْبَعَةِ بِدَلِيلِ مَا ذُكِرَ لِسَمْعِ كَلَامِ زِيدٍ فَقَالَ عَمْرُو**

جارون امام میں اسکے دلیل دہی ہی جو ذکر ہوچا زید کی تقریر نام ہوئی پس عمرونی کہا

**لَوْسَمْ لِنَخْصَارِكَفِي الْمَذَاهِبِ لَكَلَّا لَيْلَمَعَ فَتَعَيَّنَ الْمَذَہبُ الْفَلَحِ عِرْبَوْكَفِي**

اور گزارنا اخضار جارون ہب میں تسلیم کیا جاوی تو ایک ذہب کی تعیین و جب نہیں ہے

**لِقَوْلِهِ تَكَلَّمَ فَاسْتَكَلَوا أَهْلَمَ اللَّذِكَرِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَكَلَّا لِعِقَادَ**

اسکے کو اسدیک فرماتا ہی سب بوجہہ لو اہل ذکر سے اگر تم نہیں بلنتے اور اسکی کہ اسپر

**الْجَمَاعُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ لَقَرَافِي قَدْلَانَعَدَ الْجَمَاعُ الصَّحَابَيْهِ عَلَانَمَنَ**

اجماع ہو رہا ہے قرافی کہتا ہی بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

**اسْتَفْتَأَ بَابَكَرَ وَعَمَرَ فَلَمَّا فَتَنَتْفَتَ أَبَا هُرَيْثَةَ وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلَ وَفَضَّلَ**

پوچھ کرو اور عمر سے فتویٰ لیوی تو اسکو سیرہ بھی اختیار ہی کرو اور بردازی معاذ بن جبل و فضائل و فضل

وَيَعْلَمُ بِقُولِهِمْ مِنْ غَيْرِ نَكْدِرٍ لِتَسْتَأْذِنُ ذَكْرَكُلُّ سَيِّدِكُلُّ فِي جَزِيلِ الْمُلْوَاهِ قَدْ كَسَرَ

او اونچی همچو عک که از سما کشیده هنوز کیا نام بده  
اکو سپوئی جزیل الموهب یعنی فرگیا یا هر

فِي كِتَابِ الْأَصْوَلِ أَنَّ الْمُقْلَدَ إِذَا تَرَمَ مِنْهَا هَاهُلٌ وَجَعَلَهُ لَا سُرْلَانٌ

کتب مولی مین پیمہ مذکوری کے مفہوم جیسا کہ نہ کو احتیار کر لی آیا اوس پر اوسمی ہنہب پر فائمہ مہناز جسکے باعث

**فَقَالَ يَعْصِمُ نَعَمْ وَقَالَ الْبَعْضُ لَا وَهُوَ الْمُخْتَارُ لَا وَاحِدٌ لِمَا أَوْجَبَ اللَّهُ**

پس کوئے کہنا ہمیں جو ہے اور کوئی کہتا ہی نہیں ہے، اور یہ مختاری انسان کے سوا اچھے کے ہوئے اللہ کا چھڈا جنہیں ہو۔

وَلَمْ يُوجِّهْ عَلَى أَحَدٍ إِنْ يَمْكُرْ بِهِ أَجْدَانْهُ كَلَامُ عَمْرٍ وَقَالَ زَيْلٌ تَعْبَدِينَ

اور اللہ تعالیٰ کسی پر یہ اجتنب کیا کہ ایک سہ ہفتہ بیٹھنے رکاری کلام عمرو کاتانم ہوا۔ بنی یہ کہتا ہی کہ میشک جاروں

**الْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ مِنَ الْأَمْمَةِ الْأَرْبَعَةِ وَالْمُحَكَّمُ لِلْأَجْلِ لِتَطَبَّعِ الظَّاهِرِ بِالْكِتَابِ وَالْمُسْتَنْدُ**

انہوں نے اپنے مدرسے کے تھیں اس طبقہ طلباً میں فرقہ اور حدیث

وَالْإِجْمَعُ وَالْقِيَاسُ وَالْعُقْلُ فَمَا كُتِبَ لِللهِ تَعَالَى فَهُوَ مِنْهَا سُكِّينٌ فَلَا يَدْرِي

اور جماعت اور قیاس اور عقل کے رو و رائے کے فرمان تو ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پسند فی داد بآسلیمان سید محمد ابتداء

تَدْعُ عَلَى اصْبَابِهِ سُلَيْمَانٌ دُوْزَ دَاقِدٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَا يَكُونُ تَدْعُ عَلَى أَنْ

دلات کرنی ہی کے سلیمان علی اسلام صوبہ پر ڈاکوں علی اسلام صوبہ بڑھتے ہیں یہ آئی دلات کرنے سے

**الْجَمِيعُ لَدَنْ خَطْرٍ وَقَدْ يُعَيِّبُ مَا الْسَّنَةَ فَأَخْرَجَ عَنِ الْهَرِيرَةِ وَغَيْرِهِ**

بے جمہدی بھی ملکا ہوئی تھی اور پسی ہو گیت اور اس کا لذتیں ہو اب پھر پرہیز کرے رہا ہے

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَانَتِ الْحَالِمَةِ فَاجْتَهِدْ لِفَاصْحَابِ**

کرسون نہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حامی حلم کری اور راجحہ وادگری اور حسوس بہر جاوی

فَلَهَا جِرَانٌ مَذَاجِمٌ فَلَجْتَهُ قَطْنًا فَلَهَا جِرْمَنْتُ عَلَيْهِ فَلَحْتَهُ سَقْفًا

**عَلَيْكُمْ نَصْرٌ يَحْمِلُ فَانْتَ هُنَّ الْمُهْتَدُونَ قَدْ نَخْطَلْتُمْ فَقَدْ لَيْسَ بِهِ وَلَمْ يَأْتِ إِلَيْكُمْ جَمَاعٌ فَقَالَ الْأَرْضُ مَا**

اس مدرسہ پر ارض صلح ہے کیا کہ مجھ تک دیکھنی چاہتا کرنا ہے اور دیکھنے صواب

النور في شرح مسلم في كتاب الأقضية حيث ذكر أحاديث قال العلماء

ذوی شریع مسلم کے کتاب بلا قصہ میں اس حدیث کے نجت میں کہی ہیں علام رکھنی ہیں

اجمٰعُ الْمُسِلِّمِينَ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْحَدِيدَ يُشَرِّفُ حَلَامَهُ أَهْلَ الْحُكْمِ فَإِنْ أَصَارَ فَلَهُ

۱ تمام مسلمانوں کا اس برا جامع ہی کمر پر ہے۔ ایسی حاکم عالم کے حق میں ہے کہ حکم کا اہل ہو سکدگ و حکماج

أَخْرَى أَحَدٍ بِلِحْقَهُ أَدَهُ وَأَجْرٌ لِمَصَايِّرِهِ وَإِنْ لَخَطَا فَلَهُ أَجْرٌ بِلِحْقَهُ أَدَهُ

زدہ ہر اجرہ کی ملکیتی اور اسکی حفاظت کا ادارہ اخلاق اور اخلاقی امور کے لئے ایجاد کیا گی۔

أَنْتَ هُوَ الْمُكَفِّلُ لِجَاهِي وَأَنْتَ مَنْ يَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِ الْأَنْسَابِ

تاریخ اسلام کا احتمالی ترتیب (کمتر ممکن) میتوانے والے خطا نامہ (جتنے کو کہا جاتا ہے اس کو)

الاعنة خالد بن سعيد حذكته فقل السيد نبي وحضر التقى به وأقام

حاو دار لام مون جنگخواهی تووالدیده و حرب اتفاق مون فک کنایه اے اور اینج

وَمِنْ وَرَبِّكَ لَدُنْ حَمَلٍ فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَنْتَ مُهْلِكٌ

الفياص في العدالة العادلة في سير العمالقة

وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْمَلُ مَا شَاءَ إِلَّا مِنْ أَذْنِ اللَّهِ وَمَا هُوَ بِغَيْرِ عَلِيهِ  
بِقُوَّتِهِ وَمَا يَرَى إِلَّا مِنْ أَنْذِلْنَا لَهُ وَمَا يَنْهَا إِلَّا مِنْ  
أَنْهَى اللَّهُ أَوْ أَنْهَى مَنْ أَنْهَى وَمَا يَحْكُمُ الْجِنُودُ إِلَّا مِنْ  
أَنْهَى اللَّهُ أَوْ أَنْهَى مَنْ أَنْهَى وَمَا يَحْكُمُ الْجِنُودُ إِلَّا مِنْ

٤٠ مظہر مثبت لفاظ التائب لالصیام رایت بالنصر ایضاً معنی قدر بجهول

أَنَّ الْحَوْقَانَ تَسْتَأْلِمُ بِهِ وَكَجَدُ الْعَرَبُ لِمَنْ يَعْنِي إِنَّ الْحَوْقَانَ وَالصَّوْبَانَ مَاذَا كَارِبُهُمَا نَاهِي

**بِالْمَرْوِجِ وَكُلِّ فِعْلَةٍ مُفْتَضِلٍ الْقِيَاسُ لِنَكِيلِ الْحَقِيقَةِ وَالصَّوْرَةِ فِيمَا تَبَثَّ بِالْقِيَاسِ فِي صَاحِبِ**

لہر اک جام قیاس کی پریسے ہے کہ حق اور صواب قیاس سے ہے ایکہ ہی ثابت ہو

وَاحْذَرُوا أَنْ تَخِدُ الْعِلْمَ وَهُوَ يُبَوِّهُهَا بِالنَّفْرَةِ وَلَمْ يَعْلَمْ لِمَجْهُولٍ لِعِنْدِ الْأَهْلِ السُّنْنَةِ

یوکر علت خود را مینش او سخا پس نهاده است هنوز اگرچه معنوی چو استدی که محمد فرقان ایل هست و جا هشت زوکی

وَالْجَمَعُ تَحْمِلُهُ كَا لَسْنَةٍ لَا مُتَبَيِّنَةٍ الْحَكَمُ هُوَ اللَّهُ أَعْلَمُ وَهُدًى لِكُلِّ جَمِيعٍ

مطہر ہو یا ہی جیسے سنت مثبت نہیں ہوتا اسکے کہ بالا جملہ حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے میں تحقیق یافت

فقد ثبت بالقياس المتحقق قد يحيى وقد يصيّر وإنما العقل فحال لعدم

پھر شاہستہ ہوا کہ محمد کبھی خدا کو تاریخی اور کسی صوال در حفل پر ہے

التفتازاني في شرح العقائد غلوكا كل محتوى مصيба لغير انتقام

**تفصیلی** شرح عقائد میں کہی ہرن کو اگر سراک محققہ بصیر ہوتا تو ایک ہی

الفعل بالرحمة لا يتحقق والصلة والفساد والحوال عدم الوجود

صلح حرام ہی ہوتا اور مبالغہ ہی ہوتا یعنی بے ہوتا اور فاسد ہے ہوتا یاد ہے، ہوتا اور حرج دا جستجو

**يعنى لو كان كل مجتمع له مرجعها لزم اجتماع التهذيب في العمل**

وَسَانَهُ أَنْصَادُ الْجَنِّ الْمُتَحَمِّلُونَ فَلَمْ يَرْجِعُوهَا إِذَا نَقْطَلُهُمْ

اللَّكَفْ مِنْ سَبَبِهِ كَمَا دُوَّبَتْهُ الْأَسْبَابُ وَكَرِينْ بِهَا لَكَفْهُ  
کیونہ غلام ملا اے

ابو حسنیہ و مکتبہ مولانا العلامہ نشانی المحتشم فتح عالم الشرفی سارع

اور کلمہ ہوا مولانا علامہ شا فی رحیم مفتی مولانا علامہ نسیب نام شافعی کے نام

وما سطرا العلامہ نشانی المحتشم فتح عالم الشرفی مفتی مولانا علامہ نسیب نام

اور کلمہ ہوا علامہ ناسک جنینہ ولی راست نرین رشتہ سفیر نہ بہ امام

دار الحجۃ الامام ام الائی فرمایہ ہو جو الصدیق ہو جو دہبنا عالی اللہ عزوجل جو  
دار الہجرت امام ما کئے نہ بہ کادیکہا سوین اور ہی کو حق صحیح نہ بیا اور یہ ہے ہمارا نہ بہ ہے بقول ایں  
قال فی الغایلہ و تیغیل لان تقلیدا حملہ ام تو الا ربع لعل عدیم خظفہ

غاہیہ میں کہا ہے اب جارون امام میں سے ایک کی تقدیم مستین ہے کیونکہ اور کا نہ بہ بخوبیہ ہے

غیرہم و لمنکر للتقليد بینا دی میں مکار بعید و کیم و اولہ یا ان التقلید شرک

اور منکر تقدیم کا دور سے بکار رہے اور سفر کا تقدیم شرک ہے

و لاستک الله علی ذکریہ لا یکو و لکھن شیر کلام مفتر و قل لجیث فیح و

اور اوسکی سند آئیہ اور حدیث پڑنا افتخرے اور نا ایک بات ہے سو اسکی

قمعہ و زحرہ و رد عذر ازان امکن اللہ ہم نہ کل افڑ کل عقوبہ تعالی اللہ

بنج کئی اور زخم اور دفع و جسے اگر احمد کے طاقت نہی اور ہمین تو اوسکی حقوقت خدا کی خواہ ہے

و فر و سما و نعم الوکیل مکتبہ الحقيقة محمد بن عبد اللہ بن رجیل مفتی لعنانی اللہ

اور وہ ہم کو کافی ہے اور احمد زندہ اسکو کہا خیر محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن علی عشقی نے

عمر کے درست رفیع حاصلہ مصلی اللہ علی مسیل

مکہ مشہد میں محمد اور سلوہ اور سلام کہتے ہوئے



لِسَمْ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّا عَلَى الْجَوَابِ الْمُعْرِفُونَ

شروع اللہ نامی جو نیات مہربان حرم والا تمام حمد و سلام پیارے کی ہی الہی بھروسہ علم زیادہ گے جو اس جو رکن ہوں گے

لِلصَّفَرِ هُوَ أَجَارِيَّهُ عَلَيْكُمْ أَكْرَاسُكُمْ مَفَالِيَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ مَرْجُعُكُمْ نَارٌ

پہنچ جو صلاہ سلام کر کے سنتیوں نے دبای ہی جو کہ خلفت کا مر جع

مَقْصُدُ الْخَاصِ وَالْعَلَىٰ إِيَّاكَ لَهُ يَعُوْذُ الدَّيْرُ وَهَذِهِ بَهْدِيَّهُمُ الْمُسْلِمُونَ

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اس ادا کی سب سے دین کی ایسا بزرگ ہے اور اونکی پہاڑت سے ملائیں لوہاں کو ہوں گے

وَاللَّهُ شَجَانُهُ وَعَالَى الْمُوْرُقَ وَكَتَبَهُ الْمَقْصُدُ رَاجِحُ الْقِيْضَنْ الْوَهْبِيُّ

فنون لی تھی

محمد  
پیر  
شیخ

شیخ

اور اللہ سبحانہ تو نیت نبی دلالتی اور سکوہ نقصہ دار اور ضیغیں دربی کی ایسا دار

مُحَمَّدُ مُحَمَّدُ الْكَيْتَنِيُّ الْمُنْفَعِيُّ الْمُرْتَبَرِ الْمُنْتَهَىُ الْمُرْكَبُ فَعَنْتَهَى الْمَدِينَ

محمد کتبی خپل نے جو بعد حرام میں مدرسہ

لِلْحَمْدِ لِلَّهِ الْلَّهُمَّ هَدِّيَّهُ مَلَكَ الْمُصْرِفِ مَا جَارَ بِهِ مَفَالِيَ الْأَسْلَامِ الْمُخْفِقِينَ

تمام حمد و سکونتی ہی میں صوبہ ہا بابت بھاہاں ہن جو کہ سلام سنتیوں اور صلاہ محققین نے جو بڑی

الا علام ہوں حق الذی یکھیں ملک العیدی ریلیہ والتحقیقی الذی یمیغی المتعویں

بہ ہر حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا وہ جب ہے اور وہ حقیق ہے جس پر ہر دس کرنا جائی

عَلَيْكَ وَارْهَانَةِ الرَّسُولَةِ قَدْ اسْتَمْكَثَ عَلَى الْأَدَلَّةِ الْوَاضِعَةِ وَالْجَلَّالِ الْمُخْرَجِ

اور پیشک میں مدار میں دلائل واضح اور جتنیں معاشرے میں

أَصْنَافَ لَهُ لَهُ أَنْهَمُ مِنْ الْمُحْقِقَةِ وَأَشْرَقَتْ عَلَيْهِ الْوَالِدَةِ الْمُدْرِقَةِ سَلَّمَ حَمْوَرَ

اس سر نعمتی کی اقسام اور شفیع ہوئی اور اس پر تدقیق کے ساتھ جگہ میں تواریں

غَالِبًا كَمَا صَحَّ بِهِ الْعَدْلُ مَذَاجِلُهُ فَرَسِّكَ شَيْءَيْنِ سَمْكَ الْوَقَائِيَّةِ فَبِحُجَّتِ  
 جَهَانِجَه عَلَامَه جَبَرِيلَ نَعَمَ شَرِح وَفَاءِيَّه كَهْشَيْهِ مِنْ اَوْقَاتِكَهْشَيْهِ  
**الْأَوْقَاتِ حَتَّى قَالَ قَدْنَا الْمُطْلُقَ يَصْرُفُ إِلَى الْفَرَدِ الْكَامِلِ عَالِيَّا اَسْهَى**  
 بَشَّيْهِنْ اَسْكَنْ تَصْرِيَّحَ کی ہی جَهَانَ کَہَا ہی ہمَّیْسَنْ کے کَرْسَطَنْ عَالِیَا فَرَدَ کَامِلَ کی طرف بِہِ تَارِیَّہ تَهَامَ ہو  
**وَلَكَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَتَبْعِيَ الْحَسْنَ مَا أَنْزَلَ لِكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَلَا يَرَى**  
 اُورَ کَسْتَه کَهْشَيْهِ اَسْدَرَنْ تَارِیَّہ اُوْرَلَکَوْنَ کَوْنَ جَوَادَرَلَکَوْنَ تَکَوْنَهارِیَّہ رَسَّے بَلَسَرَتَ بَنَ  
**نَصَّ فِي وَجْهِهِ اَشَارَ اَحْسَنَ مَا اَنْزَلَ هَرَزَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا شَدَّدَ فِيَانَ الْمُجْتَمِعِ**  
 حَکْمَ صَرِیحَ ہی درِیَّہ جَوْبَرِیَّہ کَوْنَہ بَھَرِیَّہ کَے جَوَادَرَلَکَوْنَ کَوْنَهارِیَّہ اُورَ ہمِیں شَکَّنْ ہنْ ہنْ کے جَمِیْدَ  
**اَنَّمَا هُوَ صَدَرُ الْحُكْمِ لَا مُشْبِتٌ فَإِذَا كَانَ لَكَ اَمْرٌ لِذَلِكَ حَتَّى لَا حَرَكَ**  
 صَرِیحَ مُظَهَّرَ ہوَتَیَ شَبَّتَ ہنْ ہوتا بَلَجَبَ بِہِ مَعَانِیَتَ ہوَا توْجَهُ حَکَامَ فَرَدَ کَامِلَ کے  
**الْمُسْتَضْجَبُ لِتَقْوِيَّةِ الْفَرَدِ الْكَامِلِ حَسْنَ مَا اَنْزَلَ هَرَلَکَ حَکْمَ لَا مُسْتَضْجَبُ**  
 قَوْتَ اَجْهَادِیَّہ سَطَارَ ہوَیَں دَوَہ بَنَبَتَ حَکَامَ جَوَغَنْ کَامِلَ کے قَوْتَ اَجْهَادِیَّہ سَطَارَ  
**لِتَقْوِيَّةِ خَيْرِهِ فَلَدَتِلَّهُ يَهُ اَنَّ الْاِكْيَاه مَحْمُولَةً عَلَى الْفَرَدِ الْكَامِلِ فَخَصَّلَ**  
 ظَاهِرَ ہوَیَں حَنْ ہوَیَں اَبَنَسَه اَبَتَنَ لَالَّتَه لَیَ ہی کَوْهَدَیَتَنَ فَرَدَ کَامِلَ بِعَوْنَوْلَ ہے اَبَانَ دَالِیَلَ  
**مَهَادَدَنَ کَوْرَلَکَ دَلَلَه اَنَّ مَرَادَه اَلَیَّوَ الْفَرَدِ الْكَامِلِ لَا اَنَّا هَصْرَوْجَبَ**  
 مَذَکُورَه سَیِّدَ حَمَّالَ ہوَا کَوْسَ اَبَتَه اَبَنَ فَرَدَ کَامِلَ مَرَادَه اَنَّا نَاقْصَنَ ہنْ ہنَ اَبَنَ عَلَدَ بَرَ  
**الْمَقْدَلَ لِتَبَاعَ مَدَهِ الْفَرَدِ الْكَامِلِ لَا اَنَّدَرَقَصَنَ بَلَنَ اَلَّا اَنَّا لَكَهُنَ کَوْنَ**  
 اَبَاعَ نَهَسَ بِجَهَنَدَ کَامِلَ کَامِلَ کَامِلَ اَسَنَابَ کَیْ جَسِیْسَنْ کَیْ شَیْسَنْ ہنَ وَجَبَوَنَ اَنَّا نَاقْصَنَ ہنْ ہنَ

**وَمَا السِّنَّةُ فَاسْتَرْجَعَ عَنْ سَبِيلِهِ بِفَزْسَعْدَمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

او رشت سو عجدها مدن بن سعید است روا یسته که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَهُمْ لِلّٰهِ عَبْدٌ سَمِعَ مَا أَنْتُ تُخْفِظُ وَوَعَاهُوا وَأَهْمَرَ حَامِلُ وَقَهْ

فرمایات و تازه کیجیو نمود اوس بنده کو که پیرخی باعث نمی هر را سکون یاد کنی اور دلمین کنی او را سکون دار کنی

**غَيْرَ فَتَيَّلٍ وَرَبِّ حَامِلٍ فَقْتَ الْمَنْ هُوَ فَقَلْمَعْنَهُ رَوَا اسْمَلُ وَالْبُودُودُونَ**

فیضیہ نہیں ہو اور بعضی فیضیہ اسکی بھل پڑاؤں کی ہیں جو اسے زیادہ فیضیہ ہی یہ حدیث محدث را بوداً و اوس

مَاجِهَةُ الدَّارِجِ وَالْتَّرْمِذِ عَادَ ذِكْرُهُ فِي الْمِشْكُوَةِ وَحَسْنَةِ التَّرْمِذِ فَذَلِكَ

ما جہر اور داری اور ترمذی بقیٰ را میں کی جی شکوہ میں نہ کرو جی اور اسکو ترمذی نے حسن کی گواہی اٹھا

**الكتاب يدل على اتباع الأقواف أي الفرد الكامل كالآية وأما المقياس**

حدیث افقرینی فرد کامل کسابتیع بر دلالت کرنی ہمیں میسر است دلالت کرنی تھے اور اس سر قیاس

**فَلَمَّا مُتَهَدَّدَ الْأَجَرُ عَنِ الْمَقْدِيمِ بَنَى لِلرَّاجِحِ عَنِ الْمَجْهِيْمِ وَكَمَا كَانَ**

سو سالی کہ مجید کامل مقلد کے واطعی اسماں اسی جیسے مجید کیوں سطح دلیل کامل اب تکی

شاعر الديس الرأيم وأحبا وفلا يكمل شاعر العصي للزريح كان واحبا واما الحج

اتباعِ میبل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباعِ مجتہد کامل کا واجب ہے اور ایسا اجماع ہے

فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ لِلْأَنْبَيَا مَا أَغْرَى النَّاسَ فِي الْعَوْنَى فِي سَهْلَ دَارَ كَانَ الْمَرْ

کرامہ حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی بخشش رکان الامر بالمعروف

بِالْعَزُوْلِ وَالْقَوْمِ عَنِ الْمُنْكَرِ يَا عَلَىٰ كُلِّ صَفَلِ الْأَتَاعِ مُقْدَرٌ فِي كُلِّ قَضَائِفَانِ

واليقى من المترکیں ہے این بلکہ و مقدمہ بسطیہ بھر کا تباخ ہر چیز میں لازم ہے کیونکہ

**مُخْلِفُهُ لِلْمُقْتَدِي مُتَفَقُ عَلَى كُوْنَهُ مِنْكُمْ أَبْيَانُ الصَّحِيلِيَّةِ أَسْعَى فَهُدَى نَبِيَّهُ**

مجتهد سے مخالف ہوا علماء میں بالاتفاق منکر یعنی ناپسند ہے نامہ ہوا اب ان دلائل

**ذَرْكُمُ الْأَدْلَةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ وَالْجَمَعِ وَالْقِيَامِ وَالْعُقْدَاتِ الْمُقْتَدِي**

سے جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قیام اور عقل اور حکم کو روشنی پہنچاتا ہے اور مقتدی

**وَجَبَ عَلَيْهِ إِلَيْتَاعُ مَا ذَهَبَتْ بِهِ الْمُجْتَهَدُ الرَّاجِحُ الْحَامِدُ عَنْهُ وَإِسْمَارَةُ عَلَيْهِ**

ابتاع اور استرار اوس مجتهد کی مذهب کا جواب کرنے کیلئے بحث اور کامل ہو رہا جب ہے

**وَعَلَيْهِ التَّفَاقُ الْعَلَمَاءُ هُنَّ الْأَدْلَةُ الْمُنْكَرُونَ قَالَ حَجَّةُ الْاسْلَامِ**

اور نسبت با اختیار ان دلائل مذکور و کی علماء کا اتفاق ہی حجۃ الاسلام اصحاب اعلیٰ علم

**فِي الْحَدِيدِ حَدِيدُ الْعُلُومِ لَوْلَاهُ لَحَدِيدٌ مِنْ الْحَصِيلِيَّةِ إِلَى أَنْ يَجْتَهِدُ مَحْبُوبُ**

او سی بحث میں کہتے ہیں کہ علماء میں سے یہ کسیکا مذهب ہیں ہے کہ مجتهد کو عمر کی اچھیا بوجو

**لَهُ أَنْ يَعْلَمْ بِمَا يُوْجِبُ حِجَّهَا دِغْرِيَّةً وَلَا أَنْ يَأْتِيَ النَّادِيَادِ بِمَا يُجَاهِدُهُ الْمُقْتَدِيُّونَ**

عمل کرنا جائز ہے اور نہ کیا یہ مذہب ہے کہ جسکو با اختیار انجی مذکور کی تعلیم میں ایک شخص

**لَا أَفْضَلُ الْعِلَمَاءِ إِذَا يَأْخُذُ عِدْلَهُ بِعِدْلٍ أَنْ تُهْفَتَ كَلْمَكَلَةُ الْهَمَاءِ حَجَّةُ**

فضل علماء علوم و عوکس اور کو مذہب پر عمل کرے تمام ہوا بس حکام ایام حجۃ الاسلام کے

**الْاسْلَامِ مَضْرُرٌ فِي الْأَمْرِنَ فَلَا وَلَأَنْ يَجْتَهِدُ لَيَجْوَزْ وَحْمَ لِلْعَمَلِ مَوْلَانَ**

دو مطلب پر نظر ہے اول مطلب یہ کہ مجتهد کو بیو جب جنہوں نے کسی عمل کرنا جائز ہیں جام جام

**لِرَجَهِكَلَةِ عَيْدَةِ لَا نَقْلَدُكَلَةَ عِيْدَةِ حَلَّ إِذَا لَكَ جَمَاعٌ كَمَا وَكَتَبَ الْمُصْوَرُ وَالثَّا**

لیحہ اوسکو فریکہ تعلیمہ با اجراء حرام ہے چنانچہ کسی عمل ہی کو ایسا امور و مطلب

ان المقلد اذا اداه دايه و فكر لاي انه افضل العلما فلا يزيد هجران

کو تقدیک رایی و فکر بن جبل الفضیلت کسی عالم کی ثابت ہو جائی تو کسی کا پیدا نہ بھی خوبیں  
یا خذل بمنہ هم خیر و مالکه ان المقلد اذا اداه انه افضل العلما و جملہ  
کروہ اور کے نہ بھپ بر عمل کری اسکا احجام بہت کافی خلصہ حسب کسی ایک مجتہد کو افضل العلما بھپے تو اسکو  
ارستم الک علم مذھب و جو بنا کان ترکه مذکوہ اخیر یا افلاک کہ میزاق قول  
اویس مجتبی کے نہ بھپ قام رہنا واجب اوسکا ترک کہا کروہ خوبیے ہی سو یہ مطلب کہ تزویج  
الجھوہ و لمس طرفی کیتھا اصل حکم از تعلیم المفضول جا ترکان سجن انکنیا فی  
جو کتب متوکل ہو اس نافی نہیں ہے کو منفصل کی جانز ہے اسکے کہ یہ بجا اوس دعویٰ میٹا  
الوجون المذکول فلیهذا قال ف الا ول کا یمکون و لم یقل خلاک ف الشافی بل قال ما قال  
نہیں ہے اس سے لئے اول میں لای جو زکہ ہے اور یہ لفظ دو ستر بھپہ ہیں کہا بلکہ کہا جو کہ

فحصل التطبیق والتفہی و قال لفقہستانی ف الشافی کو شرح مختصر الواقیعیۃ  
اب تطہیق او تو فیق حاصل ہو گئی اور فہستانی نقایہ شرح المختار ف المختار من کی  
واعلان من جعل الحق متعبد الکلم المعرکة انتہی للعکام المختار ف المختار من کی

او بجهی کہ جس شخص حق کو منعد و قرار یا ہی جیسے مغزلا تو اوس نے مامی کی کسی بیرونی را میں سے  
مدھبیا یہو اہ و من جعل الحق متعبد الکلم المعرکة الکلم المختار من کیا و احمد احمد  
کہ ہم میں میں این ہوں کی معاوق عمل کر لیا کری اور سی حق کو ایک ہے فراز دیا ہے جس سے ہمارا علم اور انسی کا  
فالکش فلوا خذل کے کہ مذہب مبلغہ صندل فاسقاتا کاما کمانی تحریک  
چند چکنیں ہے کہ اس کو ایک مذہب میں ہی سچا بساح لی بیا کری تو بورا فاسقی ہو یا جانب اچھی ہے شرح

**الظواهري فوجئ في المذهب الصدرا بآيات عقد ذكرناها حقاً وصواباً كما في**

طهارتين هے اب بخوبی مذکور ہے اوس ذہب کی تحریر اور صواب عقد اور جو بخوبی

**الجواهر ومشائخنا قالوا زمانہ ذہبنا صون بمحض الخطأ ومذهب عنينا**

جو اہرین ہے اور پھر شایخ رکنیہ ہیں کہ ہمارا ذہب بیشکھا اور پھر خطأ کا احتمال ہے اور غیرہون کا ذہب

**خطأ يتحمل الصدق أما في المصطلحاتى هذا مبني على أن المجتهد قد يحيى**

خطأ چو صواب کا احتمال ہے چنانچہ صدق ہے نام ہوا اسکی صلی بیہی کی کہ مجتهد کیبے خلاکرنا ہے

**وقد يصيغ فإذا كان الأمر كذلك كان مذهب الفضل المحبوب بفضل المحبوب**

اور کسی صواب بس جبکہ ہوا ملیسا تو ہو گا ذہب افضل المجتهدین کا صواب بمحض خطأ کا

**الخطأ وقال الشاعر في شرح الدر المختار في كتاب التعزير بمحض قوله**

اور شاعر نے شرح در المختار کی کتاب التعزیر میں اس قول ارتخل آہ کے تحت میں کہا ہے

**أَرْتَحَلَ الْمُصَدِّقُ الْشَّافِعِيُّ بِعِزْرٍ كَذَافِ الْسَّرْجِيِّ فَإِنَّ الْعُلَمَاءَ حَاسِداً**

کہ تغیرید یا جاوی چنانچہ سراجیہ یعنی بینکھلما را دنکو اللہ محفوظ

**وَرَسَمَ الْأَكْرَمُ وَلَا زَرَدَ مِنْهُ الْشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ بِلِي طَلَقُونَ تَكَ**

رکھا ہے اس تھے کوہ ذہب شافعی وغیرہ کی خاتر کرتے ہوں لیکن ایسے ایسی عبارت

**الْعَبَارُ الْمُنْعَمُ مِنَ الْنَّقَالِ حَوْفًا مِنَ التَّلَادِ عَبْدُ الْمَذْهَبِيُّ وَيَدُ الْعَدَلِ**

ان تعالیٰ کی بندش ہے ایسا ہو کہ مجتهدین کا ذہب بکھل اور باز بچھ ہو جاؤ اور اسکی دلیل ہے

**ذَلِكَ مَا فِي الْقُنْيَةِ رَأَى الْبَحْرُ كَثُرَ لِمَذَاهِبِ الْعَاقِمِينَ حَسْتَوْكُونَ**

جو قنیہ میں ذہب کے بعضی کتابوں کے اشارہ ہی

حاجی کوہیہ، ختنار، بیہجی

مَذْهَبُ الْمَذْهَبِ يَسْتَوْفِي السَّافِعِي وَالْحَنْفِي لَا هُنْ لَعْنَانُ الْعَرَبِ  
 کہ ایک مذہب ہے اور سرکرد ہے جس دخل ہو جاؤ اور سین حنفی اور حنفی سب برابر ہیں تمام ہو اور اور ہر کو  
 حَيْثُ أَطْلَقُوا تِلْكَ الْعِبَارَاتِ الدَّالَّةَ عَلَى التَّعْرِيفِ فَمَنْ كَنَّا رَدِّهِمْ مُخْتَيِّرِ  
 جس عجیبہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تعریف پر دلالت کرنے ہے اور اپنی خرض تخفیف  
 شَأْوَالسَّافِعِي وَغَيْرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِلَ طَلَقُوا تِلْكَ الْعِبَارَاتِ الدَّالَّةَ  
 شافعی و مذہب رسید الدین مذہب کی نہیں ہے بلکہ یہہ عبارت جو تعریف پر دلالت کرتے ہیں  
 عَلَى التَّعْرِيفِ لِلْتَّعْرِيفِ مِنْ أَنْ تُنْقَالُ عِرْمَدَهُ مَذْهَبُ الْمَذْهَبِ حَوْفَامِ الْمَذْهَبِ  
 انتقال کی بندش ہے مذہب ہی دوسرے مذہب میں اس خوف کی باز بوجہ  
 فَيَسْتَوْفِي الْحَنْفِي وَالسَّافِعِي وَالْمَالِكِي وَالْحَنْبَلِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ  
 ہو جاؤ اب سین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہیں  
 كَمَّا فِي الْقِنِيَّةِ نَاقِلًا كَعَنْ بَعْضِ كَتَبِ مَذْهَبِهِ أَنَّهُ لِيُسْرِ الْعَمَرِ مَنْ يَتَحَوَّلُ  
 جناب خیر قنیہ میں مذہب کے بعض کتب سی نقل کیا ہی کرمائی کو یہہ ختنیا رہنیں ہے کہ ایک  
 مَرْمَدَهُ مَذْهَبِ يَسْتَوْفِي فِي الْحَنْفِي وَالسَّافِعِي  
 مذہب ہے دوسرے مذہب میں ہو جاؤ اور سین حنفی اور شافعی دلو برابر ہیں اور ملا جلیل قادر  
 الْقَادِرِ فِي الْمَذْهَبِ الْمَذْكُورَةِ وَجَرِ عَلَيْهِ حَتَّمًا إِنْ يَعْلَمُ مَذْهَبُهُ مَنْ  
 رسالہ مذکورہ میں مکتوب ہیں کہ مسے پر خواہ خواہ یہ دو اجنبی ہے کہ ان مذاہب میں سے  
 هَذِهِ الْمَذَهَبِيَّةِ مَذْهَبُ السَّافِعِي فِي جَمِيعِ الْفَرَعِ اُوْ مَذْهَبُ الْمَالِكِيِّ  
 کو ایک مذہب میں کر لے باشافعی کا مذہب تمام نسخہ میں بامکنہ مذہب

او مذہبِ ہنریٰ حسینیٰ وغیرہم و لائے ان یعنی حرام فتنہ میں مترافق ہی میا ہو گواہ

جا ہو جس سید دعیت ہے کا بندہ بُر راؤ سکو یہ بُر جائز نہیں کہ شاشافٹ نہیں بُر سے دہ دہ جائے

و من مذہبِ ہنریٰ غیرہ مایوس ہنا کہ اکنالی جوز نا ذلک کا در الخیط والخیز عن

جو اوسکی ہوس ہو اور اوسکے بُر جو خوش دستی ہو کہ اگر یہ جائز کہیں تو بخط ہو جاویا اور تنظیم

الضبط حاصل ہے یہ جمع الافقی السکیفون کن مذہب الشافعی مثلاً اذ افتقر

باقی نہیں کہ انجام میں تکلیف حاتم رہی کے اسلام کے مثلا شافعی مذہب کو ایک شیخ

تخریب شیئ و مذہب غیرہ ایک حکم الشافعی اولی العکس فھوں اسے

حربت لازم کری اور وہ سکیم کا مذہب اسی شکے کی باہت باسکی بُرسیں ہو خصل کر جائے

مکمل لایحہ اسلامی ایحکام فلایت حقیقی محل و الحرمہ و ذلک

حالت کا قائل ہو اور کہ جا ہی حربت کا قابل ہو پر حربت اور حربت دونوں حققی نہیں ہیں اور اسکے

ارادہم التکلیف و ابطال فائدتہ و اسی میں مکمل قاعدۃ اللہ و ذلک باطل شہر

تکلیف جائے نہی اور تکلیف کا فائدہ باطل ہو کیا اور اسکا فائدہ جو سے اور کہیا اور یہہ باطل ہے

هذا دلیل استکام الدین و قال شاہ ولی اللہ فعقول الحجۃ والمحجۃ عینہ

یہہ دلیل دین کے نظام کی ہے اور شاہ ولی اللہ عقد الجہد میں کہتے ہیں اور فرقہ اس کے

الفہم میں لاعامی المنتسب کے مذہب کے مذہب کے محو زکر کے مخالفتہ میں ہے بوب الی

نزدیکی صحیح ہے کہ ماچ جو منسوخ بکرافت مذہبے دہ مذہبے ہیں جائز و سکھ مخالفتی میں ہے بوب الی

انہی و قال شاہ ولی اللہ فلان فلان کا عمل ان لئے سکا نوا فلان کیہا کوئی کوئی

تام ہما اور شاہ ولی اللہ انصاریں بھی ایت حادیت کے کہیں اور دوسرے صدی کی کوئی

وَالثَّانِيَةُ خَيْرٌ مِّنْهُ وَالْمُؤْمِنُ بِهِ وَالْمُجْدِلُ لِعَيْنِهِ وَالْمُعْذِلُ لِلْأَيْمَنِ

گسی ایک میں مذہب کی نقلیہ پر متفق نہ ہے اور قوئے صدی کے بعد

**خَمْرٌ فِيهِ مَهْرٌ هُبْلٌ عَيْنَانِهِمْ وَقَلْمَنْ كَعْتَمْ لَعْنَهُمْ مَنْ هَبْتَهُ بَلْ لَعْنَهُمْ**

او نیز ظاہر جواہر سب میں پکڑنا ممکن نہ ہے اور کچھ اور وہ شخص کسی توکہ کے کسی خاص مختصر سکھنے میں بکار رکھتا ہے

وكان هذا هو الوجه في خلاف الزمار لشىء وقال الشيخ عبد الوهاب

نیکتہا ہو حالانکہ اوس زبانہ میں پہنچا جب تھا تمام ہوا اور شیخ عبدالواہب

**الشّعراء في الميزان الصّدر واعم الله كيما فم ما ذكرنا من النّاس العاد**

شہزادی میزان الصدرے پر کھٹکے ہیں اور جان کہ یہ ہمارا سچ عالی سنجنا نہیں ہے کہ ملائے

لِلْعَامِلِهِ يَا التَّرَازِ مَذَهَبُهُ مُعَيْنٌ لَهُ نَفْسُهُمَا الرَّزْمُ وَهُنَّ بَنِي الْكَوَافِرُ لَا رَجْعَ لَهُمْ

حاجی کی حجع میں لازم کردیا ہی کہ ایک بھی نہ ہب معین پکڑ جی رہے اسلامی کہ علامہ کا یہ تقدیم ادنی ہر صرفِ محنت سے

**فَلَمَّا أَرَاهُمْ لِلْعَامِرِيَّةَ كَذَّابِيَّةً هَبَ مُعَدْرٌ لِصَنْعِ عَرْجَلِهِ كَذَّابِيَّةً هَبَ وَقَالَ الشَّاعِرُ**

پس جملہ اگر حامی کو ایک بیرون نہ ہب لازم نکر دیتی تو جنہیں ملکہ بھی سے بھل جاتا تام ہوا اوڑھانی

فِي أَمْبَيْرَانِ الصَّفَرِ فِي مَوْضِعِ الْخَرَامَامَةِ لِمُعَصِّلِ الشَّهْوَ وَدَعْيَةِ الشَّرْعَةِ الْأَكْوَافِ

میرزا ناصری میں اور جگہ کھنڈیں جسکو عین شرعاً اول کامشہ و میسر نہیں آیا

وَجَعَلَهُمُ الْتَّقْلِيدُ بَذَهَابًا حَدِيدًا مَرْخُوفًا مِنَ الْوَقْعِ فِي الصَّدَلَلِ وَ

او سہ ترقیاتیں کیا ملے گے وہیجے جنچوں گزرا اس خوفستے کے گمراہی میں جاگئے اور

عليه عمل الناس اليهم لا ينتهي و قال الخطأ كوي في شرح الدر المختار في

اب لوگوں کا عمل کر جی ہے۔ نام ہوا ملک کو دراصل خوش کشیدھے۔

**بَيْانُ الْذِيْجَ قَالَ بَعْضُ الْفَسِيرِ إِنَّكَ هُدُوْلُ الطَّائِفَةِ الْكَافِرِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ**

کتاب الذیج میں کہا ہے بعضی مشرکتہ میں یہ طائفہ ناجی جسکے

**بِإِهْلِ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ قَدْ جَمِعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِلِ رَبِيعُ الْخَفْيَيْنِ**  
اہل السنۃ والجماعۃ قد جمیعہ ایام فی المذہل ربیعہ الخفیین  
اہل السنۃ والجماعۃ کہیں ہیں ان دونوں جاروں میں مجتبی ہیں کوہ حنفی

**وَلَمْ يَكُونُوا فِي السَّاقِيَيْنِ وَالْحَنَفِيَيْنِ فَمَنْ كَفَرَ بِهِمْ فَهُوَ الْمُكَافِرُ بِذَلِكَ**

او سنکرے اور شانسے اور حنبیب میں اور بخشش از ماہ میں جاروں میں سے الکعبہ  
**الرَّمَانِ فَهُمْ زَاهِلُ الْهُدَى عَنْهُ وَالنَّارُ أَنْتَهُمْ وَقَالَ كَمَا طَغَى الْغَرَبُ الْجَيْلُ إِلَيْهِ**

تو وہ بد عینی اور جسمی ہے تمام ہوا اور امام غزال احیاء میں کہی ہیں بلکہ  
**عَلَىٰ مَقْدِلِ الْأَبْيَانِ مَقْدِلِهِ فِي كُلِّ فَصِيلٍ فَإِنْ مُخَالِفَتِ الْمَقْدِلِ مُنْتَقِلٌ**

ہر مقدل پر سنبھے مجیدہ کا اتباع ہر ہر جگہ میں لازم ہے کیونکہ مقدل کا مجیدہ خلاف ہونا علماء ہیں  
**عَلَىٰ كُوْنِيْهِ مُنْكَرٌ أَبْيَانِ الْحَسَنِيْنَ تَهْكِمَ الْجَوَابُ بِعَنْدِ الْأَيْمَانِ الْمُرْكَبُ الْفَرْدُ**

منکر ہے تمام ہوا برائیت کا جواب یہ کہ ازوی دلائل ملحوظ کے  
**الْكَامِلُ الْذَّاقِرُ لِلْأَكْلِ الْمُسْطُولِيَّةِ وَالْجَوَابُ بِعَنْمَنِ الْجَمَاعِ الصَّاحِبِيِّ الْأَقْيَانِ**

کامل راکھ فواد فضلہ میں ہے اور اجماع صحابہ پر جواب ہے کہ یہ قیاس  
**صَعْدَ الْفَلَاقِ الْكَسَارَ ذَلِكَ الْكَسَارُ ذَلِكَ الْكَامِلُ مَنْ كَهْ كَجَلُ الصَّفَرُ وَمَمْ تَجَدُ**

مع الفارق کے کسکار ذلک کسکار ذلک کامل میں ہے اسی زمانہ میں ہیا اسی زمانہ میں  
**تَنَاصُ الصَّفَرُ ذَلِكَ الْكَسَارُ كَمَا صَرَحَ بِهِ الْمَلاَعِنُ الْمَلَائِكَةُ فِي الرِّسَالَةِ**

وہ ضرورت نہیں ہے بخوبی اسی زمانہ میں ہیا اسی زمانہ میں  
**رَسَالَةُ مُكَوِّفَيْنَ**

**لِلْمُذَكَّرِيْنَ**

المذکور تک حیث کے فاعلِ الیسَفْ عَمَرُ الصَّحَافِ کَانَ الْأَحَدُ مِنَ النَّاسِ  
 صاف کہا ہی جس بھبھ کہا ہے اگر کوئی عذر ارض کری کیا صحابہ میں یون ہمین تھا کہ کبھی لوئیں ہی بخوبی  
 نیز ان بالحدِ بعضِ الواقع بعده الفاروق و بعض اخر بعده الصَّدِيق  
 کوئی خداویہ میں عذر فاروق کی ذہبیتِ عمل کرے اور کسی اور خادم میں ابو بکر صدیق اکابر کی ذہبیت عمل کری  
 الاَكْبَرِ قِنْزِيْلَةِ اَعْمَالِكَ تَكَبَّرَ مَسْدَلِ الْصَّحَافِ اَبْكَلَهُ تَكَبَّرَ كافر لعامة  
 کہ جو اب سنکر پیر اختصار سے تھا کہ صحابہ سائل عام اور واقع اور خادم کے لئے کافی  
 الواقع و الاشامِ الْكَافِيَةِ الْمُسْرَارِ الْكَافِيَةِ الْمُتَضَرِّعِ الْمُتَضَرِّعِ  
 ہمین ہے اور عام ابو ابی اسفل کو شامل تھے کیونکہ صحابہ کو فرمیں نکالنے کے  
 وَمَهْيَى الْكَوْلِ وَالْتَفَاصِيلِ فَلَا مُجْلِ الضَّرُورَةِ يَجِدُ الْمُقْلِدِ بِإِتْبَاعِ الْمَمْأَدِ  
 اور اصول اور تفاصیل بیٹھا ہے کی وصت ہمین ہے لاجارس ضرورت مقلدین کا تبلیغ و دعویٰ  
 اما فی تعلیمنا عَلَى هِبَطِ الْأَرْجُعَةِ كَافِيَةً لِمَعْرِفَةِ الْكَلَافِ الْأَصْرُورِ وَالْأَنْتَجِ  
 حلال تھا راجہ ازان سو جارون ذہبیت کتاب بین کافی ہیں اب و امام کی اتباع کی ضرورت  
 لِمَمَدِيْرِ اللَّهِ وَالْجَوَابِ عَنْ قَوْلِهِ مَقْلَدِيْلَهُ الْأَرْجُعَةِ الْأَرْجُعَةِ مَدِيْلَهُ بِالْأَهْلِ وَجِبْ عَلَيْهِ  
 ہمین ہے تمام ہوا اور ما وکیل سول کا جو ای مقلد جسٹی ایک ذہبیت ختیار کرنی تو اور پریا ہتر رواجہ ہے  
 الْأَسْمَرِ الْأَمْلَهُ الْأَقْتَالِ الْمُعْضَلِهِ وَقَالَ الْمُعْضَلِ وَهُوَ الْمُحْتَالِ الْأَدَدُ وَكَلَهُ مَا  
 با ہمین پیش کی گئی تھا ای ان استمرار و جسٹی اور کوئی کھانا ہی نہیں ہوا اور پریا ختیار کی ویسا  
 أَوْسَبَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِيْرِ جَبْلِ الْأَحْدَانِ يَمْذَهِبِكَهُ لَهُ لَسْرَلِهِ الْأَحْدَانِ بَلْكَ  
 ایسا ہی جو استمرار کی گئی تھی پریا ختیار کی کھانے کا ذریعہ ایسا بھی تمام ہوا پریا کی کھانے

الْجَوَارِفُ مَعْنَى الْفَرَضِ بِدَلِيلٍ أَرْهَدَهُ الْعِبَادَةُ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ صَاحِبِ الْكِتَابِ  
 اور جو بے سند فرض ہے اسیں اس سے کہیں عبارت ہوں تاکہ  
 وَالشَّرْفِيَّةِ أَيْضًا وَالْوَحْيَيْنِ هُمْ بِمَعْنَى الْفَرَضِ فَالْسَّمِيمُ الْوَجْهُ عَلَى الْمَرْضِ  
 اور شرفاً کے کتبہ باہمی ذکور ہے اور جب کا لفظ اونٹی ہاں فرض کے مضمون ہے اسی جب تک جو فرض  
 لَا يَسْتَقِيمُ الْمَعْنَى بِالْحَسْنَى فِي الْأَصْنَافِ الْمُكَلَّكِ حَيْثُ قَالُوا إِنَّ الْوَجْهَ  
 نَاهِيَّنَّ مَعْنَى شَرْفِيَّتِنَا بِلَامَةِ حَسْنٍ بِهِ اصْوَلُ أَيْضًا كَلَّكِ حَيْثُ قَالُوا إِنَّ الْوَجْهَ  
 مَعْنَاهُ الْعِنْدُ هُمْ أَنْصَارُ الْفَرَضِ لَمَّا قَاتَهُمُ الْفَقِيهُمْ أَيْضًا كَلَّكِ حَيْثُ قَالُوا إِنَّ الْوَجْهَ  
 وَمَا هُوَ إِلَّا مَنْ حَفِظَ كَيْزِرَاتِنَا بِهِ فَرَضَ كَمْ لَمْ يَلْعَمْ فَهُنَّ كَيْزِرَاتِنَا بِهِ فَرَضَ  
 عَلَمْ مَمَادُّ كَلَّكِ الْوَجْهِ هَذَا مَعْنَى الْفَرَضِيَّةِ وَنَقْدُ الْكَلَّكِ الْمُكَلَّكَاتِ  
 بِهِ بِنِيكِ الْأَقْرَبِيَّ بِهِ تَلَوْمُمُهُ وَكَلَّكِ الْوَجْهِ فِي فِرَضِ كَمْ مَنْ شَهِيَّ بِهِ كَمْ قَدْلِ  
 الْمَقْلِدِنَ اَذَالَّتِمَ مَذْهَبَهَا هَلْ فَرَضَ عَلَيْهِ الْسَّمِيمُ الْأَمَامَ لَفَقَالَ الْبَعْضُ  
 جَبَ كَمْ مَادِهِبَتِيَّا خَتَارَكَرَ لَتَوَآ يَا اَوْسِيرَ اَسْتَمَارَ فِرَضَ ہے یا نہیں بھر کوئے یعنی  
 وَهُوَ فَرَضٌ قَالَ بَعْدَهُ جَوَارِفُ عَلَيْهِ الْمُفْضُولُ الْعَمَوْقَالَ الْمَعْضُرُ وَهُوَ مَنْ قَالَ  
 جو مفسول کے تعبیر سے جو اڑکا قائل ہیں یعنی ہے کہتا ہیں ہاں اور کوئی پسند و مفضول کی  
 بِسَجَادَةِ تَقْلِيدِ الْمُفْضُولِ كَإِذْلَافِ فَرَضِ الْأَمَامَ فَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى  
 تنبیہ کے حوالہ کا قائل ہی کہتا ہیں ہیں کہ ذمہ دہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ فرض کر دے  
 وَمَا يَفْخِرُ الْأَنْجَلُ كَمْ كَوْنَ أَهْلَ السَّنَةِ مُتَفَقِّهِنَ عَلَى الْتَّزَامِ  
 اور یہ تو اسدی تعالیٰ نے مکسی پر فرض کیا اسی مدت کی کہی مدد بہ کے وجوہ ازام بر

الْمَلَكُ الْوَاحِدُ يَحْرِفُ الْوَجْهَ كَمَا تَرَكَهُ

جسماً ترک کرنا

ستنقیح ہوئے

مَكْرُوهٌ هَذِهِ بِهِ مَادَلَ عَلَيْهِ مَا قَالَ الْغَرَبَانِيُّ بَلْ هُنَى أَكْلَ

مکروہ تحریکی ہے۔ چنانچہ اسپر امام غزالی کا بہہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ بیر

مُقْتَدِيُّ الْبَيْاعِ مَقْلِدٌ لِّفُكِّ الْعَصْبَى فَإِنْ مُخَالِفَتُهُ مُتَفَقُ عَلَيْهِ

مقتدی کو اپنے محبتہ کا انتباہ ہر ہر جیز میں لازم ہے۔ کیونکہ اوسکی خلافت

عَلَى كَوْنِيهِ مُنْكَرٌ أَيْنَ الْحُصْرَلَى زَانَهُ أَنْتَهُ كَلَامِ رَبِّيْنِ

علام، مین بالاتفاق سنکری ٹرام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

أَعْمَرُ عَلَى إِنْجَطَلَاءِ أَضْرِيدُ عَلَى الْحَطَاءِ بَيْنُوا لَوْجَرُوا حَجَرُوا اللَّهُ

اب عمر ہے خطاب پر یا زید ہے خطاب پر بیان کرو ثواب نکالو اللہ

تعالیٰ فی الدارِ حَمِیْدًا

تعالیٰ ہر دو جہاں میں خرا جیزو یوئی

# مِوَالِهِ لِلْعَرَبِ

مَوْلَاهُمْ مُحَمَّدُ عَلِيٌّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والباقيه للمتقين ولا عذاب الا على الظالمين

تمام حمد و احکام اللہ درود کا خالص لیٹھ ہے اور آخر کو خوبی سلطنت اپنے سرکار دینے اسی اور شہریں ہے غصب کر طالبوں پر

الصلوة والسلام على سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلمه وعلمه

اور درود اور اسلام ناذل ہو و ہمارے سید مصلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور لوسکی خامم اول اور اصحاب

اللَّهُمَّ اهْدِنَا مَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْعِرَانِكَ تَهْدِي مِنْ شَاءُ إِلَى صَرْطَنَقَةٍ

وَبَعْدَ فَقْدَ تَامَّتْ هَذِهِ الْوِسْلَةِ وَمَا جَرِيَ بَيْنَ الْمُتَنَاظِرِيْنَ فِي هَذِهِ

للقائلة فرأيت ما قاله زيداً هو المصوّر الذي لا يُحذى عنه عند أبداً

سویں نے اوس کو جزو یہ کہتا ہے صواب ہا یا ایس کو عقول کی نزدیک اور سے اعلام کیا

لِلْبَارِكَةِ لِتَقَاعِدِ الْجَمِيعِ مِنْ يَعْتَدُ بِالْعِزْمِ عَلَى السُّرُورِ لِلْمُحَسِّنِيَّةِ

داسطہ تفاہ کام ملا، شریعت و سیدھے کے بوجو سعیرین

اَنْ هُنَّ لَهُمْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَكْتَفُوا وَمَا يَرْجِعُ الْأَوْصَالُ إِلَيْهِمْ فَالرَّبُّ  
 اسپر کر جسکو اجتیاد کا رتبہ حاصل نہیں ہے اور کوئی تقدیر بھی لازم ہے اور اس کا حق ہے جو اس ملیندرہ کو  
 الْعِلْمَ بِهِ لَيَكُفَّ وَقَدْ قَالَ قَوْلَانَ الْعَلَامُ الْحَافِظُ السِّيِّدُ قَدِيمُ الْحَمْوَنْتَيْدَ  
 حاصل کری یونکر ہے سکی یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ ناصر حسین نے  
 الْحَقْقَةُ الْكَمَلُ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَرْنَاتِ الْأَنْتَرِيَةِ قَدْ حَوْلَ بِسَكَطَ  
 کر تحقیق کمال بن ہمام کے شاکر دین اور لوگوں کے لوگوں میں کمدت دراز سے  
 الْأَكْتَفِيَادُ مِنْذُ دِهِرٍ حَوْلَ لِفَقْدِ نَسْكِ الْأَطْبَابِ فَإِذَا كَانَ هَذَا فِي مِنْ حَفْظِ  
 اجتیاد کا فرش بیٹ جکا داسٹ کم ہے شرائط اجتیاد کے اور جب حافظ نہ کو کے مدد میں  
 الْمَذْكُورُ فِيمَا بِالْكَوْكَبِ فِي زَمَانِ الَّذِي عَمِّ فِيهِ الْبَحْلُ وَقَلَ الْعَرْفَ وَلَحَوْزَ  
 یہہ حال ہو یہ تجھ کو اس زمانہ میں کیا خیال ہے جس میں جیل بیل رہیں اور عرفان مکر ہو گیا ہی اور اگر  
 لَكُنْ عَلَيْكَ أَنْ تَجْتَهَدَ لِعَظِيمِ الْحَطَبِ وَاسْعِ الْخَرْفَ وَعَمِ الْقَرْدَ وَطَمَ الْبَلَأَ  
 ہماری علم کو چاہئے ہو تو جتھا کی کمی تو دشوار ہو جاؤ اور فرماتا ڈالن ہو جاؤ اور ضرر بیل جاؤ اور بالآخر میں  
 وَقَالَ لَكُلُّ بَرَائِيَّ وَتَهْوِيَّهٖ وَفَتَهْمَهٖ لِلْجَامِدِ وَذَهَنِ الْمَخَامِدِ وَغَرْضِهِ  
 اور ہماری کمی ابھی رہی اور ہوس کی راہ میں اور لپٹنے فہرستہ اور ذہن میں نور اور غرض  
 الْفَارِسِ لِلصَّلَاتِ الْأَحْكَامِ لِلتَّضْبِطِ وَالْتَّرَاقِعِ وَالْتَّرَاعِ لَا يَنْقَطِعُ حَمَّا هُوَ  
 ناس سے عکر باری اور احکام ہرگز نصیبت نہیں اور مقدمہ اسی اور خصوصت نام ہو جائے اسی سے  
 الْأَخْرَعُ لِلأَلَارِ الْأَعْنَدِ لِلْمَرْجِعِ لِلْجَمِيلِ الْأَنْكَارِ لِلْأَرْتَهِ لِلْكَافِرِ الْأَنْكَارِ  
 حال ہے ملک ہندوستان میں بسی بعضی لیبر جاہلوں کے ہماری جو کوشش مانگوں کی ہیں

مِنَ التَّكْبِيرِ وَحْقُ الْعُلَمَاءِ الْأَرْبَعَةُ الْأَعْلَامُ وَادْعَاهُمُ الْجِهَادُ الَّذِي دَوْنَتْ  
کہ جا رون عسما بزرگ کے باب میں کلام کرتے ہیں جو بدوں اوسی کی  
حرث القتلہ فالا تو بعلۃ الطائفة العزیز والردع والخذل یمن ایک ہے  
کل شیخ سوتی میں سوسکرہ دستے تغیر اور پھر کی اور ہمکی سزا اور ہم کی اخات باغ نہ  
وَيَسْعَى وَلَا إِلَّا مَوْلَهُ صَنَاعُهُ فَكَلَّهُ كَمْلًا لِجَوْلِ تغْرِيْبِهِمُ التَّعْزِيزُ الْمُلِيقُ وَهُ  
او راول الامر بر خدا یعنی او کھانوار بچند کرم انکی طبی تغیر دینی واجب ہے اور نہ  
حُولَّ لَا قُوَّةَ لِلَّهِ الْعَظِيمِ وَهُنَّ حَسْبُنَا وَلَمْ يَكُنْ لَّوْكِنْ فَاللَّهُ يَعْلَمُهُ وَأَمْ  
پہننا آنہ سے اور نہ غوت عجلت کی مکار میں خیطہ اور وہ بکو کافی ہے اور اجہاد و مدار ذکر کی یہ تقریر یعنی  
بِرْقَةِ مُحَمَّدٍ السَّرِيعَةِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ حَمْزَةٌ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ سَلَحٌ الْحَرْقَفِيُّ مَفْتُحٌ  
اور ہمکی لکھنئی کی اجازت و خادم شریعت اور سراج عبد الرحمن بن عبد العزیز حملہ  
مَكَلَةَ الْمُشْفِقِ فِي حَلَّةٍ كَانَ اللَّهُ لَهُمْ لَحَارِمٌ الْمُصْرِلِيُّ مَسِيلًا  
جواہر کی مشوف کامپنی ہی  
حوار صلوہ اور سلام کرتے ہوئے  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ عَلَى سَيِّدِ الْمُحْمَّدِ وَعَلَى الْأَلْوَهِ وَصَاحِبِهِ السَّلَّيْرِ  
نامہ مسید اسد کو جو اکیلا ہی اور وہ اسلام نا زل ہو بیمار سید محمد سالم براو اسکی الیاد صفا براو بیرون ہو اسکی  
فَهُنَّمُلِئُكُ اللَّهُمَّ اسْأَلُكَ لِهَدَايَةَ الْمُضْطَوِّ قَدْ تَامَّتْ هَذِهِ الرِّسَالَةُ  
رسنہ پڑھیں بعد ایک آنکھ میں جسی مسوکی پہاڑتے چاہتا ہوں میں اس رسالہ کو  
دیکھ رہا تھا اس طرح من مقالہ ہم تا ملت مَا اجَارَكَهُ مِنْ امْقَاتٍ اَلْ  
اور شاطرین کی کشمکش کو غرب تامل کیا پہر میں نے سولانا ماضی اسلام کے جواب کو خود کیا

فَرَأَيْتَهُ مَحْبَلَهُ هُوَ الْعَمَدَةُ عِنْدَ الْعَلَمَاءِ الْعَالَمُ وَهُوَ الصَّوْلَ الَّذِي يَعْوَلُ

تو اونکی جواب ہی کو علماء علام کے نزدیک مددہ اور سواب بایا جس پر اعتماد ہے

عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ عِنْدَ الْإِشْتِبَاهِ إِلَيْهِ فَعَلَىٰ وَلَاَةِ الْأَمْوَالِ ثَبَتَ اللَّهُ لَهُمْ

اور شبیر پر تو اودہ راجعت کی جاؤ سوسن کے حاکموں پر اللہ اونکی دین کے

قَوْاعِدَ الْإِيمَانِ وَقَمَعَ نِهَمَ الْمُبْتَدَعَةِ وَالْمُلْحَدَيْنَ لِغَرْرِ وَأَمْنِ حِيرَانِ حِلَانِ

تو اعد قائم کہی اور اونکی بھی بد عقی اور بعد او کوں کچ کئی کری لیا نہم ہی جو خدا کی رحمت پر ہے میں اپنے سے

الْأَرْثَمَدَلِ الْأَرْبَعَةِ الْمُجْتَدِيَّنِ وَيَعْدِلُ بِمَا يَسْخَفُهُ لِمِنَ الْعَذَابِ الْمُهْمَدِينَ

باہر قدم کہی او سکو تغیر دین اور او سکو سنگھر دین اور سکے لائق دلت کا عذاب

وَاللَّهُ الْمَوْفُورُ لِلصَّوْلِ وَإِلَيْهِ الْمَنْجَحُ وَالْمَارُ وَصَلَوَ اللَّهُ عَلَى سَبِيلِ الْمُحِيدِ وَعَلَىٰ

اور اللہ صوکے توفیق دینی دل الکار اور اسکی طرف نہ رکشت اور یہ حکم اور درود موالہ کا ہمارا سروار محمد صلعم بر اور

اللَّهُ وَصَحِيلَهُ وَسَمَّ قَالَهُ بِفَهْيَهُ وَكَتَبَهُ بِقَلْمَلَهُ لَكَشِيلَ الدَّارِ وَلَهُ الْأَمْرُ خَلِدُ

آل اور اصحاب بر اور سلام یہہ تقریباً انی زبان اور سکو لکھا ابی ہائے سکھار خادم

طَلَبَتُ الْعِلْمَ بِالْمَسْجِدِ الْكَرَامِ اَمْرَتُ بِحُرْبِكَ الْعَفْرَانِ اَحْمَدُ بْنُ زَيْنِي دِحْلَانِ

طلبا علم نے سعد حرام میں جو بنے رب سے ایسید منفترست کہاںی احمد بن زینی دصلان

مَفْتِي الشَّافِعِيَّةِ مَكْلِمَ الْجَمِيعِ تَعْنَفَكَ اللَّهُ وَرَوَالَدِيَّهُ وَاسْتَاذَهُ وَجَوَهِهِ

معنے شافعیہ مذہبی کے شریفین اللہ جعلی سکرا اور کے والدین کو اور استاذ کو اور جیسا یوں

وَمُجْبِيَّ الْمُسْلِمِيَّنَ اَصْبَرَهُ دِحْلَانَ

اور سلام دوستون کو آمین

لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت خوبیاں رحمت والا ہے

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سوله محمد وآله وآل بيته

نام حمد اللہ کے ہی جو پروردگار خالیہ کا ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد ہیں اور اونسکے آل

وَصِيمَهَا لَهُ لِذِرْ وَبَعْدَ فَلَمَّا طَالَتْ هَذِهِ الرِّسَالَةُ مِنْ أَوْلَى أَخْرَهَا

اور اصحابِ بُشْر جو دریج کے نادی ہیں۔ اسکی جگہ بیان نہ یہ سالہ نام اول سے آخر تک

طُفَّاطُلْقًا وَوَجَنْ لِحْمَكَ الْذِي أَسْمَىَتْ عَلَيْهِ مَحَاجَةً وَمَوْافِقَ الْقُرْآنِ

تھوڑا تھوڑا ٹہا اور میں وہ حکم جو ادسمین مذکور ہے حق حق اور قرآن اور کسی موافق

الازهر والحدائق الكبيرة والاجماع الا خلهم والقياس لا شهر ولا مفر من ثبت

اور حدیث فراز اور احادیث باک اور قسم سیاست کے مطابق بامانگستہ کو تقدیر کریں۔ حکم

فِي التَّقْرِيرِ وَمُجْمَعِ الْمُؤْمِنِينَ لِلخَارِجِ وَلَا يَحْوِمُ حَوْلَهُ

علاقہ شہریتیے اور لکھنؤ میں اسکے مدد کرنا چاہتا تھا اور زیر دست ملکہ کا مستقیم علیہ اور اوس پر کوئی رونم

شَرْكَةٍ وَشَرْكَةٍ مُلْظَّةٍ وَتَحْمِلُ زُرْقَهُ قَدْ يَصْحَّهُ أَنَّ الْفَقْرَرَارَ أَقْدَمَ الْعَدْلَ

شکل اور شبیه ہو سکتا ہے اور نہ غلط اور سختین اور بیچھائی تو میں امکنی سخت کا قابل ہوا میں خفیہ عملاء کی خاکہ پا

المسكين الجن احمد العجمي الغستاني ام كلثوم عبد العالى سلوك السليمانى و

سینکڑیں احمد شاہ بار و خشتانی کی سلیمانی مدرسہ کا درس

عَمِّتْكَ رُزْقُكَ وَعَمِّلْتَنَا وَأَغْفَلْنَا وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَمَحْمُودٌ مُنْبَحِرٌ لَهُ وَلِيْرَبِّ الْحَرَبِ (الْإِيجَاحُ)

اور پرکرو اکیم جسکو علیز بادنے والا جکو خیر کے اور سماں کو والدگی کے ارتکام موسیٰ بن علی اور محمدؐ کو

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من نهى بعده لا اما بعد فقل لطاعت

نام مدد واطلي اللهم جو الکیل اے اور درود سلام اوسی ہوں پر جسکے بعد نبی نہیں ہے پھر اسکے بعد کہ میں

علم هذہ الرسالۃ و تاملت جو کافیۃ الاسلام فوجہ حقاہ رسمیہ و لاش

اس رسالہ کو دیکھا اور یقینی اسلام کے جواب میں شامل کیا تو یہ اسکو حق با یا اوتھیں پڑھیں

یعتریلیم هادی لاکھا رساد کا معاکہ هاں لریخ و الصاد فعلی وہ کذا امرو

پنکھتوں کی یادی ہے اور کچھ اور فاد والوں کی نیچ کرن ہے سو شر عی حاکوون بر

صاخہ اللہ لنا و له ملا جو ان یغزی و امر العذاب ف الدیز و حرج علیہ باع

ہمارا اور اونکا اجر و خند کریمہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر احادیث جیکر مید کرے اور ائمہ

الائمه لا اربعۃ المحبۃ ذی القیمة لا جعلنا اممن اتبع همو لا و سلک نیں

محمدین کے اتباع سے باہر ہو جاؤ اسکو سزا دیوں الہی ہمکو اونیں شر کیتے کہ تو یعنی ہوا جو من

الشیطان فاعل کتبہ حسین بن ابی ہبیم مفتی الملکیہ تسلک اللہ صمیل

او شیطان کا مہلہ پڑھیا اسکو بھکایا یہ سین براہم ماں کی ہے ھر منی کے شر فیں کہا

## مصلیلیاً مسلمًا حامدًا تقریب

صلوة اور سلام کرتے ہوئے

لیس اللہ الکریم الحریم الحمد للہ العالی لیلیز کے لذت علیک اصلہ طاعت علی

شرح ادھن نام سی جزوی بات ہر یا حمد وال تمام حمد دستی بروکا عالمیں ہے الہی جو علم زیادہ کہ میں

ھذہ النبلۃ اللطیفۃ روایت ما افتخر به من حامل لیلیز کی مسلطۃ الاعظیر

اس مختصر طیفہ پڑھو۔ اور میں قسوی سولانا امام عظیم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

ابو حیفہ و مکتبہ مولانا العلامہ شا فیض مصطفیٰ ہلہم الشریف سارخ

اور کلمہ ہوا مولانا علامہ شا فیض مصطفیٰ ہلہم الشریف سارخ

و ما سطرا العلامہ مختارنا مکتبہ سالارکو اقوام المسالک مفتی مسیح

اور کلمہ ہوا علامہ ناسک چنہ والی راست زین رستہ سفے نہ بہام

دار الحجۃ امام الائی فرمایہ ہو جو صریح ہو مذہبین اعلان

دار الحجۃ امام الائی فرمایہ ہو جو صریح ہو مذہبین اعلان

قال فی الغایہ و تیغیرات ان تقیید لا حمل لا حمل لا ربع تیغیرات خطف

غاٹتہ میں کہتا ہے اب جارون امام میں سے ایک کی تقیید متین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ ہے

غیرہ ولنگر للتقیید بینادی مرحوم کاظمی اولہ یا التقیید شرک

اور سکر تقیید کا دور سے بکارتا ہے اور سنکر کا بھرہ قول کہ تقیید شرک ہے

واسطہ لا لله عالم لا کو ولا حمل کلام مفتر و قل جیش فوج

اور اوسکی سند آتی اور حدیث پڑنا افترے اور نا اک بات ہے سو اوسکی

قمعہ وزیر حلا و رد عذر ام تکر اللہ ہمنہ ولا فہر کل عقوبة کال اللہ

زیع کنی اور زجر اور دفع و جب ہے اگر اونکے طاقت ہی اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

و هم حسینا و نعم الوکیل کتبہ الحقیقت محمد بن عبد اللہ بن سعید مفتی الحنابلہ

اور وہ ہم کو کافی ہے اور ایجاد نہ دار اوسکر کلمہ سعید بن عبد الداہ بن محمد بن سعید مفتی نے



عمر کے المسئ فرمادا مصلیا مسیح

کلمہ شفہ میں محمد اور سلوہ اور سلام کہتے ہوئے

لِسَمْ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْكَمْلَلِهِ وَحْدَهُ زَبَرْ دَلْ عَلِيُّ الْجَوَانِ الْمُعْنَقُ

شروع اکد نامہ ہی جو نہایت مہر مان رحمہ دللا تمام حمد و سطی بیگانہ کی ہی اکھی بھکر علم زیادہ گ جواب بھوکجے موافق

**لِلصَّفَرِ هُوَ أَجَارٌ يَهْدِي عَلَيْهِ الْأَسْلَمُ مَفَاتِي لِلْبَلَادِ الْحَرَامِ مَرْجُعٌ لِلْأَنْزَالِ**

**بہرہ جو علام اسلام کو کسے سفیروں نے دبا ہی جو کہ خلفت کا مارجع**

**مَقْصِدُ الْخَاصِّ وَالْعَلَامَيْدَلَلِهِ بِعِمَّالِنَ وَهَذِهِ بَهْرَى لِهِمُ الْمُسْلِمِينَ**

اد ر خاص اور عام کا مقصد ہی اسے اونٹی سب سے دین کی تائید کرے اور اونٹی ہدایت سی سلسلہ یون پکھدہ ہے

وَاللَّهُمَّ سَبِّحْنَاهُ وَتَعَالَى الْمُوْرَقَّةُ كَتَبَهُ الْمَقْصُورُ رَاجِحُ الْفَيْضِ الْوَهْبِيُّ

فان لي نوره منه  
محمد

اور اللہ جانہ تو تکمیل تقویت دینی والا ہی اوس کو لہا تعمیر اور فرض وہ سی کی مسید وار

مَنْ حَمِلَ الْكِتَابَ لِخَفْيٍ مُّدْرِسًا بِالْمَسْجِدِ لَهُ أَعْفُ عَنْهُ مِنْهُ أَبْيَانٌ

محمد کتبی خفی نے جو سجد الحرام میں مدرس ہے

لَهُمْ أَن يَقُولُوا إِنَّا نَحْنُ مَنْعَلُ الْأَسْلَامِ الْمُحَقِّقِ

تمار حمد و سلطان کے ہی الہی میں سوکب ہمایت بھاہا ہوں جو کہ سلام سفتیوں اور علماء، محققین نے جو شی

الْعَلَمُ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يَجِدُهُ الْمُعْبَرُ إِلَيْهِ وَالْتَّحْقِيقُ الَّذِي يَعْنِي الْمُتَعَوِّلَ

یہ ہی خیجہ کے طرف رجوع کرنا وہ جب تک ہے اور وہ حقیقی ہے کہ پرہرو سرکار ناچاہتی

عَلَيْكَ وَارْهَنْدَ الرِّسَالَةِ قَدْ أَشْتَمَكَ عَلَى الْأَدْلَلَةِ وَأَخْسَحَهُ وَأَجْعَلَهُ لَفَاضَتْ

اور عیشک سری مالکہ عنین دلائل واضح اور جمیعن عمالہ عن

اصنافه تبعاً شموع المحقق و اشرقت عليهما لوكل فالتقيق سعيد صور

اس سر صحیقہ کی آفتاب روشن مولیٰ اور اسپر زندگی کے سلیمان حکماء نے تلواریں

**أَنْجَحُ الْقَطْرِيَّةِ عَلَى عَقَاءِ الْمُحْدِثِينَ وَهُنَّ شَهِيدُهَا شَيَاطِينُ الْمُبَطَّلِينَ فِي زَمَانِ**

قططه دلائل کی خدین کی عقاید پر نشکہ بھی ہوئی ہیں اور اسکی روشنی نے سلطنت بیانون کو بیکار دیا ہے

**اللَّهُ مَوْلَفُهَا عَزَّ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ قَدْ أَجْيَادَهُمْ قَلَّا تَدْلِيَتُ النُّعَمَ وَنَصَرَهُمْ**

اسکے مؤلف کو اللہ تعالیٰ سب میانوں کی طرف سے جزا خیر دی کیونکہ اسی مسلمانوں کی کروں میں یافتہ اور نصرت میں کے

**بِمَا حَكَمَ لَهُمْ مِنْ حُكْمٍ هَذَا التَّالِيفُ الَّذِي عَلَى تَرْبِيفِ مَقَالَةِ الْخَصِّيْمِ حَلَّمُ وَسَأَلَ**

اپنے دوسری میں اسکے حکم دلائل سے اضافہ کیا ہے خاصم کی قول کی تضعیف بر حاکم ہے اور اللہ تعالیٰ

**اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ يَعِظُنَا مِنَ الرَّيْغِ وَالضَّلَالِ وَإِنْ يَسِّرْ لَنَا كُلُّ بَنَاطِرِيْعَ الْأَنْعَامِ**

کہ ہم کو کچھ اور گمراہی سے باز رکھی اور ہم کو اہل کمال کی راہ چلا دے

**أَهْلُ الْكَمَالِ وَاللَّهُ الْمَوْلَوُ لِلصَّافِحِ وَالْبَيْهِ الْمَنْجِ وَالْمَابِ كَتَبَ لَهُ الْأَحْمَى عَفْوَارِيْمِ**

اور ادیو نیقہ بنی والہی صوابی اور اوسی سیطیف بازگشت اور ہر ناہی اسکو ابید و اخیش

**ذِلِّيْلَ عَبْدُ الْحَمْزَيْنِ عَمَّا جَمَّ الْمَدِّسِ بِالْمَسْجِلِ حَمَّا مَغْفِرَةُ اللَّهِ لَهُ وَأَهْلُ**

ذو الحلال عبد الرحمن بن عثمان جمال مدینتے جو سید جامی اور

**لَوَالدِّيْلَ وَلَحَسْنَ الْيَوْمَ وَالْيَمِّ**

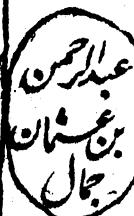
او سکو الدین کی غفرت کی را در آننا اور اسکا بہادری

**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَحَ صَدْرَنَا بِالْإِسْلَامِ وَطَرَحَ عَنْنَا لِلْإِسْتِغْفارِ**

تمام حدود ہے اسکے بعد جسے پہلے سینے اسلام سے دو رانی کئے اور ہم سے استغفار کرنے سے

**أَعْتَدَاهُ الْأَتْهَمَ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمُظْلِلِ بِالْعَلَمِ وَعَلَى**

کما ہر ہوں کی کو دو کڑی اور اسلام ہسکے سبھ پر جگانہم جھوٹے ہوں پر ابر کا سایہ ہوا اور اونکی



إِلَهُ وَاصْحَابِ الْكَرَامَةِ مَا بَعْدَ اطْلَعْتُ عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَمَا أَجَابَكُهُ

اور اگر اس خاتمہ کی پڑھنے کے بعد اسکی پہلی بیکار میں اکسل مالہ ہے اور بلد جسٹیس ام یعنی کمک کے متفقین کے جو اب سلطنت ہوا

**مَفَاتِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَوْقَتْ عَلَى الْمُفْظَّلِ الْجَزِيلِ وَالْقَوْلِ الْمُفْصِيلِ وَسَرَحَتْ**

سومن اوسکی عمدہ عبارت اور قول فیصل سے واقع ہوا اور اپنی اکھیوں سے

طريق في روضة سقاها وأبل الأدبار طلاق السحاب وجلته الصبا

اوں بانغ میں سیر کی جو ادب کی بارش سے سیرا بہ ہے اب کی شبیم سے نہیں سوا کوئی مینے ایسا صواب ہا۔

الَّذِي يُجْعِلُ الرَّجُوعَ إِلَيْهِ وَالْمُحْسِنُ الَّذِي يَبْنِي عَوْنَىٰ عَلَيْهِ إِذَا أَخْرَجَهُ

بے کنٹ طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ خبیثی پاٹی جس پر بہر و سکھ مسٹرا وارد ہے جب ہوا ظاہر

الصواف الـ دعـة فـإنكـ حـلـمـاـذـقـتـ الصـوـافـ وـحـلـ لـهـ عـالـ حـفـارـ يـرـدـأـ

ہو چکے تو جس صواب کو جھکا اوسکے خنکے دانتون پر بادی لگا

كَبُرُ الْمُكَحِّلُونَ صَفَا وَطَابَ وَلَيْسَ بِنَحْنٍ كَمَرْلَمْ يَبْلِي الْخَطَافُ لِلْكَوْنَ

جیسے خنکی پانی کی جب سماں اور پاکنہ ہوتا ہے اور رہ حاکم ہنرن ہے جو اوسی دیر انگری آیا حکومت ہنرن کی

أوصيكم في الله خير أجمعين وشكراً منكم السبع والصغير والكبير لهم

امروز کے طرف سے جزا خودی اتوں سمی اور صنمکھت بر سکوئر کری اور اونٹی

الدين وهذا يهم المسلمين كثيراً فقرأه الملك عبد الله بن عبد الرحمن

رسی و عزیز ترین اور مسلمانوں کو یہ تسلیک کر کے خوف نشان ہے ٹرمی حاجت مند مالک الملک عبدالرحمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّمَا الْمُنْذَرُ مَنْ يَتَّخِذُ إِلَهًا مِنْ دُرُجَاتِنَا فَأَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ وَعَفْوَنَا بِمَا لَمْ يَعْلَمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بیو خادم افضل ہے کے مدرسے نے لکھا کہ اس کو سکونت گھر محفوظ کریں۔ اسے اپنے بیو کے لئے اپنے بیو کے لئے اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ هَدِّنِي لِلصَّرِيبِ وَجِئْنِي بِهِ فِي هَذَا الْعَصْرِ فَلَا يُؤْمِنُ

اس زمان میں تقدیر

اگرے صواب کی ہدایت

وَلَخِدِيزَ الْأَمَمَ تَلَاقَ عَلَيْهِ فِي فَرْعَوْنَ الدَّارِنَذِلَّا يُوجَدُ مِنْ فِيهِ أَهْلِيَّةَ الْإِعْتَدَادِ

کسے ایک کی جا رون ائمہ میں سے فرعوں دین میں واجب ہے اسلامی کرایا شخص جب مظلوم اجتہاد کا ہوں

الْمَظْلُومُ وَانْجَلَالَ لِتَسْبِيْقِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا أَدْعَى الْجِهَادُ الْمَظْلُومُ نَارَ عَلَيْهِ أَهْلُ

نَارِ بِأَيْمَانِهِ كَيْوَنَكَهْ جَهَالَ الدِّينِ بِوَطْلِي بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى نَيْنَجَبْ مَظْلُومُ کیا توادِ عَبْدِ رَکْوَنِ اوی

عَصَرَهُ وَقَالُوا تَمَازِنَتْ فِيْهِمْ لِلْإِعْتَدَادِ أَمْ طَلَقاً فِيْخَرْجِ لَنَا يَهَهْ فِيْحَلَمْ كَاهَانَ

اور اوسی کہاگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسے حکم میں ایک آیت نکال دی جیسے

الْأَكْمَامُ لِلشَّدَّادِ رَحْمَوْنَ اللَّهِ تَعَالَى مَعْنَى يَخْرُجُ فَتَعْلَمُهُمْ مَمْحُولِيَّةَ عَلَيْهِمْ قَائِمَهُ

امام شافعی رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سو اس سخنے باوجود قدرت کامل دربلندی اور مرتبہ

وَنَشِئُ شَرَاعِهِ وَقَالَ لَنِي مَشْغُولٌ بِمَا هُوَ أَهْمَمُ فَإِذَا نَزَعْ حَافِظَ عَصَرَهُ فَذَلِكَ

لیٹ پھل کیا اور کہا جھوکو اسے زیادہ ضرور لگے ہیں جبکہ ان لوگوں نے اپنی عہد حافظ اجتہاد

فَمَا بِالْكَبِيْرِ مِنْ بَحْلَلَةِ الَّذِينَ يَتَحَلَّلُونَ فَمَنْ كَانَ اللَّهَ تَعَالَى وَسَنَةُ نَبِيِّهِ صَلَّى

تراتیج کی ہوتے اب بھی کوئی جانل گروہ میں کیا جائیں ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ عَلَى اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ وَرَحْمَةِ أَهْمَمِهِمْ وَهُوَ أَهْمَمُهُمْ أَوْ لِيْكَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأَخْرَقِ مِنْ

الله علیہ السلام و مسلم اور دین میں ایسی رائی اور ہوا ہوں را اسی کلام کرتے ہیں پس کروہ اکٹھا خڑت بیز

وَعَلَيْهِمْ غَضِيبُ الْجَنَّاتِ الْعَلَاقِ فَهُمْ كَلَّا بَأَهْلِ النَّارِ كَافِ الصَّحِيفَ الْمُخْتَارِ وَلَا حَوْلَ

را بِغَزَّادِ الْعَنْسَبِ سَبِّهِ اور ہے لوگ دندر تکھی کہ ہیں جانچر حدیث سیم خوار میں آیا ہے اور نہ طاقت

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ إِذَا عَلِمَ ذَلِكَ تَعْلَمُ هُنَّ مَا جَاءَتْهُمْ هُنَّ لَا يَرْجِعُونَ

پہنچنا ہے نہ طاقتِ عجائب کی مگر اور تریزگ سی جب تو یہ سمجھ جاؤ سمجھ لے کر جوابِ عن علم رکھی

العلماء من تأسد بهذه رسالة هو حال الذي يحمل مصادر إليه والصواب

بیغناختا مید سخنون برآلم کی وده ایسا ہی حق ہی کہ او سکی طرف پہننا وجہ ہے اور ایسا سوچنے

الذى لا يُعول في المشكك به عليه وعلوه كلامه الامور حصننا الله يدعنا

کامنکلات میں بجز اوسکے کہیں بہرہ سا ہمین اور حکماں شرع کو خدا اونکا اور ہمارا ثواب دو جند کرے۔

لهم الصواب و لا الجواب يقمع امن خالق ففي هذه الرسالة المؤيدة بغير

لازم ہے کہ جو طاہ اوکھا عروادالین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور پرہان سے موید ہے

البرهان المقرر نية لقطع الجحود والتبيان أن يضطر واهو  
كما ملحد

اور نسلخ دلائل اور بیان سے معقولی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ محدثین کو

**الخوازير عن الجادة إلى الأشجار المسدّى وان ينبع لهم ان يتغدوهوا بخلاف ما**

جو راہ مستقیم سے لکھ کر ظاہر ہجی میں پڑے ہیں لا جا کر دمی اور اونکو روک دین کم برخلاف

وَهَذِهِ الرِّسْالَةُ أَوْيَنْطَقُوا بِكُلِّ مِرْكَزٍ لِأَمْ أَهْلِ الْزَّيْغِ وَالصَّنَلَلِ الْعَتْقِيِّ

اس سال کے بک ماریں یا ہل زین  
اور ضلال کے سے بات نہیں کھابیں یا ہل

**يَدْخُلُ فِي عَمَّوْهُ مَا عَلِيَّهُ جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ أَفْطَرَهُ حَقُّهُ وَنَّانَ وَلَمْهُ لِلَّهِ رَبِّ**

راہ جیسی مسلمانوں کی اختیار کریں اور بیشک حق ظاہر اور دشمن ہو جائے ۔ اور حمدہ اللہ علیہ

الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٌ خَلَقَ لِلنَّبِيِّ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُحَاجِّ لِلَّهِ رَبِّكَ

العالميہ اور درود المدک چارے سردار محمد خاقم الانبیاء اور مسلمین پر اور عصیانیہ المسارب

الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْضَمَا يَصْمِعُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

العالیمین کے اور باکی کرنے والے رب حضرت والی کے اون دو صفاتیں سے جو بیان کرنی ہیں وہ سلام ہو جو یعنی مسلمین

رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ لَهُ يَقْهِمُهُ وَرَسَمَ لَهُ يَقْلِمَهُ أَسْيَرَ لِزَلَّاتِ وَالْمَسَارِيِّ أَحْمَدَ بْنَ الْمَخْرُومَ

العالیمین کے یہ تقریب زبانی اور تحریر قلمی مبتلا لغتش اور گناہ احمد بن مرحوم

السید عبد الرحمن النحوی حفاظہ اللہ علیہ *بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ*

عبد الرحمن النحوی کے

سُبْحَانَ رَبِّ الْأَمَّا لَعْلَمَنَا حَمْلَكَ يَامِنَ وَفَقْتَنَا لِإِتْبَاعِ

پرسہ پاکی کرتے ہیں ہم کو کچھ علم نہیں سوا اوسکے جو تو فی ہمود یا ہمکو حداہے اسی وہ داد کہ ہم کو اللہ مجتبیں کی

جَعْلَنَا الْأَمَّمَةَ وَشَكَرَ الْكَبَّانَ جَعَلْنَا مِنَ الْفَرَقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

ایتابع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہم کو اس دن کی فرقہ ناجیہ میں داخل کیا

وَصَلَوةُ وَسَلَامٌ عَلَى مَنِ ارْسَلْنَا مِنْ رَّحْمَتِهِ لِلْعَالَمِينَ وَعَلَى إِلَهٍ وَاصْدِرَابِهِ

اور درود اور سلام اور سپر جسکو تو نے وہ سطہ رحمت عالم کے پہنچا اور اوسکی آل اور اصحاب پر

الْمَمْتَحَنَةِ الَّذِيْنَ امْتَعَدُ وَقَدْ تَامَلَتْ هَذِهِ الرِّسَالَةُ مَعَهُ اسْتَهْلَكَتْ عَلَيْهِ مِنْ

وجودین کے امام، مین بھدا اوسکے میں نے اسی رسالہ کو مدد جواب سوال کے

السُّؤَالِ وَالْجَارِ فَمَادِرِيْنَ عَمَرٌ وَزَيْدٌ مِنَ الْمَحَاوِرَةِ وَالنِّطَاطِ وَوَقْتِ

جو اسیں ہے خوب بخوبی دیکھا اور جو کوئی اور اوزیر میں محاورہ اور خطاب رائیج ہو اور جو جو

حَلَّمَ اجَارَ بِلِحْمِهِ بَيْنَ الْعِنَمَ كَالْكَرَامَ وَأَمْمَةَ الْهَدَى وَالْإِسْلَامِ سَلَكَ اللَّهُ

حابب ہمارے مولا اور وہیں اسلام کے بزرگ اماموں کے شرفیف نے وہی ایں

**السَّرَّاْمْ فَوْجِدَ لَهُ الْحَقُّ الَّذِي يَعْوَلُ إِلَّا عَلَيْهِ وَالْحَقِيقَةُ الَّذِي كَانَ مُحْكَمَ**

مُحْكَمَ كَمْ كَمْ سُورَيْنَ تَرَى وَهُنَى اسْتَاحِنْ بَا دَكَرْ او سَمَى بِرَبِّهِ دَسَّهَ اور اسْتَسَهْ صَمَمْ دَنَى كَمَ او

**سَمَّهُ حَلَّا لِأَلْيَهْ فَمُهْبَتْ حَسَنَدَ لِجَهَنَّمَ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ فَيْلَهْ أَهْلَيَهْ لِأَجْتَهَدَ**

او طرفِ خَاجَزَهْ نَهَنَنَ هَنَنَ سَوْجَهْ رَكَبْ زَرَدَ يَكَبْ يَهِي جَوَابْ وَاجِبَهْ هَيْ كَمْ جَهَادْ

**الْمُطْلُقُ تَقْلِيدُ وَاحْدَتُ الْأَرْبَعَةِ فِي الْأَحْكَامِ الْفَرْعَيْرَةِ مِنْجَ مِنْ عَهْدَةِ**

مَطْلَنْ كَمْ لِيَاقَتْ نَهَنَنَ هَنَنَ او سَكُو احْكَامَ فَرَسَهَ مِنْ چَارَوْنَ مِنْ سَهَ كَسَهَ ایکَ کِلَيْدَهْ

**الشَّكْلِيْفُ تَقْلِيدُ اَهْمَمْ شَاءَ فَاضْلَأَكَنَّ او مَفْضُلَهْ حَيَّا او كَارَبِيتَ**

کَسَهَ ایکَ کِلَيْدَهْ مِنْ تَلَيْيَهْ ذَرَهْ اَرْجَيْهْ بِرَبِّهِ هَوْجَانَاهِي خَابْ هَرْ مَلْهُوبْ زَنَهْ هَرْ با مرَدَهْ

**لِتَقْلِيدِ قَوْلَهِ لِأَلْمَذَهْ بَلْ تَمُوتْ بَعْدَ اَصْحَاحِ اَحَادِيْهِ قَالَهُ لِلْسَّارِعِ فَعَوْضَنِي لِلَّهِ**

اسْتَهَ مَرَدَهْ كَافُولْ بَافِي رَهْتَاهِي کِبُوكَهْ بَذَهَبْ اَلْ کِرْنَهْ سَهَنَهْ سَهَنَهْ مَرْجَانَهْ اَهَامْ شَافِي هَرْ فَرَاهِزَهْ

**وَالْأَصْلُ قَهْدَنَهْ قَوْلَهِ تَعَافَ فَاسْتَلُو اَهْلَ الْمَدْكَرِ لَازَكَهْ لَا تَعْلَمُ فَاقِبَ**

او سَنْدَهْ اَسْكَنَهْ اَبْتَهِي هَسْ بُوْجَهْ لَوْيَا دَرْكَهْ دَالَهْ سَهَ اَگْرَمْ نَهَنَنَ جَانَتِي اَبْلَدَهْ

**السَّوْلُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْلَمْ وَذَلِكَ تَقْلِيدُ الْعَرَالِهِ شَمْ لَبَدَ مَنْ كَوْنَهْ يَعْقُدُ ذَلِكَ**

ان جَانَ کِیوْ سَلِیْوَجَهْ لِینَادَهْ جَبَهْ کِیا او رِیْسِیْ عَالَمَ کِیْ تَقْلِيدَهْ بِهِ مَزَدَوْهِی کَهْ دَهْ بَخْصَ او سَسَ

**الْمَذَهَبُ اَرْجَحُ مُعْبَرَهْ اَوْ مَسَادِيْلَهْ وَانْكَانَهْ وَنَفْسِ الْاَهْمَرْ صَرْجَوْهْ وَقَدْ لَعْقَدَهْ**

نَهَبَهْ او اَرْبَهْ بَهْرَفَالَّبْ يَكَرْ بَرْ جَانَتَاهِرْ اَگْرَبَهْ دَنَعَهِنَ دَهْ بَخْلَبْ هَوْ او رِسْهَرَ اَیکَ

**الْجَمَعُ عَلَى مَنْ قَدَلَ فِي الْمَفْرُوعِ وَسَارَ مَلَلَ لِأَجْتَهَدَ وَاحْدَلَهْ هَوْهَهْ لَدَرْ بَعْرَ**

اجْمَعْ مَنْعَدَهْ بِرْ جَهَانَهِي کَرْ جَهَسْ فَرْمَعْ او رِجَهَادَهِي سَهَلَهِ مِنْ چَارَوْنَ سَهَ کَسَهَ اَسْکَلَ

لقد تغير صبط حذر هب و بوق الشفط ولا تقدر الموارج بغير معرفة المكابر

من هب کے ضبط نہ ہب سی برخات شروط اور اتفاق موافق تقدیر اختیار کری تو وہ امین تقدید ہیں

فیما قد فیه ولأجحاد المطلق قل لقطع من حوال الشکاریتی وادعی الجلال

اور اجتہاد مطلق تین سو برس سے منظم ہو جائے اور جلال الدین

المسیح نقائد الای آخر الزمان مستکدلو حمدیت بیعت اللہ علی راسکل

سیون دھوی کیا تھا کہ اجتہاد آخر زمان تک باقی رہے کا احمد ہے استدال کر کے الشعاب رحمۃ

رمائیت سعیہ مزیج کو بعد الامم کو امر دنھا و منع الاستدال لیان للہ

سرکر بر ایسا شخص بید اکرنا ہی کہ اس لئے امور دینی کو نئی کو دیتا ہی او راس کے دل کو شکر کیا ہے

یعنی میجر دامر الدین من یغیر الشیع و لا احکامہ المحتہل المطلق وقد

کہ مجدد دین سی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو فایم کر دی مجتبی مطلق مراد نہیں ہے

لتحصر المقلید فی الا علی طلاق و برقا هم و تفہیمہ و تهدیہ و تخلاف

اور تقدیر چار اماموں میں محصر ہو جکی ہی اصل کہ انکا ذہب مدنون درستخ اور مہذب ہے بخلاف

من اهی هم و ملائی دعیٰ غیر هذ اهی و حنبل مصلح قدر استہ ولا الشیطان

اور وکیل نداہے اور جو شخص انکی سواد عکسی کری تو وہ خود گراہ اور گراہ کریو الای ای او کو شیطان ہو

و بلہ بالحرمان والفسر ان نسکی اللہ تعالیٰ دینتی اعلی الدین القویک واریثت

اور محرومی اور مٹا لیکر ہیا ہم الشعاب سی سوال کرتے ہیں کہ محدودین قوم پر ثابت رکی اور

الصلط الشیعیم انہ ولذ اللہ وللقادر علیہ و لا امر منہ و الیہ و حسبنا اللہ

سید ہمار استہ براست کر پیش کیا کا والی ہی اور سبق قادر ہے اور اس کی طرف تے اور اس ہی کے طرف

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَرُولٌ وَهَا قُرْآنٌ لِأَبْلَغِ النَّاسَ إِلَى الْعَظِيمِ وَصَلَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْسَ بِكَ

اور اپنے وکیل اور نہیں مدد اور قوت مگر ساتھی اللہ بلند نبڑی کے درود سمع ای خدا اور پرستیز

الْمُسْلِمُونَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَعَوْنَى كُلَّ وَصَاحِبِتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا قَالَهُ

الرسلين اور خاتم النبیین کے اور اپر کلآل اور اصحاب ادکن کے اور سلام بھیج کیا اسکو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَوةُ الرَّبِيعِ الْعَظِيمِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوةُ الْمُصْطَفَى عَلَى أَهْلِ الْمَسْكِنِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَسْكِنِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَسْكِنِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَسْكِنِ

انہی زبان سی اور انہی اپنی قلم سی کہ نہیں۔ فقیر حست پروردگار مصطفیٰ بن محمد الخبیث

أحد المدح عباد الله لا ينزع عن اللذ ذنبه وإن حمله من بحر العرض لونه

مدرس۔ مکہ شریف نے بخشش اللہ گناہ اوسکے اور سو بیوی دیا و خوشیں

أَرْبَبْ بِرْدُونْ عَلِيٌّ حَمْدُ اللَّهِ يَا مَنْ قَهَّرَتْنَا وَهَدَى تِنَالْ كَصْوَلْ وَالْقَسْلُوكُو وَالسَّلَامُ

اگرچہ مجموعہ زیادہ ہے بھی کوئی حد ذات کہ ہنکروں فیض میں اور رہنمائی کا راہ تباہیا اور درود اور سلام

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ امَّا بَعْدُ فَمَوْجَعَهُ هَذِهِ الرِّسَالَةُ فِي اُبُورِ

ہمارے سوار محمد پر اور آل اور اصحاب پر مسکن بعد نبی مکے اس رسالہ کو نادر تر تحقیق میں پاپا

لَهُمَا اسْتَكْلَمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ الْمَدْقُورِ وَأَحَادِيثِهِ

اور اوسکے مظاہر میں عورت اور زید کے سوا بخواہی سبھت و قیمت اور جو جواب کہ ملکہ کے مفتیوں

الاسلام والعلم الحرام هما المعلوقان عليه فتجب العلامة والرجوع اليها في تعيين

اسلام نہ دیا ہی فرمی معتقد ہے سو اس ہی بے عمل واجب ہے اور اس ہی طرفِ روحیت کی بُن

هذا المكان تقبيل لاحياء الاعلام في فروع الدير قبل تحليه ربي

اس زمانہ میں نفلید کسی ایجنسی ان بزرگ اماموں میں سے فروع دینی میں معین ہے جو اس سے

المنوز بالاعلام لا يغرس بعده الجهل واللثام انهم حمر فرقاً يهود الم Razam

جو شاد فوج کا بیرونی سائنس کوئی اسکرپر و ناسخ حاملہ رکھنے کے دباؤ کے نکلنا وی ایسے کہ بہم گدھی اپنے انکنی گورنمنٹ پاک ہے

**وَمِنْ عَلَيْهِ وَلَا يَأْتِي مُعَذَّبَهُمْ وَمِنْ كِلَّ أَهْلِ**

اب حاکمون پر انہیں تھنڈہ میر اور بخشنکنے اور سکنی کرنے والا جسے ٹالک جمال ایں حق کی

الْحَقِّ بَعْدَهُمْ وَالصَّوْبَكَ الْهَلْقَ فَنَسَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَبِّنَا بِرْ قَنَا لِعِينِ الْهَدَايَةِ وَيُنْقَذُ

جب کہ صوبائی نہ صبح کی روشن ہو جکا انکر تابع نہ جاوں ہو امداد سے سیال کئے ہو، اور مکو صبر پیدا کی تو فو

١٣٢٩- مِنَ الْوَقْعِ فِي الْغَوَّيَةِ الْقُمَّاهُ هَذِهِ الْعَلْمُ الْمُتَصَدِّلُ إِلَيْنَا هَذِهِ الْسُّنْنَةُ

اور کچھ میں پھنسنے سے بچا دی اگر ہم اکٹھا کر کر بدراست کر کر جو اس نے کی تردید کے درجے پر اپنے

الصادرة برهونه في المدخلين يار العاملين وصل على سيدنا محمد وعلمه

ان محمد لوگون سی صادر چوئے آئینہ باری العالمین او در درود هنگار سه امام محمد رضا او را نکی آل

وَاصْحَى الْمُتَبَرِّكَ لِفَقِيرَ الْدِينِ عَمْرَ سَعْدَ كَارَسَالْسَلْفِيَّ بِعَدَى حَمْلَتِهِ

اور اصحاب پر بہہ کھا ہوا فقیر دا سے عمر رکات شاستے تباہی کا جو

**فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ تَرَكَ عَنْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَغَفَرَ لَهُ وَلَوْلَا يَرَى وَجْهَ الْمُسْلِمِينَ لَجَعَلَهُ مُحْتَرِمًا**

کمشنیف کی حرم کا ایک مدرس ہے اور اس سے اسٹریڈ رگذر کر کرے اور اسکو خوشیدہ اور اسکی طباب کو اور تمام مسلمانوں کو

الحمد لله الذي أوصى شرعيه سيد المؤمنين بعمله والرسوخين في عماره وواسأله

تمام حمد اللہ کو ہمچنان سید المرسلینؐ کے شریعت کو علاوہ راست چین اور عالمیں کے فریکیا اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَالصَّالِحِينَ

بین اوس سوال را یادوں نہ دین لی معاونین میں سید علی بن سعید کے بزرگترین جد امام تاریخ اور روایتچی اسلام

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ إِمَّا بَعْدُ فَلَمَّا نَفَرَتْ كُلُّ الَّذِي جَرِيَ لِلصَّوْلَ وَالجَوَابِ فَهُنَّ

روز قیامت تک بعد سک جگہ ہے اس رسالے کے سوال وجواب میں فکر کیا تو یہ:

رساله تيقنت بـان المؤمن علی علیه السلام يد ابو الحسن شریعت رسید

بیفین ہوا کہ علماء اسلام بر بھر واجب ہے کہ سید الانام صدیق اسلام و کم کم شریعت

الآن شئتم به أهل النجاح والضلال ثم تكلمت ما أقواله مفاني ولله الحمد

اہل زینع اور صفات کے شبہات کو دوکریں پھر میں نہ منیتوں اور سجد الحرام کے مدرسین کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَمْدُهُ مُصَوِّبُ الْأَيْمَانِ الْمُسَيْلَانِ كَالْبَنِيَّانِ وَنَجَّاهُ

فتوئے تال سے دیکھے سو میں نے اونچے جواب بنا کر اس حدیث کی موافقی مسلمانان پنڈ مبایا کی

القرار الذي يعيدهن للحلال وأحرامه بيد الله بالنصر والظفر على كل من كرده

قرآن کے موافق حسین حلال اور حرام ظاہر گردیا ہے۔ بس الحمد لله نصراء رظفرستے اوس پر بھر

الْتَّغْيِيرُ يُخْسِسُ عَقْلَهُ تَرْسِيمُ الْبَشَرِ وَيُجْعَلُ اللَّهَ أَهْلَ الْبَدْعَ وَالضَّلَالِ فِي

سیدالبشر کے دین کو ملینے مختلن ناکار و می تغیر و بینی جعلہتہ اونکے تائید کری اور ایں بعثت اوضاع کو

**السَّقْرُوْبُ اللَّهُ عَلِمَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَلَا عَلِمَ بِمَا هُنَّ كَانُوا**

دو روزہ عین دنی اور علاوہ دنی کو قیامت کے روز اعلیٰ علیین میں فراستھبیت اور سمحانی پڑھے۔

شَوَّا وَسْتَ حِرَيْلَ كَاهِينٍ صَدَلَ اللَّهُ وَمَعْلِيْهِ وَعَلَى كَجِيْعَهَا لَبِيْلَ يَوْمَ سَلِيلَين

بخاری بیرون این خادم است در واسطه العدد از حکام ایشان از اورسین

وَعَلَىٰ إِنْ كُلُّ حَمَّامٍ بِرَبِّ مَجْمِعِينَ يَارِبِّ الْعَمَيْنِ وَالْمَعْدَلِ بَحْرَ وَنَبْرَ

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي الْكِتَابِ مُسَوِّفٌ فِي الْمَسْرُقِ فَبِالْمَلْكِ لِلَّهِ الْعَزِيزِ**

بینے دست فانی سے کثیر انسا سے بے خود مشریقین فارسی سنت کیا جاتا ہے ہمارا مبلغہ اسید و اعفو

**رَمَنْ لِبِّ الْعَبَادِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَدِيقِ الْمُرْسَلِينَ سَبِيلِ اللَّهِ الْكَاهِلِيْنَ**



رب العباء کا عبد الرحمن ابن محمد مراد نصف المدرسين مکہ شریفین

**عَنْهُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَعَزَّ ذَرْيَةٌ وَجَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ أَوْصَيْنَاهُ**

درگذر کرے السداوے اور اوسکے باپ سے ارتام مسلمانوں سے آئیں

**مَا أَحَدَّ لِهِمْ مِنْ إِلَهٍ إِلَّا هُمْ مِنَ الْمُغَافِلِيْنَ وَالْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَبْلُوكُ اللَّهُ**

جو کہ ہمارے بزرگ صاحبوں یعنیوں اور بزرگ علماء نبی کو شریفین میں میں ایں جواب دیا ہے

**أَسْرَارُهُ هُوَ حِلْمٌ بِالْقُبُولِ رَحْمَتُهُ**

بہریں بھولت کی لایق ہے

**الْجَنَاحُ لِلَّهِ عَلَى قُدْرِ الْأَمْكَارِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلِيلِ الْأَعْدَانِ**

سم الد کو ہے بقدر طاقت اور وہ اور سلام ہمارے اور محمد جو سدار اولاد ہند کا ہے

**وَبَعْدَ فَأَوْلُ وَلَلَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا ذَكَرَهُ زَيْلُهُ الْقَوْلُ لِسَرِيدِيَا وَالْعَلِيِّ**

اور بعد اسکے بین کہتا ہوں وہ اسلام کا ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے توں حکم وہ کا ہے اور اوس پر ان

**هُوَ الْفَعْلُ الْجَمِيلُ كَانَ لِلْحَقِّ الْذِي لَا كَرِيْبٌ لَّهُ وَجْهٌ الْمُقْلِبُ لَهُ حَرْلَهُ الْمُمْلَكَةُ الْمُعْتَدِلَةُ**

وہ ہے عملِ حسنہ کا اسلائے کہ وہ حق ہی اوسیں بھی شکنہن کیونکہ تعبد کسی ایک کجاوں ایام

**لِمَجْتَهِدِيْنَ لِلْقَسْمِ عَرْفَ الْأَدَلَّةِ وَبَيْنُوا مَا حَدَّ وَتَبَتَّعَ سَبِيلُ الْمُرْسَلِيْنَ**

بہریں سید اب بھے مسلمی کہ اوہ ہوئی دلائل کو سمجھا اور جو کہ سبیلِ مسلمین ہے صحیح اور ما بتہی جا رکھیا

**وَهِيَ أَهْيَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ عَدَادٌ لِّجَارِيٍّ فَضْلُهُمْ فِي مَرْضٍ وَلَا جُنْحٌ قَدْ قَلَّ نِسْدٌ**

اور افسوس انہوں کے اوپر خبار بڑے باور کا فضل سیدان میں مقابلہ کیا جائے اور اس کے بعد جہنم کا دربارہ

**بَابَكَمْرَبِعَتِهِ وَرَادِعِكَمْ لَكَ قَدْلَهُ عَلَى خَلَكَ وَيَعْلَمُ حَلَافَ الْمَسْهُورِ عَلَيْهِ عَنْ**

بند ہر لیا اور جنگل میں کہے کہتا ہوں اور صاحب فہرستے قلوب ہر خلا

**صَاحِبِ الْدِينِ هِبْ غَلَّاقَةً بِأَجْهَادِهِ وَقُلْهُ مَرْدُ وَلَا يَعْلَمُ بِهِ وَأَقْلَمُهُ عَلَى**

عمل کرے تو اس کے جہنم کا کبھی جہنم بین دکا قول مردود ہے اور عمل بین ہے اور کہا ایسا ہو

**ذَلِكَ لَمْ يَلِمْ عَلَى سَخَافَةِ عَقْلِهِ لَكَ سُبْحَانَكَ وَلَعَلَّكَ مُؤْمِنَةِ الْفَقِيرِ الْمَلِوِّ عَرِشَانَهُ**

او سکھ روفی کی دلیل ہے اور اسکے جہنم کے دنا تیر اور سکھ جات مدد رکا

**حَمْدٌ مُضطَرِّفٌ إِلَيْسَ مُفْتَهٌ الْمَدِينَةِ الْمَنْوَلَةِ سَرَابَاتَهُ**

محمد سعید الیاس نے جو مدینہ سورہ میں ہے سعی تباہ کہا ہے

**مَا قَالَتْ زِيدٌ هُوَ حَرُّ وَالْإِتَّاعُ بِهِ أَحْجَرُ لَا لِفَقِدٍ أَلَا كَعْبَ بِهِ الْقَدْرُ**

جو کمزید کہتا ہے بہر ہے اور اسکا اتباع سنوا ارترا سکو حاجت مند نہاء الہی

**لِغَيْبَادَةِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ جَلَالِ الدِّينِ الْقَاضِيِّ بِالْمَدِينَةِ الْمَنْوَلَةِ عَلَى سَارِكَنِهَا**

نصیب نادرہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ سورہ کا

**أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْمَحِيلَةِ غَفَرَ لَهُمَا**

افضل صلوٰۃ اور محیلۃ ہے

**الْمَالِكُ لَعَلَهِ عَبْدُكَ بَارِمَلَةِ الْنَّفَشِ بَنِدَنَدَنَ عَلَمَنَنَ الْحَنَابَلَكَ لَضَيْوَاعَلَى فِجُورِ**

الْمَدِینَةِ لَعَلَهِ عَبْدُ الْجَدَرِ نقشبندی کہا کہا عمار جنتے ذہب صاف کہہ جائے میں

<b>الذى ا قوله</b>	<b>عبدالجبار</b>	<b>الرازق</b>	<b>تقدير حصله ثم الاربع فقط والله اعلم</b>
نفيه كسر ما يسكنه جارون ما مون مين جبها او والد ونا ترے وادیز الله تعالیٰ بیان طفاله زید هو الخ المبین من شهاد المؤمن والصفع الذي	الشانینی	مفتون الحنا	لورا
او رحمة لم تروا هون کند بهی که زید کهنا هی وہی حق طا چھ اور ہوسن بن کارستہ او واسیا صواتی طرفہ بہرنا د جبک اور ایسے سید براہ کہ او سیر جلسا سزاوارہے	اسکو حامیہ ای	بیک	بیک
المسیح عصر ایں السید لارہا عیال البر نجی مفتی الشافعیہ بالمنطق المنطق عینہ سید عصر ایں السید اسما عیل البر نجی مفتی الشافعیہ بالمنطق المنطق عینہ	جعفر بن امین	البر	جعفر بن امین
الفقیر المولانا حسن بن الموصوی حسین	جعفر بن امین	البر	جعفر بن امین
اجابت مندابنی مولا کا حسن بن مرحوم حسن	البر	جعفر بن امین	جعفر بن امین
الروء سکونی المدریس المسجد الشافعی المنشوی طنی فیں السید کتبہ العیندی	اسکو عبد حضر	اسکو عبد حضر	اسکو عبد حضر
اقل من برخادم العمل بحر خیر اور ابراهیم بن السید احمد جمال الحسنی خیر	ابراہیم	احضر خون خادم حرم نبوی	احضر خون خادم حرم نبوی
عنی عنده بن حیان احقر الوری الملطف الاصطیبه الاصیبه تخلص دلیل العلائق	اسکو عبد حضر	احضر خون رہنی والاطبیہ	احضر خون رہنی والاطبیہ
فالمدریس المحنی بیک	اسکو عبد حضر	السید	اسکو عبد حضر
اجابت مندابنی مولا کا محمد قلے ابن مرحوم	اسکو عبد حضر	اسکو عبد حضر	اسکو عبد حضر

السيد طاهر الوتري خادم طلب العلم بالمسايم والترف لنبوئ الله عليه محمد بن عبد الرحمن

عبد نطاير وترى خادم طلاب حمد شریف بنی کا اللہ اوسکا والہ ہے

الفقیر الی مکاہ المتوکل علیہ عین الحلیل بن المرحوم عبد السلام برادہ خادم

حاجت بن دابنی بولا کا ہر و سکر خواہ اوسکے حبیل السعادة ابن محمد عبد السلام خادم

العلیٰ السریف طبیبہ کافی للہ علیہ الحمد للہ والصلوٰۃ

محمد شریف کا مدینہ بن اسداوسکا کافی ہے

والسلام علی رَسُولِ اللہِ عَلَیْهِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَعَصَّ هَذِهِ وَعَدْنَ قَلِيلٌ فِي تَقْلِیدِ الْجَمِيعِ

اور سلام اوسکے رسول پر اوسکی آل برادر جو اسکی براہت کاتائی ہو اسکے بعد ایہ مجتہدین

المجیدی زوجہ الایزہ مولیعوں علیہ ادانتہ من کتاب و السنن کیہا شہزادہ

اور دین کی حمایوں نقیبہ میں جو گفتگو ہے وہ ہی محمد علیہ ہے اور اسکی الام قرآن اور حدیثین بنی ایں

لهمَّ اخْرُجْنَا مِنَ الظُّلْمَةِ وَلَا يَمْنَعْنَا رَبُّ الْأَمْرِ فَسَلِّمْ لِلَّهِ السَّرِيرَةُ وَحَاضِمُ الْحَاضِرَاتِ

جسکو میناہی ہو اوسکا انعامہ ہی کرتا ہے بلکہ بیت میں ساہری اور نکار کرنیوں کی ساتھ کہہتا ہی

مَحَمَّدٌ غَایِيْهِ قَصْوَوْ فَتَحْقِيقُ جَرْبَانَیْتُ بِالْدَّیْنِ اَعْمَدْ اَعْلَمْ وَهَامْ عَقْلَمْ الْقَبِیْحَ

باد جو دیکھ اور دینی کی جزیبات کی تحقیقہ میں قاصر ہے عقل فیض کی دہنوں پر اعتماد کرتا ہے

وَتَرْعَاقُ الْأَهْلُ النَّقْوَنِ الصَّحِحَّوْ وَجَوْدُ الْعِقْنَجِ وَهَذِ اَشْكَانُ مُرْتَكَبِنَ

اور ناقلان صحیح اور تیز طبیعون کے اقوال کو جھوڑتا ہے اور یہ ہی حال ہی جوانبی

عقلکے القیمہ لا وہام کا متعزز کر کے من تعمیم الیقون القائمہ وسلام افران

عقل فیض کے دہنوں کو حکم کرتے ہیں جیسے فرد متعزز اور قیامت ہوں جو اسکی تائیج ہیں سلام ایضاً

قَالَهُ الْفَقِيرُ إِلَى اللَّهِ الرَّجُوْجُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّيِّدِ الْمُحَمَّدِ رَجُلُ طَفْكَلَةِ فِي

بِسْمِ قَوْلِ نَقِيرِ الْأَسْدِ اسْمَاعِيلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيِّدِ الْأَسْدِ دَارِينَ بْنِ الْمَهْفُوْنِ ابْنِ اسْمَاعِيلَ كَاهِي



الدارين

موَاهِدُ الرَّجَبِ

موَاهِدُ عَلِيِّ الْمَنْصَانِ

لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا قَالَ الْمُزِيدُ مِنَ التَّزَامِ مَنْ هُنَّ مُعْتَدِلُونَ وَهُوَ صَاحِبُ الْمَهْمَةِ وَوَعَدَ الْفَاقِهِ  
أَهْلَ السَّنَةِ وَاجْمَاعَهُ عَلَى وَجْهِهِ التَّزَامُ مَنْ هُنَّ لِلْوَاحِدِ اللَّهِ أَعْلَمُ بِالظَّرْفِ  
وَالْيَقْنِ الْمُجْعَلِ الْمَارِ حَرَرَهُ

ضَيْاءُ الدِّينِ  
خُواجَةُ

مُحَمَّدُ  
عَبْدِ الرَّبِّ

مُحَمَّدُ  
مُحَمَّدُ قَطْبِ الدِّينِ

مُحَمَّدُ  
مُحَمَّدُ مُسْعُودُ

سَفِيفُ  
مُحَمَّدُ يَعْوَادُ

عِنْدَ أَهْلِ السَّنَةِ وَاجْمَاعَهُ حَرَرَهُ  
عِنْدَ أَهْلِ السَّنَةِ وَاجْمَاعَهُ حَرَرَهُ  
الَّذِي قَالَهُ زَيْدٌ

فَهُوَ حَقُّ الصَّرْحِ وَالَّذِي قَالَهُ عَمْرُ وَهُوَ الزَّعْمُ الْقَبِيْحُ حَرَرَهُ حَمْدُ اللَّهِ

لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْمَدْلُوكُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَالصَّلوةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

لَا فَضْلٌ خَطَا بِأَيْمَانِهِ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُحْسِنِيْنِ الْفَارِقُ عَنِ الْخَطَأِ صَوَابًا:

أَمَّا بَعْدُ فَاتَّبِعْتُ رِيحَةَ السَّيِّدِيْةِ لِيَقْتَدِيَ بِهِ عَمْرُ وَمَرْجَانَ

عَلَى طَرْكِ الشَّيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعِلْمِهِ أَحْكَمُ حَرَرَهُ

مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ الصَّوْلَيْحُ وَمَا هُوَ مُدْلُوكٌ الْكَتَابُ وَالسَّنَةُ وَأَهْلُ السَّنَةِ

وَالْجَمْعُ

محمد

مَا حَرَرَهُ الْجِبْرِيلُ صَحَّحَهُ بِنَاءً عَلَى الرِّوَايَاتِ  
 الْمَذَكُورَةِ فِي جِوابِ لِرَاقِتِهِ عَلَى عَفْعِيَّهُ طَلَعَ الْحَقُّ الظَّلُوعَ  
 وَسَطَعَ الصِّدْقُ حَقُّ السُّطُوعِ وَالْحَقُّ أَحَقُّ الْأَبْيَاعِ وَأَوْلَى لَانَّ الْحَقَّ  
 يَعْلَمُوا وَلَا يَعْلَمُ الْحَرَرَةَ جعفر بن حسین قَدْرًا نُعَقَّدُ الْأَجَمَاعُ بِحَسْبِ الْعُمُرِ  
 مِنَ الْعُمُرِ وَالْأَعْلَامِ وَالْفُصْنَلَاءِ الْكَرَامِ وَلَا وَلِيَّا الْعَظَامِ وَصَلَحَ كُلُّ أَهْلِ  
 الْإِسْلَامِ مِنَ الْمُفْسِرِيْنَ وَالْمُحْدِثِيْنَ وَالْفُقَهَاءِ الْمُتَرْقِبِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْرِ فِي الدِّينِ  
 بَلْ لَا تَفْقَهُ لِلْأَمَمَةِ الْمُرْحُومَةِ كَافَةً فِي جَمِيعِ الْأَوْطَانِ وَلَا وَطَارَ وَلَا مَكَنَّ  
 وَلَا مَصَادَرَ وَلَا زَوْنَةَ وَلَا عِصَارَ بَعْدَ تَقْرِيرِ الْمَذَاهِبِ إِلَيْهَا الْأَرْجَاعِ  
 أَنْ يَتَّبِعَ كُلُّ أَهْدِيْمُهُ مِنْهَا مَعِنَّا بِالْأَحْسَانِ فَمَا مِنْ حَدَّةٍ لَا يَمْسِكُ  
 بِهِ ذَهَبَ بَلْ كُلُّ أَهْدِيْمِ مُعِنَّ يَتَّسِبُ كَمَا يَتَّسِبُ الْأَبْنَاءُ إِلَى الْأَرْبَابِ مَا لَخَفَقَ  
 أَوْ سَارَ فِي وَمَالِكِيَّ أوْ حَسَنِيَّ وَبِالْجَمِيلِ كَيْفَ يَسْعُ لِأَكْحِدِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ  
 أَنْ يَخْتَلِفَ أَجَمَاعُ عُلَمَاءِ الدِّينِ وَيَتَّبِعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِدِلْلَاتِ  
 عَلَيْهِمْ إِلَيْهَا الْزَّمِنِ وَمَا زَاهَ الْمُسْلِمُ جَسَاهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ حَسْنُ حِرَرَةُ الْعَدْلِ  
 الْمُذَنبُ وَبِهِمْ يَنْهَا لَا شَكَّ فِي أَمْرِ التَّقْلِيدِ قَدْرًا تَفْقَهَ عَلَيْهِ كُلُّ رَأْءٍ  
 وَتَلَقَّاهُ بِالْقُبُولِ الْعُلَمَاءُ وَالصَّلَوةُ بِعِزْمٍ أَبْغَى وَرَاءَ ذَلِكَ سَبِيلُكَ  
 لَا تَخْدُلَهُ مُرْشِدًا وَدَلِيلًا حِرَرَةُ الْعَدْلِ الْمُعَصَمُ بِاللَّهِ مُحَمَّدُ طَافُ اللَّهُ  
 لِسَيِّدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْنُ اللَّهُ وَحْدَهُ وَنُصَلِّي عَلَى مَنْ لَا يَنْتَهِي بَعْدَهُ

مَا قاله زيد فهو صحيح لا يأبه به باطل والله سبحانه وتعالى على علم بالصواب  
 أَحَدُكُمْ دَانَ وَاصْلَى وَاسْلَمَ عَلَى تَبَيْنَةِ مُحَمَّدٍ وَاللهُ وَ  
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعُونَ عَلَمُوا بِاِعْتِيلِ الْمُسْلِمِينَ أَيْدِيَنَّ اللَّهِ تَعَالَى لِيَأْتِكُمْ  
 وَإِنَّكُمْ رَسُولُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ إِنَّمَا قالَهُ زيدٌ وَهُوَ حَقُّ الظَّرِيفِ وَعَلَيْهِ  
 أَهْلُ الْحَقِيقَةِ وَالْأَنْصَارُ وَمَا قَالَهُ عُمَرٌ فَقَالُوا لِقَبِيرٍ لَا يَلْهُومُ حَوْلَ الْعَلَامِ  
 مَنْ لَهُ الصَّنْدَلَةُ وَلَا عَسَافُ وَاللهُ أَعْلَمُ نَفْقَهُ محمد عبد الحق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْكَرَامِ وَالصَّالِحِ وَالسَّالِمِ  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنَا الْعَادِيِّ بِأَقْرَبِ الْطَّرِيقِ إِلَى دِرَرِ السَّلَامِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ وَغَرِيبِ  
 الْكَرَامِ إِعْلَمُوا بِاِعْتِيلِ الْسَّلَامِ إِنَّمَا قالَهُ زيدٌ هُوَ مُبْتَدِئٌ لِلْعَلَامِ كَذَّابٌ  
 وَمَا قالَهُ عُمَرٌ وَعَيْدُو مُسِّيلٌ عَنِ الْفُضْلِ الْعَظِيمِ وَاللهُ أَعْلَمُ وَعَلَيْهِ أَحْكَمُ

الْبَشَرُونَ حَامِدًا وَمُصَبِّلًا الْحَقِيقَةِ عَلَوْا وَلَا يَعْلُو وَلَهُ الْحَمْدُ فِي  
 الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَالصَّالِحُ عَلَى رَسُولِ الْمُعْتَبِرِ وَاللهُ الَّذِي هُمْ بِجُوْمِ الْهَدَى  
 آمَّا بَعْدُ فَلَا يَجِدُ عَلَى مَنْ أُورِقَ حَظَاهُ مِنَ الْكِتَابِ وَهُنْ فِي قُطْنَتَهُ الْقَسْرَعَنِ  
 الْبَلَابِ الْحَقِيقَ الْذِي أَفَادَهُ أَوْاقَفَ عَلَى يَكَاتِ الْمُعْقُولِ وَالْمُنْقُولِ الْعَقْدِ  
 بِعَوْا مِنْ لِفْرُوعِ وَلَا هُصُولِ أَعْنَزِيَّا لَتَيْدِ فِي ضَيْهِ وَعَمِ الْحَسَانِ لِلْمَهِيَّسِ  
 حَبِقِيَّ وَلَطِيفُ بَهِيَّ لَا يَحْمُرُ حَوْلَهُ الْأَمْرَيَا بَلْ جُلَّهُ حَقُّ وَصَوْفاً  
 كَيْفَ وَهُوَ بَدَلٌ لِبَجْلَدٍ لِتَصْحِيْحِهِ وَأَعْمَلَ لِيَهُمْ فِي شَقِيقَةِ حَلَامَ رَائِي

نظيره إلا السجين وما بصر عدليه إلا الأحوال جعل الله تعالى  
سعيه مشكلاً وتأليفه سعى عين الاعنة مستواً وأماماً جلا عمره  
فكله عمر أوله عمر الطلاق عاطل وأخره ملوك زمان طلاق والله أعلم بالصواب  
وعنده ألم الكتاب حرر العبد المعتصم بالله والصلوة والبركات رحمة الدين

محمد لله عفو ينذر برب على محمد بن علي الواجب على العامي تقليداً  
الفقهاء لما لا يكون عاملاً على لقائهم وتقليداً الواحد منهم أقرب إلى  
الضبط وأبعد عن الخطأ والله أهدي في المرشاد والمؤقت للستار دحرجة  
حامداً وشكراً ومصلياً ومسيناً بطالبان سيل محمد نور حسن

صواب ورشاد واعيان طريق رشد وسداد واضح وهو يدا  
ولائحة وبهدايا ذكر قول زيد صواب صحيح وحق صريح بنت حررة  
محمود حسنه احمد على موافق علامة بفتح

ربنا لا تزع قلوبنا بعد إذ هدى يتنا و Herb لذا من لدنك رحمة إنك  
أنت الوهاب إعلم يا معشش المسلمين وفقنا الله وآياتكم لا قتداء  
الآئمة المعهودين وحفظتنا وآياتكم عن لعنوا المسترزعين إن ما  
قاله زيداً حيماً الله أسلامكم أحيى سنته أهل الإسلام من جنة  
تقليداً المحظوظ حرمكم الخروج من المذاهب الاربعه ووجوه الاجزاء  
بمنذهب معيدين من المذاهب الاربعه فهو حق حقيق القبول مطابقاً

للكتاب وسنّة الرسول المقبول من عند كلّيّه أجمع العلامة والراشدين  
كيف لا وعليه أساس الدين ولا يرعب عنه لا من أحد الهوى ولا

أصل الله على عالمه وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصير عرشه  
فمن يهدى به من بعد الله فله ذرّة وبحرة قارب خش

حاء ملأ ومصريّاً ما قاله زيد فی حقائق بالقول عنده أهل المعمول  
المنقول وما يذكر إلا فهو وتعود بالله من سور الفتن ومحنة  
والحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المسلمين واله وأصحابه  
أجمعين

كتبه ملتقى ما قاله زيد فهو المقبول والمعلم عنده أهل سنّة  
وأجمعية وما قاله عمرو فهو مختلف للمعمول والمنقول كتبه سعاد من  
العلماء

فتح مسلم بن حبيب قارب خش ملتقى علام بن نافع  
محمد بن إدريس شافعى شهادت

توبيخه وسألته هذلية طرقه وتصفي علاجاته صلى الله عليه  
وعلى آله وأصحابه وسلم أمما بعد فقول زيد مطابق بالكتاب والسنّة  
وأرجاع والقياس فهو حقيقة لأنّ سمع القبول فهو مدّهناً ومن  
مشائخنا رضوان الله عليهم أجمعين كتبه ملتقى ملتقى عفني عنه شهادت

وختمت على علماء الدين الذين زينوا هذه الرسالة بعلماء انت  
أنت أنت

مَدْعُونَ يُلِّيَّا بَتْ حَرَّ عِنْدَ أَهْلِ السَّنَّةِ وَالْجَمَا عَنْ حَرَّ رَكْ

أَحْدَادِ الرِّبِّين

مَا فَالَّهُ زَيْدُ هُوَ الَّذِي اسْتَقَرَ عَلَيْهِ قَوَاعِدُ الْسَّلَامِ وَتَقَرَّ عَلَيْهِ أَرْجُمَانُ  
الْأَنَامِ وَالَّذِي أَدِعَاهُ عُمْرٌ وَمَتَّسِّيًّا بِالْكَرِيمَةِ فَهُنَّ مُتَوَلِّمُونَ مِنْ قِلَّةِ شَرِّهِ  
فِي الْأَصْوَلِ وَكُثُرَةِ بَحْرَهِ عَنِ الْحَقِّ الْمُعْقُولِ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الظَّرْفَةِ

مِنَ الْعُلَمَاءِ قَالَ زَيْدٌ مَحْمِيدٌ مَا لِسُخْنِي إِسْتَغْبَنِي وَذَكَرَ تَوْا نَذْكَرَ

وَهَذِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ حَرَّ رَكْ سَلَطَانُ سَمْوَ مَا قَالَ زَيْدٌ مِنَ الْإِتَّابَعِ وَلَقْلِيدٌ

مَذَا أَهْبَلَ لِلْأَرْبَعَةِ وَجَدَنَا هُوَ حَقَامُ طَابِقًا لِلْمُعْقُولِ فِي الْنَّقْوَلِ وَمَوْفِقًا  
لِلْفُرْوَعِ وَلِلْأَصْوَلِ وَمَا قَالَ عُمَرٌ فَمَحَا لِلْفَارِسِ الْجَمَاعِ بِجَانِهِ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ هَذَا

الْإِعْتِقَادِ كَتِبَهُ أَحْقَرُ عَبْدَ اللَّهِ سَكِينَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مَا أَدِعَاهُ زَيْدٌ فَهُوَ بَاتٌ بِإِيمَانِ قَطْعَنَيِّ وَاحْدَادِيِّ مَشْفُوْرَةٍ وَاجْلَعَ

أَمْلَهُ وَقِيَاسِ صَحِّهِ وَهُوَ مَعْوُلٌ فِي الْأَصْبَارِ وَالْأَنَاءِ وَالْعَالَمِ وَاطْرَافِهِ ضَيْلَارَ

مَجْمَعٌ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَوْلًا وَفَعْلًا طَاهِرًا بَيْنَنَا وَمَا قَالَ اللَّهُ عَمَّا

فَتَسْوِيلَاتُ نَفْسَانِيَّةٍ وَتَحْسِلَاتُ فَلْسِيفَيَّةٍ سَبِيلُهَا فَضَيْلَانٌ فِي عُلُمِ الْفِقَهِ

مِنَ الْأَصْوَلِ وَالْفُرْوَعِ وَأَعْرَاضٍ عَنِ الْطَّرِيقَةِ الْحَقِّيَّةِ حَرَّ رَكْ صَحْ محمدٌ

لَا شَكَّ لَنَّ الْوَلِيَّ بَعْلَمُ الْعَالَمِيَّ تَقْلِيدٌ حَدِيلًا إِمَّا لِلْأَرْبَعَةِ حَرَّ رَكْ حَمْدَ اللَّهِ

تَعَالَى وَالْتَّنَّامِ اتِّبَاعُ الْوَاحِدِ مِنْهُمْ أَقْرَبُ إِلَى ضَبْطِ الْأَحْوَانِ وَالْعَدْمِ مِنْهُمْ

تَشَتَّتَ الْبَالِ وَاللَّهُ هُوَ الْمُوْقَلُ لِلْسَّرِكَ حَرَّ رَكْ محمدٌ سَادِعَةٌ

من تقليد المعين وغيره فصوّح لتوارث الامر الى هذا الان على تقليد  
الامير لا ربعة وتقليد المعين لهذا لم يختلطوا المذاهب  
اقرضاً الدين

عبد الله مَا قال زيد فهو أصبو وأصبو فخشى ما قال زيد

فثابت وحق وما قال عمر فهو عمرو زائد خادم العلماء  
فتح معجم عنيبه

افتاء العلماء من اهل السنة والجماعة على ما حرر لا زيد في المتن وهو صحيح

ومصحح حررها احمد بعد الحمد لله العظيم والصلوة على سوله

النبي الكريم وعلى آله وصحبه والذين فازوا وبعدهم ان ما قاله زيد فهو

الحق الصريح وما قاله عمر فهو لما طال القريح حررها نفسي

ما قاله زيد فهو حرج لا الله تعالى وهي وعنة ائمة المسلمين الا

العام في هذا الزمان سبباً من لاحظ لهم من العلم قد بلغوا في الجهة

حتى يغدو عن تقليد الامام الحنفية زخم الله تعالى ويسوء الفسقهم

موحديز فدلالة المحيد قد اثبت التقليد من الكثيرون في حكم الحق

الامام الدار الابوعبيدة

نقاش الدين

قاضي عظيم الدين

لابورى

حامد ومحبلي القد اصحاب زيد واجاد وسلك سبييل الرشاد

وكلامه موافق للسنة والكتاب واجتمع او لا البارحة جزء اللهم لا ينكرها

ومخالفه ضلال ومضل بلا ريب حررها فتح معجم حامد ومحبلي

ومسلم ما قاله زيد الرشيد فهو مقطاً لكلام الملاك الگريم الحميد

وموافق لا حادث النبي العظيم محمد وحافاته عمر وفتوسييل إلى المغاربة  
وينيل إلى البيهقي نعوذ بالله منه والشيطان بما يعتله الأدمم النعمان حرك  
بساحر والختار در المختار وشيخ ابن همام در تحرير الأصول وشيخ ابن حاب بالكتاب ومحضر أصول وغير مكتبة  
إن الرجوع بعد العمل منع بالاتفاق حسب بحراون رسائل في نية لفته فوج عالم مقلد  
الريحنة العمل ولا يجوز ذلك العمل يقول غيره لما نقل الشيشاني باسمه وتصديق عن جميع  
الأصولين إن لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق حررة حسن طالو

آيد دانت ك التقليد معين ثابت بالإجماع ومخالف في حنبل مبتدع سرت حررة شيخها ابن طالو  
ما حورة الحبيب الحبيب في تقليد الأئم وأحاديث الإمام الاربعه فهو مطابق  
بالكتاب والسنن وموافق لا قول استلف ومن كان قد عيشه خلافه بحسب عليه  
أن يرجع عنه بالتبليغ كتبه حافظ محمد بن الحمداني علماء القراءة العلامة جها  
وحرة الفضلاء الشاذة من مرجع حروب تقليد أحاديث الاربعه فما اعتقد  
الرسيد من وجوب التقليد فهو ح قول ينقص عليه ولا يزيد لكتبه هذه الشاذة  
بحده وبهذا في تصريحه قول زيد فمن لم يعلم بها فهو صنيع شيطان مرشد  
وكذلك عمري وصل وأصل عن سبييل الله إزاله الذين يصنفون عن السبيل فلهم  
عذاب شديد حررة

مواسر علامي ولاليت حافظ الشاذة وظفادة حشفة بدرها  
ما قال زيد في هذه الرسالة فهو مقبول عندنا أهل السنن والجماعة  
حررة مراجعت محمد درود حشفة

وَالْجَمَاعَةُ حَرَثْ عَلَامٌ مَا حَكَمَ زَيْدٌ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ هُوَ الْمُقْبَلُ وَعَلَيْهِ  
الْمُعْتَدُلُ لِعِنْدِنَا أَهْلُ السُّنْنَةِ وَالْجَمَاعَةُ حَرَثْ عَلَامٌ  
عَلَيْهِ حَرَثْ عَلَامٌ مَا فَالَّهُ زَيْدٌ

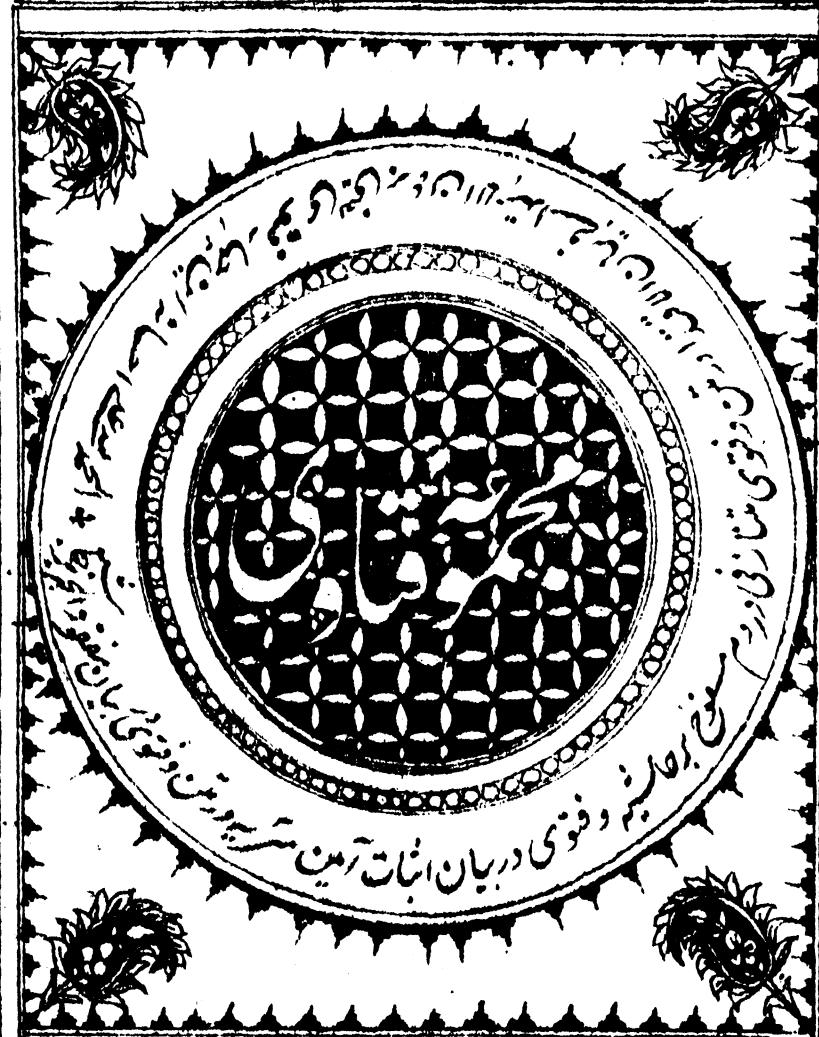
فَهُوَ مَقْبُولٌ لَنَا وَمَعْمُولٌ لَنَا وَأَفْتَتِنَّاهُ وَأَفْضَلَتْ عَلَيْهِ حَرَرَةً عَذْبَةً  
مَا قَالَ زَيْدٌ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ فَهُوَ جَوَابٌ وَمَوَاقِعٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ وَجَمِيعِ  
الْأُمَمِ وَالْقِبَاسِ الصَّحِيحِ وَمَا قَالَ عَمْرُونَ فَهُوَ خَطَاءٌ وَزَانِدَ مُثْعَلَ وَأَغْشَرَ حَرَرَةً  
مَا قَالَ زَيْدٌ فَهُوَ مَعْمُولٌ لِلْجَمِيعِ فَضْلًا زَمَانِنَا وَلِيُوَاقِعَ أَهْلِ السُّنْنَةِ وَجَمِيعِ  
فَأَفْضَلَتْ عَلَيْهِ وَأَمْضَيْتَ لَهُ وَكَتَبْتَ عَلَى حَاشِيَةِ هَذَا الْكِتَابِ وَخَمْسَةَ

جسته اسلام  
العهد برای الی  
لاظهاران هذالکتاب مقبول حرک سعدیت

زند برق دشمن شیخ آران	رده: ۱۳	قصاص از بکلار قمع نماین	تندیک: ۱۴	فاضلی: ۱۵
ک عبد الحج غلام شاه جبلان	رده: ۱۶	ک شهید راح شریعت مساعدة	تندیک: ۱۷	فاضلی: ۱۸
حکم شد از خدا حجی محمد	رده: ۱۹	حکم شد از خدا امیری	تندیک: ۲۰	فاضلی: ۲۱
افوخار مری ای اللہ	رده: ۲۲	غلام محمد امین شرع بنی	تندیک: ۲۳	فاضلی: ۲۴
کاچیک شرع محمد سعید	رده: ۲۵	راح العبدی روحانی	تندیک: ۲۶	فاضلی: ۲۷
قاضی القضاۃ عبدالحق بن	رده: ۲۸	بهر جرمی پسر خود رشدی	تندیک: ۲۹	فاضلی: ۳۰
فاضلی: ۳۱	تندیک: ۳۲	فاضلی: ۳۳	تندیک: ۳۴	فاضلی: ۳۵

وآخر دعوانا أنابن محمد مدرب العالمين وصلمة هلي سيد المسلمين  
قد واقع الفراع من تحريمه الرسالة الشرفية في شهر رمضان  
سنة خمسة وثمانين بعد الف ما يزيد عن من بحرة سيد الثقلين

مَوْلَانِي شَاءَ مَا لَدُونِي لَمْ يَضْلِلْ وَمَنْ يَشَاءُ كَمْ يَحْمِلْ عَلَى صَرَاطِهِ



مَصْطَعُهُ فِي هَبَابِكَ عَلَى هَبَابِكَ شَدَّهُ يَافِتَّ  
دَرَكَ حَسْنَابَاهِ هَمَادَرَ صَرَاطَهِ بَرَقَ زَهَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سَوْلَ عَلِيٍّ فَرِيقِهِ مُؤْمِنَةٌ  
عَلَىٰ قَفْيَهِ لَكَمْ أَمَمْ  
نَقْلَةً إِذَا زَانَ سَلَمَ  
مُنْضَلَّ دِينَ الْجَمَادِينَ  
مَزْدَرَتَ كَلْمَنَةَ الْمَلَائِكَةِ  
لَوْزَنَةَ كَلْمَنَةَ الْمَلَائِكَةِ  
لَوْزَنَةَ كَلْمَنَةَ الْمَلَائِكَةِ

۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْلُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْصَّلَاةُ عَلَىٰ سَوْلِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صَفَّهَا  
الْأَبْرَارِ وَمُجْهَنَّدِهِ الْأَخِيَارِ اهْبَأَ بَعْدَ نَسْكِيْرِ فَرْمَاتِيْهِ عَلَمَاءِ الْأَهْلِ  
سَنَتْ وَجَمَاعَتْ اسْسُلَمَهِ مِنْ كَبْعَضِ لُوگِ جُو لَامَدَهُ بِشَهْوَرِهِنْ اپْنَا نَامَ  
فَرْقَهُ مُحَمَّدَهُ رَكْبَهُ رَبِّيْنِ زَمْهُمَهُ مِنْ عَالِمَ بِالْحَدِيثِ جَانِتِيْهِنْ اوْ سَقْلَدَهُ خَاصَهُ كَوْ  
بِعَتِيْ اوْ شَرَكَهُ قَارَدِيْكَرِيْسِيْهُ مَذَاهِبَهُ کَيْ مَذَاهِبَ ارْبَعَهُ کَيْ تَقْلِيَهُ نَهِيْنَ کَرْتَهُ  
جوْ جَانِتِيْهِنْ عَمَلَ کَرْتَهِنْ آپَهِیْ آپَ اجْتَهَادَکَرْتَهِنْ سَابِلَ مُخْتَلَفَهُمِنْ کَبِيْ  
اَسْپِرَهُ اوْ کَبِيْهِ اوْ سِپَرَهُ عَمَلَ کَرْتَهِنْ اوْ کَمِيْ سَعْوَدَاتْ مُرْخَوْمَهِنْ اَسْبِيْ صَوْتَ  
سَرْزَوْهُتِيْهِ کَوْهُ مَحْلَ اَمَمَهُ ارْبَعَهُ کَيْ نَزَدَهُ کَيْ فَاسِدَهُ يَا مَكْرُوهَهُهِیْ اوْ کَبِيْهِ اَسْيَا  
اَسْعَوْلَهُ اوْ نَحَا مَذَاهِبَ خَفِيْهِنْ يَا مَالِکِهِنْ يَا شَافِعِهِنْ يِنْ يَا حَنْبَلِهِنْ يِنْ باَطِلَهُ  
مَكْرُوهَهُهُتَاهِيْهِ آيَهُهُسِيْهِ انْ لَوْگُونَ مَذَکُورِيْنَ کَيْ خَازَدَ درِستَهِیْ پَاهِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي مدد العلماء بالفقاهة والصلوة على رسوله الذي  
حضر المجتهدین بالاصناف وعلی الله الانتقام واصحابه الانوار وعلماء  
الاصناف وفقائیه الكبار اما بعد پس جواب اس سئلہ کا موقف ہی ایک  
تمہید پر وہ یہ ہے کہ نماز اہم اور اول یا یسا ب موردین کا ہی جیسا کہ صریح ہے  
اس حدیث شریف میں عن ابی هریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یقول اول یا یسا ب العبد یوم القيمة من عمله صلوته فان صلحت فقد  
افله وان فسدت فقد خاب و خسر فاہ الترمذی روایت ہی ابی هریرۃ سے  
کہ سنایتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتی تھی تحقیق اول عال کا کہ  
حساب کیا جادی کا بندہ دون قیامت کی ساتھ اوسکی وہ نماز اوسکی ہی پس  
اگر نماز اوسکی صحیح ہوئی تو تحقیق فلاح اور بحثات پائی او سنے اور اگر نماز اوسکے  
فاسد ہوئی تو خساراً اور نقصان پایا او سنے روایت کیا اسکو ترمذی نے  
و عن نافع ان عبرین الخطاب کتب الى عماله ان اهم امرکم عندی الصلوٰۃ  
فمن حافظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيغها فهو له ما سواها  
اضیع رواہ فالک فی الموطار روایت ہی نافع ہے کہ عمر بن الخطاب فی تکہا  
اپنی کارند و نکو کہ تحقیق اہم امر تہارنی کا نزدیک یہی نماز ہی پس بنی کہ حفظ  
کر کہا اوسکو اور حفظ ہوا و نکو اوقات پر حفظ ہوا دین اپنی کا اور حبستے  
ضائع کیا اوسکو پس وسطی ماسوا اوسکی کے نہایت ضائع کرنیوالا ہے  
روایت کیا اسکو امام ماک فی موطا اپنی میں تیس ان حدیثوں مذکور ہے

البر في زوجة اواه العبر سلسلة عبد الله الانبياء والاسرار لكتاب الله عزيز ودفع نزع



سنت وجماعت کی واسطے منوع ہوئی اوس عمل کی کہ مخالف ہوا مکار اسی کے  
 نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والل شاہ عبدالعزیز اللہ علی  
 فی عقد الجیل اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحتہ عظیمة  
 وفی الاخراج عنہا اکھلہا مفسد کبیرۃ ای ان قال کان اتباعها اتباعاً للسو الاخطبو  
 والخرج بہ عنہا خروج امن اسود الاخطبو انتہی کہا شاہ ولی اسد والد شاہ  
 عبدالعزیز دہلوی فی عقد الجیل میں کہ جان لی تو یہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنے کے مذاہب  
 اربعہ کی مصلحت غلطیہ ہی اور نتیجہ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ کی فنا و بُریٰ  
 یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے  
 یہاں تک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجمل اہل سنت وجماعت کا  
 او مخالفت مذاہب رجہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال نعلقاً  
 ابن حجر الامکی الشافعی فی فتحه المبین شرح الأربعین فی شرح الحجۃ الثامن و  
 العشرين اعفی ماناقف بالبعض امتنالا یجوز تقلید غير الاعمدة الأربعۃ الشا  
 ومالک براجذیفہ واصہل بن حنبل حضوان اللہ علیہم احتماین لان هؤلاء  
 عرفت قولانی مذاہبهم واستقرت احكامهم وقل تابوهم وحر وها فرعا  
 فرعیا وحكم احكاما فرعان لا یوجہ حکم الا و هو من صوص لهم بحالا او تفصیلا  
 بخلاف فیهم فان رذاهبهم لم تخر ولهم دون كذلك فلا یعرف لها قواعد  
 لیست شریح علیہما احكاما افلا یجوز تقلیدهم فیما حفظ عنهم لانه قبل یکون مفتر  
 بشروط المخزی او کلوبها المدعیہ میامن قواعدہم فقلت لائقہ تخلو ما یحفظ عنهم  
 من قدر وشرط فلم یجز تقلیدہ بنیان انتی کلام ابن حجر کیا علامہ ابن حجر علی  
 ہمودہ فیلک الشہر مذہب پرسکر فیلک الشہر بخودہ بادرنز اللہ بن بنی بودہ بہر

بعض احادیث مذکورہ کے درجہ احادیث معتبر و احادیث بن ابی ذئب و ابی عینان و ابی همزة و ابی شعیب  
شافعی المذهب فی فتح المبین ترجح اربعین امام نفوی کی میں پنج ترجح ترجح حدیث اہمیتی  
کی کہ ہماری زمانہ میں بعض ائمہ ہماری نیز کہنیں جائز تقليید کرنی سوائی ائمہ  
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک اور امام ابن حنفیہ اور احمد بن حنبل کی اس طبقے  
کے پہرہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہو گئی قواعد مذهب اونکی کی اور قرار پائی  
میں احکام اونکی اوثقیت تابع ہو گئی ہیں لوگ اونکی اور صاف اوثقی کر دی  
علمائی مسائل اونکی تفصیل ارجاع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت ناوارہے  
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہ ہوا جا لایا تفصیل اخلاق غیر ان ائمہ اربعہ کے  
کہ مذهب اونکی محفوظ اور مدون ہیں ایسی پسندیں معروف ہیں اونکی قواعد  
کہ مستحب ہون احکام اونپر اپنے نہیں جائز تقليید اونکی پنج اوس چیز کی کہادن ہے  
محفوظی سو اس طی کہی ہوتی ہے حیثی مشرود ہے بشرط ایڈیگر کہ مفوض کیا ہے  
اوہنہوں نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی ایس کہ معاشر اس طی کہم ہونے  
اوہنہی کہ وہ محفوظ ہو اون سی قید سی اور شرط سی ایس نہ جائز سوئی تقليید  
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال لاما الاستوانی فی شرح عہد ابیر الاصول  
للقاضی البیضاوی فی المزکون کتابہ قال فاطمۃ الحرمیں فی البرهان حجۃ المحقق  
علی ان العوام لیس لهم یعلو ابداله بـ الصحاۃ بل عیاهم ان یتیعوا هم  
الایتۃ النین سید وادبو بـ الابواب وذکروا وضایع المسائل فـ ایضا  
حق النظر وہن بـ المسائل بینو ها وجموہا وذکر ابن الصلاح ایضا  
ملحصلہ انه متیعات تقليید الایتۃ الاربعة دون غيرهم لآن مذهب  
الایتۃ الاربعة قتل نتشیر و عدم تقليید مطلقاً و تحضیص عموماً و شروط

شرط فروع عدای خلاف عیوہم انسنی کہا امام استوانی فی شرح مہلک اصول قاضی  
 بیضاوی میں آخر کتاب اپنی میں کہ کہا امام احریم فی کتاب اپنی میں کہ نام او سکا  
 برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدوں فی اوپر اس امر کی تحقیق عوام الناس کو  
 ہمین جائز کے عمل کریں مذہب صحابہ پر ملکہ و احباب اور لازم ہی اوپر پریہ کہ قبلہ ہوں  
 مذہب ائمہ کی کہ جہنوں مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل فیں کی اور باب با  
 کئی مسائل اور ذکر کئی احادیث احادیث مسائل و رواضح اور روشن کئی طریق  
 قیاس اور ستہ باطحہ کی تو صافیا درستہ فیکر دیا مسائل کو اذنوب بیان کر دیا  
 اور صحیح کر دیا اون سب سلسلہ نو ایک جا کتب فقه میں اور ذکر کریا ابن الصلاح  
 بنواہ وہ رئیس حديثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حامل او سکا یہہ ہی کہ متین  
 ہی تقليید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسوہ اسٹھی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا میں گیا جہا  
 میں اور معلوم ہو گئی تقليید مطلق مسائل اونکی کی تخصیص عموم مسائل ذیلیک  
 اور شرط فروع اونکی کی خلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الہمام  
 فی الحجر تحریر الاصول **تکلم** کے نقل لاما اجماع المحققین عل  
 منع العوام من تقليید اعیان الصحابة بل عليهم تقلييد من بعدهم  
 الذين سيروا و وضعوا و دونوا على هذا ما ذكر البعض المتاخرين  
 من منع تقلييد غير الائمة الاربعة لا ضباط فعله بهم و تقييده  
 مسائلهم و تخصيص عمومها ولحد مثلا في غيرهم لأن لأنف ارض  
 انتقامهم وهو الصحيح انتہی کہ شیخ ابن الہمام فی الحجر تحریر الاصول  
**تکلم** کے نقل کیا امام احریم نے کہ اجماع کی تحقیق فی اور منع کرنی

عوام کی تقلید صحابتی بلکہ لازم اور واجب ہی اپنے تعلیم پر ہے امّا سب کے  
لئے ہونے نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل میں کی اور وضع کئی مسائیں  
ابنی اپنی وضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل کا کرایک جا اور اسی پر  
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ العزیز  
کی واسطی منضبط ہو جانی مذہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی متعبد ہو جانی مسائل دیکھ  
کروہ مطلقہ ہی اور واسطی مخصوص ہو جانی مسائل اونکی کی کروہ عامہ ہی اور نین  
پایا گیا مثل اوسکی ترجیح مذہب اور نکی اب تک واسطی مقطع اور مفتوہ ہو جانی متعلقات  
اوپنکی کی یعنی ہنین صحیح تقلید کرنی کیجیے سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع  
مذکور کی پس قول و نکا وہ الصحیحہ صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر  
غیر ان ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط عصی ہی واسطی مخالفت اجماع کے  
قال **احمد** الرازق فی الشیاه فی المقادیر الادلی میں لنوہ الثانی من  
الفن الادل و مخالفات الاممۃ الاربعۃ فهو مخالف الاجماع و ان کا فیہ  
خلاف لغيرهم فقد سریح فی التحریر ان الاجماع انعقد على عدم العمل بذلک  
مخالف للاممۃ الاربعۃ انت هی کہا صاحب بجو الرائق فی الشیاه میں یعنی  
قادره اول کی کروہ نوع ثانی ہی کہ فی اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کی  
وہ مخالفت اجلع کے اگرچہ اوس میں خلاف اور ونکا ہی ہو گیو کہ تحقیق  
نصریح کی ہی تحریر میں کہ تحقیق اجلع منعقد ہوا اور پہنچنی عمل کی کروہ عمل  
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخہ اسیں فی المسند الاجماعی مختصر ایڈیٹ  
فہمہنا ہا سلیمان قد و قم الاجماع علی ان الایمانت ایضاً یعنی للاممۃ الاربعۃ

الرابعة الائمة ائمۃ الشیعہ احمد بن قاسم تفسیر الحمدی میں بحث کیا ہے قسم اسی طبقہ کی کوئی تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اس پر کہ تحقیق ابتدا ع جائز ہیں مگر ائمۃ الرسول کا کہا طحطاوی نے شرح در المحتارین نتیجہ کتب الذبایح کے قال بعض المفسرین ان الفرقۃ المسماۃ باهل السنۃ والجماعۃ قد جمعت الیوم فی مذہب الائمه الاربعة ہم المحتقوں والمالکیوں الشافعیوں والحنبلیوں و من كان خارجاً من هؤلأ المذاہب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل المذاہب و النازلة استھنی کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق فرقہ اہل بحث و جماعت کا جمیع مسوی ایجکی دن مذہب اربعہ میں کہ وجہی ہیں اور مالکی اور شافعی اور حنبلیہ اور جمیع ہوئی ہیں اس میں کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذہب اربعہ سے اس نہ مانیں وہ اہل بحث و اہل نارسی ہی پس ثابت ہوا ان مفہولات سی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کی مجموع ہی وہ عمل کہ مخالف ہوا ائمۃ الرسول کے اور جو عمل کہ مخالف ہی ائمۃ الرسول کی وہ و طرح پر ہی ایک عمل ہی کہ کوئی امام ائمۃ الرسول میں سے قائل اوسکا نہ ہو جیسا کہ مثلاً یعنی باندہ اسینہ پر مرد دن کو کوئی امام ائمۃ الرسول میں تھی قائل اسکا نہیں یا اول وقت میں سنت اور افضل جانکر ہر سنا نہیں کا گرسیوں میں اور زندہ ابراد کرنا کپونکہ امام ائمۃ الرسول میں ہی اسکا قابل نہیں ہوا بلکہ نزدیکی سبکی ابراد ستحب ہے اور وہ ہبہ منسوب ہی امام شافعی کی طرف وہ غلط م Hispan ہی اسو سطحی کہ کہا امام نفوی شافعی المذہب نے شرح صحیح مسلم میں باب استحباب لا ابراد بالظاهر الصحیح شرعاً الاراد و یعنی کہ فالحہم و العلما و هو المنصوص للشافعی وبه قال

ابن عثیم لشہر رفع شہر قارئہ تھریخ اولیاء شیعہ کوئی نہیں سنا فلم بت

عن ابن عباس عن زيد الهراني يعني بمحض جلوه علق و عذر له  
تمهود الصواب لكتاب الحديث الصحيح في مسلمه على فعله والرواية  
بمواطن كثيرة انتهى بأوصيتكا بربما سهلت موسى عليه تبرير  
الرجح بينها يامى ياكوى او وجانور او بوكوى او قسمى بحسب ما هو  
في الواقع بخلاف كذب فرق ظاهره كاذبة آئمه اربعه كما بعل اس حدیث کے قال رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم الماء کا بخششی رواه الطبری والشافعی  
والطراوسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان  
والطحاوی والحاکم عن جماعة من الصنفین او بعل اس حدیث کے قال رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم الماء طهو کا بخششی رواه احمد والترمذی والنسائی  
وابوداؤد وغيرهم يارفع بین کے تردیک ہر تکبیر کے بعل اس حدیث کے  
عن ابی هریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیم یدی  
فی الصلوٰۃ حین یقفر و حین یرکع و حین یسجد رواه ابن ماجہ و عن عبید  
بن حبیب لكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیم یدیہم کل تکبیر کی فی الصلوٰۃ  
الملکۃ رواه ابن حجر و عن ابن عباس رواه ابن رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم کان یفعیہ عندکل تکبیر رواه ابن حجر کینکہ یہ حدیث بن داک  
الصیفی فیم کان یفعیہ عندکل تکبیر رواه ابن حجر کینکہ یہ حدیث بن داک  
الرثی بین او برفع بین کے تردیک ہر تکبیر کے جبکہ وہ مذہب بعض رحیم  
کو از کا ذکر نہیں کیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس فیم بین کل طرف پا جمع  
کیا ہوا زینین گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس فیم بین کل طرف پا جمع  
کرنے کا زد استطہر حاجت کے جبکہ وہ مذہب بعض محدثین کا ہر بغیر  
بجزیء کی مذہب فیم کی مذہب فیم کی مذہب فیم کی مذہب فیم کی مذہب  
خوف مضر او مطر او سفر کے بعل حدیث ابن عباس کے عن ابن عبد

فیض و بیان  
فتوحیل و مصطفی  
عنه اللہ و مصطفی  
و صرفین  
عسکریت  
زیریلیت  
زین العابدین  
زین العارفین  
زین العازمین  
زین العزمین

فَلَمَّا دَرَبَ الْمُرْسَلَاتِ حَنَّ الْمَدِينَةُ وَأَنْجَيْتُهُنَّا مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَرَسُولًا فَلَمَّا دَرَبَ الْمُرْسَلَاتِ حَنَّ الْمَدِينَةُ وَأَنْجَيْتُهُنَّا مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَرَسُولًا فَلَمَّا دَرَبَ الْمُرْسَلَاتِ حَنَّ الْمَدِينَةُ وَأَنْجَيْتُهُنَّا مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَرَسُولًا فَلَمَّا دَرَبَ الْمُرْسَلَاتِ حَنَّ الْمَدِينَةُ وَأَنْجَيْتُهُنَّا مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَرَسُولًا

وَالْعَشَاءُ مِنْ غَيْرِ خَوفٍ وَلَا مُطْرٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ارَادَنْ  
كَيْخُ جَامِيَّةِ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَابْوِي حَمْزَةِ وَالْتَّرمِذِيِّ  
وَالْدَّسَائِيِّ وَالظَّهَّاوِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَعَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ  
قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهَرُ وَ  
الْعَصْرُ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبُ وَالْعَشَاءُ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوفٍ  
وَلَا سُفْرٍ وَلَا مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ وَعَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ قَالَ  
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهَرُ وَالْعَصْرُ جَمِيعًا  
بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ كَخْوفٍ وَلَا مُفْرَغٍ قَالَ ارَادَنْ كَيْخُ جَامِيَّةِ رِوَايَةِ  
مُسْلِمٍ أَوْ رِوَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَاجَسٍ هُوَ مُؤْمِنٌ بِعِنْدِهِ كَيْخُ  
سَيِّدِ سُطُّوحٍ كَمُؤْمِنٌ بِعِنْدِهِ كَيْخُ بَرَامِمٍ كَمُؤْمِنٌ بِعِنْدِهِ كَيْخُ جَنَاحِهِ  
أَوْ سُعْدٍ كَمُؤْمِنٌ بِعِنْدِهِ كَيْخُ كَوَافِرِهِ أَوْ كَوَافِرِهِ كَمُؤْمِنٌ بِعِنْدِهِ كَيْخُ  
شَلَادِهِ وَضُوكِرِهِ بَعْدَ إِذَانَةِ بَحْرِ بَرَادِهِ وَبَعْدَ إِذَانَةِ  
آنِ حِدِيثِ صَحْنِيِّ لِعِنْيَى كَيْخِ حَارَبِيِّ هُوَ حَرَجٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَعَلَ لِأَعْمَالِ الْيَقَامِ بِهِ فَذَكَرَ فَكِيرًا وَإِذَا رَكِعَ فَارْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمْعَنَ لِلَّهِ  
حَمْكًا فَقُولُوا إِلَاهُمْ بِرْنَالِكَ أَكْهَلْ فَادَصْلُقْ فَمَا فَطَلَوْقِيَّا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا  
فَصَلَوَاقَعِيَّا وَجَمِيعُونَ مُتَفَقِّنُ عَلَيْهِ إِلَّا حَرَجٌ عَنِ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَعَلَ الْحَامِمُ لِعِنْيَمْ بِهِ ذَكَرَ فَكِيرًا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَإِذَا رَفِعَ فَارْفِعْ  
وَإِذَا قَالَ سَمْعَنَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا بَرْنَالِكَ أَكْهَلْ وَإِذَا حَمَى فَاعْدُ فَصَلَوَاقَعِيَّا وَإِذَا مَسَّ  
وَأَخْوَجَ عَنِ الْحَلْمِ بِرْقَا فَاسْلُمْ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَفَأَهَا فَيَا مَا صَلَلْ فَصَلَوَاقَعِيَّا وَإِذَا  
لَمْرَنْ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا بَرْنَالِكَ أَكْهَلْ وَإِذَا هَنَّا

لَمْرَنْ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا بَرْنَالِكَ أَكْهَلْ وَإِذَا هَنَّا



لہو کے رعاف ناقص و ضوہری نزد کیا امام ابو حنفیہ اور امام احمد کے اور  
س ف کرنا قص و ضوہری نزد کیا امام شافعی اور امام مالک کی آیا وضو کریے  
برو سہ لیوی اور رعاف جاری ہو وہی پس یہ نماز بھی باطل ہی نزد کیا  
مہار بعہ کی کیونکہ رعاف ناقص و ضوہری نزد کیا امام ابو حنفیہ اور احمد کے  
و رب سہ ناقص ہی نزد کیا امام مالک و شافعی کی پس باطل ہوئی یہ نما  
ذ کیا کل کی آیا وضو کیا پھر ذکر کیا اور قی کی پس یہ نماز بھی فاسد ہے  
ذ کیا مہار بعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقص و ضوہری نزد کیا امام مالک اور  
ام شافعی کی اور قی ناقص و ضوہری نزد کیا امام ابو حنفیہ اور امام احمد بن  
بل کی آیا وضو کیا اور مس ذکر کیا او سحر کیا بال یاد و بال کا پس نماز  
مل ہی نزد کیا مہار بعہ کے اسوائی کے مس ذکر ناقص و ضوہری نزد کیا  
ام شافعی اور احمد کی اور لتفا کرنا بال دو بال سبھیں ہی نزد کیا امام  
بوحنفیہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر برو سہ لیا او سحر کیا بال یاد و بال کا پس  
نماز فاسد ہی نزد کیا ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقص و ضوہری نزد کیا  
ام شافعی اور احمد کے اور سمح بع مسکا یا تمام سر کا فرض تراویہ کیا بوحنفیہ اور  
کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتھہ ترک ہنیت کے او سکبڑا منے  
دہ ہتھے پس یہ نماز باطل ہی نزد کیا ائمہ اربعہ کے اسلئے کے منے  
س ہی نزد کیا ائمہ ائمہ کے امام ابو حنفیہ اور مالک اس و احمد کے اور  
ت فرض تھی نزد کیا امام شافعی کے مسٹرک موئی یا وضو کیا ساتھہ  
تسبیہ کے او سکبڑا منے آؤ دہ ہتھے پس یہ نماز فاسد ہے نزد کیا ائمہ

کان کنہ و نگہ بن بزر ملا فک علیہ اک مکار فہرست دیگر دیگر صفحہ

لکھنؤ کو خصیٰ فرض نہیں کیا جو اسی مطلب کے لئے ترددیکھ کر امام شافعی کے سرو بیکھے ہے ترک ہبوا  
اوسر منی بخس ہجرا نہیں نہیں کیا امام ابو حنینہ اور امام مالک اور امام احمد کے  
تاریخی اسناد میں اس نہیں کیا جو اسی مطلب کے لئے ترددیکھ کر اسے اس طبقہ کے ترددیکھ کے سامنے قرار  
کے ترددیکھ کے تاریخی اسناد میں اسی بخس ہے ترددیکھ امام ابو حنینہ اور  
امام مالک اور امام احمد کے یاد ضمود کیا ہے جو سبہ لیا اور کچھ اسنی الودہ ہے پیر بہہ  
جہور عسلہ، ائمہ اربعہ کے ترددیکھ باطل ہے کیونکہ منی بخس ہجرا نہیں نہیں اس طبقہ ابو حنینہ اور  
امام مالک اور احمد بن حنبل کے ترددیکھ اور بوسہ ماقض و ضمود ہے امام شافعی کے  
حکایات و تاریخی اسناد میں اسی ترددیکھ کے تاریخی اسناد میں اسی ترددیکھ کے تاریخی اسناد میں  
ذکر کیا اور کچھ اسنی الودہ ہے پیر بہہ اس نہیں کیا جو اسی مطلب سے ائمہ اربعہ کے ترددیکھ کیوں نہ  
منی بخس ہجرا نہیں نہیں کے ترددیکھ اور منی الکرہ پاک ہے ترددیکھ امام شافعی کے  
لیکن سردار کی ماقض و ضمود ہو اور ان کے ترددیکھ پیر ناز غوث دیکھ کر ہٹل ہو  
اور اس طرح بغیر اپنے کے مددگاری ایک نہیں کے ترددیکھ کے نہیں ہے اس طور پر اس نہیں میں  
کہ نہیں اسی مطلب سے ترددیکھ ائمہ اربعہ کے جیسا کہ مشتی نہ نہ  
از حوارے والوں کے از بیمارے امثلہ مذکورہ سے معلوم ہو ایسے  
ظاہر ہے کہ پیرزادہ احمد صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پیشی میں ترددیکھ کے  
اربعہ کے سرفرازان کے ہر ایک شخص کو مکرر پہنچر مکروہ کہ عالم یوں جمع  
نمایا ہے بعده کامل فوایض کا اور کل شرابیط کا اور کل سفاسد کا اور کل  
نوافض کا اور کل واجبات کا اور کل محرومات کا اور کل مکرومات کا اور کل

بوجہ اتم کتب فقہ ان آئیہ کے سے اور یہیہ نہیں میں تین ٹھیکانے  
لکھنے کے حتیٰ قال کہ استاد ابوالحسن کا سفرائی مختصر  
اعلماً اکثر ممن عشرہ الف حنفی محدثین پیغمبر مصطفیٰ و فاطمہ  
الو فرم دیکھ، صاحب المواقف فی الفضلی شرح مختصر الاصحو و نحوہ  
فی مسلم التبیوت پر معلوم ہوا ماذکر سے کہ خلف لامذہ بک ناز درست  
ہمین کیونکہ لامذہ بکی مذہب کا مذہب آئمہ اربعہ سو باہم مذہب نہیں ہوتا  
اور جیکہ باہم مذہب کے مذاہب آئمہ اربعہ سو باہم تو پیر احمد صیو  
ابی آن بڑی میں کہنا زادن صور تو نین فاسد یا کروہ ہوتی ہے کہ تردید  
آئمہ اربعہ کے جیسا کہ گزار اپشن ایت ہوا ان نقول علماء نقایات اور  
فضلاء نقایات سو کہ ناز بھی ان لوگوں کے درست نہیں ہے تردید  
اہل سنت و جماعت کے اور ۱۷ بھی روایات

اہل سنت و جماعت کے ادانتے بھی روایات

روزیت نشیدہ دلالت کے کرتے ہیں، اسپر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہاء کے درست ہیں کیونکہ جب باتفاق فقہاء کے نماز بالکل یا ایسے فنی یا حرفی یا جملی کے پیچھے مخالف مذہب سمجھ کر درست ہیں ہے تو یہ ہر مخالف کل کے آئندہ اربعہ بطریق اولیٰ درست نہیں کی و اللهم اعلم و عالمہ حکم اور جواب سوال نام کا یہ ہر کہ نماز قدر یکی پیچھے مخالف کے درست ہر جگہ نہ پڑھنے کر تاہمہا م مخالف فوافضہ شفاف شفاف رخصیبی سی و کرکٹ دہ کر حکم نہ پڑھنے کر تاہمہا م مخالف راجح نماز قدر یکی مقتضی کتاب المسند رسائل المسند اجماع است کے اماماً کتاب اللہ فقا تعالیٰ فہمہ من اسباب اسرار امہت دلالت کر یہ ہر کہ مجتہد کہی مرضیب ہر اور کسی فنی طلی است

فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ قَالَ إِنِّي مِنْ بَعْدِ هَذَا لَكُمْ مَا  
أَنْتُمْ تَرَوْنَ

رسول اللہ فقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اذ احکم الحاکم فاجتهد فاصاب غلطہ بجزہ  
وادا حکم فاجتهد فاختطا فله اجر متفق علیہ بیس یہ حدیث تفقیح علیہ صحن حکم ہے  
اس میں کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آما اجماع امت فقا امام النووی  
فی شرح مسلم و کتاب القضییہ قال العلماء اجمعین المسلمون علی ان ذلک الحدیث  
و حاکم عالم اهل الحکم فان صاحب غلطہ اجر ان اجر بحاصلہ و اجر باجتہادہ ان  
اختطا فله اجر باجتہادہ انتہی بیس یہ اجماع امت صریح ہی اس میں کہ مجتہد کبھی  
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تسبیث ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع  
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تسبیث ہوا کتاب اللہ و سنت  
رسول اللہ و اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل تخلفہ ابہتہادیہ کی وائعت  
پسحرب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت یہے  
کہ مصیب مسائل ابہتہادیہ مختلفہ میں واحد ہی تو مقتدی مذاہب اوس کا  
یا تو ہو گا تو افق مذہب امام کے یا موگا مخالف مذہب امام کے بیس اگر ہو  
مذہب مقتدی کا مساوی مذہب امام کا تو اس میں کسی نوع کا کلام نہیں ہے  
درست ہونی میں وہی سند ہونی امام اور مقتدی کے اخلاق داداویں  
صیاکہ پڑی غار خفی خلف خنفی کسی یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف  
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور ہو مذہب مقتدی کے کامخالف مذہب  
امام یکے پس یہ مخالفت یا تو ہو گی فرالبعن میں بین طور کر ترک کری امام  
فرالبعن مقتدی کی یا ہو گی واجبات میں با منظور کر ترک کری امام و اجتہاد  
مقتدی کی یا ہو گی سنن میں بین طور کر ترک کری امام سنن مقتدی کر ترک

پس تقدیم اعتماد کری کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور حکایت  
 امت کی کہ صلوٰۃ میری صورت اولیٰ میں فاسدی سبب ترک فرائیں کے  
 اور صورت ثانیہ میں مکروہ ہی سبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ میں  
 منفضوں ہی افضل سبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ اور  
 سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز تقدیم کی خلف امام مخالف  
 کی فاسدی وقت ترک فرائیں کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات  
 اور منفضوں ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہ وہ قاعدة ہی قوائمه مذکور  
 کی سی کہ بنی سی اس پر حکم مذکور تقدیم کا خلف امام مخالف کے کیونکہ مذکور  
 ائمہ اربعہ کا یہ ہی کہ ان المحمد قد صحیح و قد یحیی قال فی آخر مسلم اللہ علی  
 وغایہ هذہ هو الصحيح عذل الاممۃ الاربعة انتہی قلمبزار قال الطحاوی نے  
 شرح الدر المختار تحت قولہ لکن فی و تراجمان تیقون امراعات لم یکہ او حد  
 لم یصحیح ان شا شکرہ قوله ولكن فی و تراجمان هذہ هو المعنید لان المحققین ججو  
 اليه و قواعد مذهب شاهدة لان حلبي انتہی و قال الشامی فی شرح الدر المختار  
 قوله ولكن فی و تراجمان هذہ المعنید لان المحققین ججو اليه و قواعد المذهب  
 شاهدة لان ذکرہ سیکیم انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ  
 اور اجماع امت اور قواعد مذهب کی سی کہ نماز تقدیم کی خلف امام مخالف کے  
 باطل ہی فرائیں اور نسراطیں اور مکروہ ہی واجبات میں اور منفضوں ہی افضل  
 ستر میں نہذرا قال الفھاء ان صحت صلوٰۃ المفتی و فسادها على ای معتقد  
 فی قال فی الهدایۃ فی باب لو ترا ذا علم المفتی ما یعنی عزم منعه فساد صلوٰۃ

صلوٰتہ کا الفصہ وغیرہ لا یحوز بدلہ فتداء انتہی کہ یہاں  
کے باب ابو تیریز کے جس وقت معلوم کرے مقدمی المذہب است  
از زمانہ تھی اور جیز کہ گان کرتا ہے فراز ما زانی کا امتداد فصہ وغیرہ کی تو نہیں حائز  
ہے سہی اوسکے آؤندہ نام ہوا کلام صحبہ برائیکا قال فی النهاۃ فی ما  
فی الورکا فتداء لیشنا فعی المذہب نایا صریحہ اذ کان کہ مام تیحای می  
اخذ خوبی ملک اخلاق و فتح کر فی الفتاوی العاملکیہ ای کہا نہیا یہ مبنی باب ابو تیریز کی آؤندہ  
ہے ساہیہ شافعی المذہب کے نہیں صحیحہ مکار و سوقت کہ ہوا مام بریسٹر کرنیوالا موضع  
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہیا کہ فتاوی عالمگیریہ بریز قال فی المکفار  
ضعفہ بریز فی باب ابو ترقیل اذ اعلم بالیزعم فی فساد صلوٰتہ کا الفصہ وغیرہ کے یعنی  
ان کا فتداء برایغایصہ اذ کان کہ مام تیحای مواضع المذہب فیان یقین  
من الخارج الخس و غیرہ السبیلین کا الفصہ وغیرہ وان یقین کہ ما  
القبلة مستویا و کہ متوجه احرار افاحشاؤکہ ہیکون و کاشا کافی یا نہ و  
لکہ ہیتو ضماف نماء الراکن القلیل و ان یغسل تو بمن المذہب فی ریفوک  
الہالیس من دروان کہ یقطنم الوروان براعلی الترتیب فی الغوات وان  
یسیم مریم انسہ انتہی ایسا کافیتیہ باب ابو تیریز فی اعلم ما یزع فیہ فساد  
صلوٰتہ کا الفصہ وغیرہ یعنی تحقیق آئندہ ساہیہ شافعی المذہب کے  
نہیں صحیحہ مکار و سوقت کہ ہوا مام بریسٹر کرنیوالا موضع اختلاف کیسی بانطوطہ  
ما رکھنے کے لئے و ضمود کروی بھر سے کہ خارج ہو سوائی سبیلیز سے ہی جیسا کہ فصہ وغیرہ  
اوکھا ہوا مام طرف قبلہ کی سیدھہ ہو کر بغیر احرافہ چشم کا بہتر ہو رہا مام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَعَصُّبُ بِعْنَى نَفْرَوْرِي جَفَا كِرْنَهُ وَالاَئْمَدْ بَنْ سَرْ مَانْدَرْ وَافْضَادْ حَوْلَهُ  
كَلْيَ دَرْنَهُ شَكْ كَرْ بَنَهُ وَالا اِيَانْ بَرْ بَانْطَوْرَ كَهُنَهُ خَدَاجَانَهُ مَيْنَ مُونَهُونَ يَا  
بَنْبَرْ! وَرَنَهُ وَضَنُوكَرْ سَكَنَيْنَ قَلْيلَهُ سَيْهُ اَورَ رَأْكَ كَرْيَ كَبَرْيَ بَنَيَ كُونَسَيَ اَزَهُ قَطْعَهُ  
كَرْيَ دَشَرْ كَوْسَهُ سَلَامَ كَمَ اَورَ عَايَتَ كَرْتَ تَرْتَبَ قَوَابَتَ كَمَ اَورَ كَمَرْيَ سَمَّ  
بَعْ سَرَكَنَامَ بَوْ كَلامَ صَحَبَ كَفَاهَيْهَهَا قَالَ فِي الْعَنَائِيْرِ قَوْلَهَا اَعْلَمُ الْمُفَتَّدَهُ مَيْعَمَ  
صَنْفَسَادَ صَلَوَتَهُ لَعْنَى لَقَنْدَهُ بَهَ اَنَّا يَصْحَّهُ دَائِنَجَاهِي مَوَاضِعُ الْخَلَافَهُ بَاتَ  
يَتَوَضَّهُ فِي الْخَارِجِ النَّجَسِ مِنْ غَيْرِ السَّبِيلِينَ وَبَانَ لَهُ شَوْفُعُونَ لِقَبْلَهُ الْخَوَاقَافَ  
وَلَهُ يَكُونُ شَاكَافِي اِعَانَهُ وَلَهُ لَا يَتَوَضَّهُ فِي الْمَاءِ الْأَكَلِ الْقَلِيلِ وَلَهُ يَغْسِلُ ثُوبَهُ  
مَنْيَ اِنْكَانَ طَهِيَا وَيَقُولُ لِيَا بِسَمَنَهُ وَلَهُ لَا يَقْطُمُ الْوَرَوِيَا عَلَى لِتَرْتِيْبِ الْفَقَاهَهُ  
وَلَهُ يَغْسِلُ بَعْ رَاسَهُ فَانَ عَلِمَ مَنْشَى مِنْ هَذَهُ الْأَشْيَاءِ لَا يَصْحَّهُ لَقَنْدَهُ وَلَهُ  
لَمْ يَعْلَمْ جَازَ وَيَكُونُ هَذَا حَكْمُ الْعَسْتَارَاجِمِ الْعَنَائِيْرِ لِقَدْ خَتَلَ فَصَلَيْخَنَهُ  
ذَلِكَ فَقَالَ الْهَتَدَهُ اَنِي وَجَاهَتِرَنَ الْمُفَتَّدَهُ اَنِي بَرِي اَمَّا مَسْلَمَ الْكَفَ وَلَمْ يَتوَضَّهُ  
لَا يَصْحَّهُ لَقَنْدَهُ وَذَكَرَ التَّهَرَّهَا شَئَ اَنَ الْكَثِيرُ مَشَأَيْخَاجَونَهُ وَقَالَ صَحَبَهُ  
الْعَنَائِيْرِ وَقَوْلَهُ لَهَتَدَهُ فَانَ اَقْلِيسَ لِهَانَ زَعْمَ اَلَمَامَ اَنَ صَلَوَتَهُ لَدِيْتَ  
بَصَلَوَهُ وَكَانَ لَهُ قَنْدَهُ حِينَهُنَّ بَنَاءً الْمَوْجُودُ عَلَى الْمَعْدُومِ فِي زَعْمَ اَلَهَهُ  
وَهُوَ الْأَصْلُ فَلَا يَصْحَّهُ لَقَنْدَهُ بَهَ اَنَهُ كَلَامَ صَحَبِ الْعَنَائِيْرِ  
كَهَا عَنَائِيْرَهُ مَيْنَهُ قَوْلَهَا اَعْلَمُ الْمُفَتَّدَهُ يَادِنَعَهُ مَنْهُهُ فَنِسَادَ صَلَوَتَهُ بَعْنَى تَحْقِيقَهُ  
اَفَتَدَهُ سَتَّهُ شَافِعِي الْهَتَدَهُ بَكِي بَنْهُنَنَ صِحَّهُ كَمَرْ وَرَسْقَتَ كَهُ بَرْنَهُ كَرْ بَنَهُ وَالاَهْوَاعَ  
اَذَّهَفَ كَهَا بَانْطَوْرَهُ وَضَنُوكَرْ لِيُوْهُ خَلَاجَ نَجَسَسَيَ بَهُيَ كَهُهُ خَارِجَ غَيْسَهُ لَهُ طَهِيَا بَنَهُ  
هُهُ الشَّفَعَيِيَيْهُ لَهُ لَهُمَّ اَكَمَرْ لَازَهُ قَرَنَ لَبَزَهُ لَبَزَهُ لَبَزَهُ

بیکن بر قویل اصلانیا علمند نہیں تھم انہیں الچائز و عقار و محبت نہیں ٹولی د بھائی و فلکن شفیعیں دیکھ دیں  
غیر سبیلینسی ہی اور نہ سخیر ہو دی قبلہ سی اخراج کنیرا درخواست کے  
کرنے والا ایمان میں اور نہ دھنو کری پانی فلیل ہی اور باک کر لیوی کمپری  
اپنی کو منتی ہی اور کہڑج و اپنی منی خشک کو اور نہ قطع کر دیے و تر کو یعنی  
اساتھہ سلام کے اور رعایت کرنے والا ہوتا ترتیب خواتیت میں اور سچ کری  
ربع سرکا بس اگر معلوم کری اوس ہی کوئی شی ان ہشیاریں ہی تو نہیں  
صحیح ہو گا اقتدا ساتھہ و سکلی اور اگر نہ علم ہو صد و کسی شی کا ان ہشیاریں  
ہی تو جائز ہو گا اقتدا ساتھہ و سکلی لیکن مکروہ ہو گا اس صورت میں اور جیکہ  
فدا صلاوة مقتدی کا راجع ہی طرف زخم مقتدی کی یعنی مقتدی کے  
نزد کیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزد کیک فاسد نہیں تو اس صورت  
میں فاسد چیزوں کی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزد کیک نماز فاسد  
ہیں ہی اور امام مقتدی کی نزد کیک فاسد ہی تو اس صورت میں نماز  
مقتدی کی صحیح ہو گے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور  
فداد میں آور مختلف ہوئی ہیں مثا بیخ ہماری اس میں پس کھاہنہ و اپنے  
او ایک جماعت نی کے تحقیق مقتدی نی اگر دیکھا امام اپنی کوس کرتی ہوئی  
عورت کو پڑھونکیا تو نہیں صحیح اقتدا ساتھہ اس امام کے اور ذکر کیا  
ہے یا مشی نی کے تحقیق اکثر مثا بیخ ہماری نی جائز کہا ہی اقتدا کو ساتھہ اس  
امام کی اور کہا صاحب نہیں نی قول ہند و اپنی کا اپنیں ہی اسوا سیطے  
کرنے ہم امام کا یہ ہے کہ صلوٰۃ میری نہیں ہے صلوٰۃ مسیح پس مس کا اقتدا  
اسوقت ہمارا موجود کے اوپر معدوم کے زخم امام ہیں اور حالانکہ وہ

وہ صلی بی سی اس نماز میں بین صحیح مودا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام  
سو اکلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہ ہی کہ رامی امام کی محنت اور فضائی  
نماز میں بھی سبقتی تزویہ کی اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہم دیکھا  
انوار الدین تعالیٰ قال صاحب الکنز فی الحافی باب الوتر و اذا علم المقداد من  
الشافعی ما يقصد صلوته كالقصد في المجاهدة وغيره لغيره مجرزاً لاقتلاع به  
انتهی کما صاحب کثری کافی کی باب الوتر میں کہ جس وقت معلوم کری تعتقد  
امام شافعی المذهب ہی وہ جنری کے مفہومی نماز اوسکی کاماند فضہ وغیرہ کے  
تو نہیں جائز اقتدا اوسکی ساتھہ اوسکی قتل الاعام الرذليع فی تيسير الحقائق شرح  
کنز الدقائق فی باب الوتر دلت المستدل على جواز الاقتداء بالشافعية اذا  
کار الإمام احتاط في مواضع الخلاف بان تجربة الوصوّر من المجاهدة والقصد  
ويعمل تقويّة من المنهى لا يكون شاكا في ايمانه بالاستثناء ولا يضرّه قاعن  
القبلة ولا يقطع وتره بالاسلام وهو الصعب اشتھی کہا امام زیلیہ نے  
شرح تيسیر الحقائق شرح کنز الدقائق کے باب الوتر میں کہ دلالت کرنا بھی  
پرسسلہ اور جواز اقتدا کے ساتھ شافعیہ کے جگہ ہودی وہ امام شافعی  
المذهب احتاط اور پرینزیر کرنے والا مواضع اختلاف میں بین طور  
کہ بنابری و ضروری سے اور فضہ سے اور پاک کری کثیراً اپنا نہ  
ہی او یونہ شک کرنے والا اجاتا میں بین طور کر کہ کمی انا موصون ان شالله عطا  
اوہ ہو سمجھنے خبلہ بید اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہیو  
الحجج اجھی اگر اہم شافعی المذهب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری کا

اکھر المختار میں دوسرے قیمتی نہیں اظہر لئے گلے دوسرے اندھے اکھر

بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری بیکاری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَخْتَاطُ فِي مَوَاضِعِ الْخَلْفِ بَأَنَّ كَانَ يَجْدُلُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَحَادِ وَالْكُفْرِ  
وَلِغَسْلِ ثَوْبِهِ مِنَ الْمَنِيِّ وَلَا يَكُونُ شَاكِنًا فِي إِيمَانِهِ بِإِنَّ رَبَّهُ أَنَّهُ مِنَ الْمُشَاهِدِ  
فَامْتَرَ وَجْهَهُ سَيِّئَةً فَأَعْنَى الْقَبْلَةَ وَلَا يَقْطَعُ الْوَتْرَ بِالسَّلَامِ وَهُوَ الصَّدِيقُ وَ  
اللَّهُ تَعَالَى لَا مُنْتَهَىٰ فَأَعْنَى الْقَبْلَةَ وَلَا يَقْطَعُ الْوَتْرَ بِالسَّلَامِ وَهُوَ الصَّدِيقُ وَ  
أَعْلَمُ أَنَّ لَا قَنْدَاءَ بِالشَّافِعِيِّ عَلَى ثَلَاثَةِ اقْسَامٍ لَأَوْلَى نَعْلَمُ مِنْهُ لَا حَسْنَاطٌ  
فِي مَذَهَبِ الْحَنْفِيِّ فَلَا كَاهَةَ لَهُ لَا قَنْدَاءَ بِرَبِّ الْثَانِيِّ أَنَّ يَعْلَمُ مِنْهُ عَدْرَفَةَ  
صَحْنَهُ وَالثَّالِثَةُ أَنَّ لَا يَعْلَمُ شَيْئًا لَكُلِّ أَهْرَافٍ وَلَا خَيْرٍ صَيْرَلِهَ لِهِ الشَّافِعِيُّ  
أَذَا صَلَى الْحَنْفِيُّ خَلْفَ كُلِّ مُخَالَفٍ مِنْ مَذَهَبِ فَالْأَكْمَمِ كَذَلِكَ فِي ظَاهِرِ الْهَدَى يَكُونُ  
الْكَلَمَةُ هَبَّتْ بِرَبِّ الْعَقْدَى وَلَا احْتِبَارَ لَا عَنْفَادَ لَهُمْ حَتَّى شَاهِدُوا  
لِلْحَنْفِيِّ مِنْهُمْ أَمْرَةٌ وَلَمْ يَنْوِ ضَائِمٌ أَقْتَدَاهُ بِرَبِّ الْمَشَائِمِ قَالَ الْأَبْيَوْزِيُّ وَهُوَ لَهُ  
كَمَافِ فِي الْقَدَى وَغَيْرُهُ وَقَالَ هَذِهِ وَافِي وَجْهِ اعْتِدَكُمْ بِيَجْوَزِ وَرَجْحِ فِي التَّهَايَا بِهِ  
فَنَسِيرُ لِمَا نَعْلَمُ لَهُمْ أَنَّ صَلَوةَ الْمَسِيْتِ بِصَدُورِهِ فَكَانَ أَكْثَرُهُمْ حَسِينَ  
بِنَاءً الْمَوْجُودِ عَلَى مَعْدُومٍ فِي زَعْمِ الْمَامِ وَهُوَ لَا صَلَوَةَ فِي الْأَقْدَاءِ فَلَوْ بِعْدِهِ  
أَنْتَى وَرَدَ مَا مَقْتَدَاهُ بِرَبِّهِ حَوَانَهُمَا وَالْمُعْتَدِرُ فِي حَقِّهِ رَأَى نَفْسَكَ عَنْهُ أَنْتَى كَلَّا  
صَاحِبَاتِهِ الْعَفَارِ مُخْتَصِّهَا كَبِيرًا نَحْنُ الْعَفَارُ شَرِحُ تَوْبَرِ الْأَبْصَارِ كَبِيرًا بَابُ الْوَتْرِ مَرْكَبَتْ  
كَسَلَلَهُ أَوْ بِرَجَوا زَانِدَكَى سَلَّهُ أَمَامُ الشَّافِعِيِّ الْمُنْسَبُ كَبِيرًا بِوَسِيمِ أَمَامِ  
أَبْنَاطِهِ أَوْ بِرَبِّهِ كَبِيرًا مُؤْلِمًا مُضْعِعًا اخْتِلَافَ كَسَى بَانَ طَرَكَ كَبِيرًا كَبِيرًا وَضَعِيفُهُمْ بَنِيَّ  
أَوْ فَرَصَدَسِيِّهِ أَوْ دَبَّيَوْدَسِيِّهِ كَبِيرًا أَبْنَانِيَّهِ سَلَّهُ أَوْ رَهْبَنَهُ بَوْدَسِيِّهِ شَاكِلَ بَانِيَّهُ بَلْكَنَهُ  
كَرَكَبَهُ أَنْشَارَالسَّلَّكَأَوْ رَهْبَنَهُ بَوْدَسِيِّهِ سَلَّهُ كَبِيرًا بَلْكَنَهُ بَلْكَنَهُ  
وَتَكَرَّسَاتِهِ سَادَمَ كَرَكَبَهُ بَوْدَسِيِّهِ اَوْ رَهْبَنَهُ بَوْدَسِيِّهِ بَاتَ كَأَقْتَدَاءِ

فِي تَدْبِرِهِ تَرَهُ بَلْكَنَهُ أَوْ رَهْبَنَهُ بَلْكَنَهُ كَبِيرًا بَلْكَنَهُ

هـ) (الوكام) (جزء) (مهم) (فقط) (نادر) (مع) (إيجاب) (نحو) (غير) (نـ)

در جان یہ بات کہ اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے تین قسم میں ہے اول  
کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام پیش افی المذہب احتیاط خفیہ المذہب میں  
کرتا ہی بین طور کر نہیں کرتا وہ چیز کہ موجب فرادیا کر است تحریریہ کا مو  
ل اس قسم میں کچھ کر است نہیں اقتدا میں ساتھہ شافعی المذہب کے اور تی  
کہ معلوم ہو مقتدی کو عدم احتیاط شافعی سی مخاطبے میں تو اس قسم میں  
نہیں درست اقتدا ساتھہ اوسکے آور ثالث یہی کہ معلوم ہو مقتدی کو  
کوئی چیز نہ احتیاط اور نہ عدم احتیاط پس اس قسم میں بھی کر است نہیں  
اور نہیں خصوصیت ان امور مذکورہ میں شافعی المذہب کے بلکہ حب بڑے  
مخالف المذہب ہیں مخالف المذہب اپنی کی توبی یہی حکم ہی بلا فرق  
اور ہمارے دادا یہ کا یہ ہی کہ معتبر صحت اور فضاد مخالف مقتدی میں المذہب  
مقتدی کا بھی نہ مذہب امام کا بہان تک کہ دیکھا خفیہ نے کہ سر کیا  
شافعی المذہب نی عورت کو اور وضو نکیا پہرا قتد اکا کیا اوس خفیہ نے  
ساتھہ اوسکی پیشگوئی جمہور شایخ قائل ہیں جواز اس اقتدا کے وہو  
الاصح جیسا کہ فتح القدير وغیرہ میں ہی اور کہا سند وانے نے اور ایک  
جماعت نی کہ نہیں جائز یہ اقتدا اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ میں ٹائیپو  
کہ یہ عدم جواز اس اقتدا کا قریس ہے اسوا سیطے کہ تحقیق گمان امام کا یہ  
کہ تحقیق مخالف میں ہے مخالف سب سب عورت کے پس سوکا  
اقتنا اسوقت بنام موجود کی معدوم پیش زعم امام میں اور حال آنکہ وہ  
اصل ہی اقتدا میں لبس صحیح ہو کا یہ اقتدا تمام سواد حساب نہایہ کا اور

او رکیا کیا ہی فوں میں ہو رکھتے تھے مقدمہ کا مذہب جواز اس نماز کا ہی اور سبق  
اُسکی حق ہیں اتفاقاً و سکایی نہ احتکار غیر کام مسلم صاحب شرع الفقار کا شخص  
قال فی لدر المختار شرح تفسیر الانصاف فی باب الاماۃ وزاد ابن مالک فی الف  
کالشافعی لکن فی وتر الچراغ یقین المراعات لم یکرہ او عذر هالم المصروف ان  
شت کرہ اس تھی کہ اسیح در المختار شرح تفسیر الانصاف کی باب الاماۃ میں کہ زیادہ کیا  
اُن مکانے و مخالف کشافی کو لیکن بھر کی باب لوتھیں یہی کہ اک لیقین کرنی مقدمہ مراعات  
کا توہین کرو وہ اقتدا ساتھ اس مخالف المذہب اُن اور اگر لیقین عدم مراعات کا سوتھیں صحیح  
اقتدا ساتھ اسکی اور اگر نہ کری مراعات کا تو مکروہ ہی اقتدا ساتھ اسکی قال فی الد

المختار فی باب لوتھت قول و صہی الا قتل اعدہ ففی غیرہ او لی ان لم یتحقق  
منہ مانعیند ہافی اعتقادہ فی الا صہی کا سبیط فی الچراغ شافعی مثلاً اس تھی  
یعنی کہ ادریتی کے باب لوتھیں تھت قول سرافی کی وصیح الاقتدا رفیہ شافعی فیہ  
سیر غیر اسکی میں بھریں اولی درست ہی قد احبت تک نتحقیق سواسی وہ جیز کرو وہ  
صلد نماز مقدمہ کی ہی بھری اتفاقاً و سکلی صع قول میں جیسا کہ بسط کیا بھریں قال  
الخططا وی شرح الدر المختار فی باب لوتھ و دلت المسئلہ علی جواز الاقتدا بالشافعی  
لکنہ مشروط بدان یکتاط فی موضع الخلاف بان لا یتوصل من قلیکن فیہا بخاستہ  
وان نیسل ثوبہ من اہلی الرطب بیغز کلیاسی ای نیا کان قد راما فغا وان برائی  
الترتیب بین الغوئیت وان علیہ ربع راسکہ وان یتوصل من الفقهیہ و الفصلیان  
الذیکر - لام مصلی الوقیتیہ قبل الاقتدا عدہ والجمامہ بھذہ اہموج ان لا یتحقق منه  
الصلوونہ فی اعتقادہ بنا علی ان المعتبر هو بیان المفترض و هو الحجۃ الصلوونہ علیہ  
دور کوہ بالذہبیہ اور نظر ان درجہ فیصلہ اکثریتہ میں اس لغز فی بیان مکمل اس ادالہ

لیکن یہ اثواہ نبی یہ بخات بخاتیا باب یہ دیزہ نتھیں بخ لئے کیونکہ  
الاکثر وقیل دایا کام اسی کیا ملحوظہ وی نی پسح در المختار کی باب تو تین کیا  
کی مسئلہ نہ اور چوڑا زاقتدی اکی ساتھہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جو از مشروطی پیغام  
کہ پیغام کریں یہ امام موضع احتلاف کی سی بین طور کے وضو کری قلتین سی وقت وقوع  
نخاست کی اور بیاک کری کہری اپنی کوتی سی اگر موقعد رانع مازکے اور عایت کی  
ترتیب میں فوایت کی اور سیح ریج سرکار اور وضو کری قہقہہ اور فسدی ورنہ  
پڑھا ہو صادہ و قتیہ کو پہل اقتدا کریکو سانہہ وسکی قاعدہ کھلیہ ان سب سوکا یہی  
کہ تحقیق ہو اوسی وہ پیغام کو مفسدہ ہو ماز مقتدی کی مذہب وسکی میں اسو سعی کہ  
معتبر صحیح اور نہاد ماز میں مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح لیکن  
اوپر چھوڑ علام کی اور بعض فی کہا کہ معتبر نہ مذہب امام کا ہی تمام سو اکلام طحطاوی کا قال  
المخط اوی فی الشرح المذکور فی باب الکراہۃ فی لیکن فی وترال مجرم الخ هذہ هو المعتد  
کان المحققین حبیحہ الیہ و قواعد مدنی ہبشاہرہ لاحبی قولان تیقن امر عاتھی  
الفرضیں والواجبات السنن قول او عن هالم بیحہ هذا اذالم میں فی الفرضیں  
و اهالی الواجبات کیزادۃ الصلوۃ علی سول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی الفعلۃ الکراہۃ  
فی حکم الکراہۃ لاما اذال ظاہر ان الكراہۃ للتحیم وان راعی فیهادون السنن  
کا یا توک الافتاء لانه واجب علی رجح الاقوال ورعایة الواجب مقتضی علی توک  
التنزیہ قال الحلبی تفہما انتہی کہ ملحوظہ وی نی شرح مذکور کی باب تو تین قول و لکن نے  
و ترا مجرم الخ ہیں قول معمد علیہ ہی اسو سعی کو متحققون فی اسکی طرف جو عکسی اور قواعد مذہب  
کی شاہدین اسکی معمد علیہ ہوں پر ذکر کیا اسکو حلی فی قول اوسکا ان تین المراعات  
ای فرالیعنی اور واجبات السنن میں یعنی اگر تین موکہ مرا عاتھ کری اسی فرالیعنی واجبات

اہون سنن میں بین طور کے پہنچر کرتا ہی وہ اخضع اختلاف کا توہین میں ہی کراہت قول و سکا او  
عذر ہے الم ریحہ باوسوقت ہی کہ رعایت کرنی فرائیں ہیں اما واجبات میں جیسا کہ زیادہ کرنا  
درود کار رسول خد علیہ وسلم پر قده اولی میں کسی احرب کرتا ہی کراہت کوئہ فتنہ نہ  
کوئی نیز رک و حرب سی نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ نکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد و  
کھاہی کی تحقیق مراد کراہت ہی کراہت تحریر ہی اور رعایت کر گیا واجبات میں نہ سنن میں  
توہنیں ہوتیں نہیں اجاویں اقتدا اسو اسٹی کہ آفدا کرنا و حرب ہی اور برائقی اقویال  
کی اور رعایت و احرب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی کرو قدریہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے  
از روایی نہیں کی تمام سوا کلام طبعاً وی کا قال الشافی فی شرح الدر المختار فی  
بادل نو ترقول کا دلیل فی البھر ہیئت ذکر ان الحاصل نہ ان علم الاحیاط فی  
مذہبنا فلما کرنا فی الاقداء به و ان علم عرضه فلا صحت و ان لم یعلم شيئاً  
کرہ ثقہ والظاهر للهدایۃ ان الاعتبار لا اعتقاد المقتدی ولا اعتبار لا اعتقاد  
الامام حتی لو اقتدی بشافعی راه میں امر اہ و لم یوصنا فاما لکثر علی الجوان  
وهو لاصح کافی الفتیه وغایہ وقال لہند وانی وجماع علا یحیی ورجحه فی المہایۃ  
باذهن اقیس لآن الامام لدیع مصلی فی زعمہ وهو الاصل فلا یصح الاقداء به و در  
بان المعتبر فحق المقتدی رای نفسه لا عیذه انتہی کہا شامی فی شرح در المختار  
کی باب لورہیہ قول و سکا کا سبط فی البھر سوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہو اسی حصیاً  
نمذہب شماریں کی توہین کراہت اقتداء میں ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا توہن  
صحيح اقتداء ساتھہ اوسکی ایز اگر معلوم ہو کوئی جنیز استیاط اور عدم احیاطی کوئی نکرو  
ہی افتخار ایز نہیں تکلیف کر کہا اے طاہر بدایہ کا یہہ ہی کہ اعدیا صحتہ اور فنا و نمازین مذہب



ذکر کیا اساو سید میری نے کتابوں میں کہہ بھی ہی اسپر کے عترت مدحہ مقدہ می کی ہی اور یہی صحیح ہی کہا گیا ہی کے عترت مدحہ امام کی ہی او امی پری ایک جانشہ کہا  
ہماری میں وہ قبیل یعنی یہ قول قیاس ترہی پس اسپر مستفرع ہوتا ہی یہ کہ صحیح موقوفہ  
اگرچہ حیاط کری جیسا کہ آؤں گا وہ میں یعنی اگرچہ اس حیاط کری اپنی نزدیکے  
فرانص اور شرطیہ اور لواضن اور سعادتہ کا لکنونکہ خفیہ وی کا بیان سبب کا  
کہ اعتبار مدحہ مقدہ می کا صحت اور صادمانہ یعنی شفق علیہ ہی اور اعتبار مدحہ مام  
کا مختلف فیہی بین طور کے زرد کیک جمہور علماء کی ہنسیت اعتبار صحت اور صادمانہ  
میں مکروہی مقدہ می کو اور زرد کیک جماغت کے راوی امام کا ہی معتبر ہی فال فی  
الفتاوی العاملگیریۃ فی الفصل الثالث من الباب الخامس فی الامامة والخلاف بہشت  
الذریعہ بیانیہ اخاکان یتھامی موضع الخلاف بان یتوضمن للخارجین  
غایر السبیلین کا افضل و ان کا یتھم فی عن القتلۃ الحکما فا لاحشا ولا متعصبیا ولا  
شاما کانیہ ایمانہ وان لا یتھم فی ماء الراکن القلیل و ان یحییل ثوبہ من المنهی  
و یفرکد لیا سرمه وان لا یقطع الوتر وان یرأى لترتيب الغواتی وان یکیم  
ریم راسہ هکن فی الہمایہ والکفایۃ فی باب الرتوانہ کہا تادمی عاملگیری کے  
تیری فضل میں کہ وہ بار خامس فی الامامہ سی ہی اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے  
ہنسیت ہیں صحیح مکرہ کیک بیمنیر کری ہو افعی احلاف سی بین طور کے دھنر کری خارج ہی  
غیر سسلیم ہے مانند مقدہ اور نہ محرف ہو قبلہ سے انحراف فاصلہ اور زیر متعصب بھی  
اور زیر شاک ہو ایمان میں اور زیر وضو کری ہانی قلیل سی اور باک کر لیوی ہی نہیں  
کائن زرنی سی اور نہ شمع کری و ترکو اور راعی ترتیب فوائیت کا اور سرح کریے  
برانفو نہیں اور نہیں قلیل بلکہ ہی کلی، بالآخر ہی کلیم "بِحَمْدِهِ أَكُمْ، وَبِحَمْدِهِ أَنْتُمْ" اللہ

سبع سرکار اسی طرح ذکر کیا ہے اور رکھایہ میں قال فی فتاویٰ قاضی خان فی  
فضل من بصیرہ الاقتداء ومن لا يصلح به القتداء ما الافتاء علی شیعوی امہب  
قالوا لباس بہ اذا لم یکن متعصباً ولا شاکاً فی ایمانه ولا نجراً فما حشدا وان یکون  
متوضیاً من الحجارة النجس من غير السیلین ولا یوصى بالماء الراکد القليل لذلک  
یقع فیه الحجاستہ کما فیما ویں قاضی خان کی فضل بن بصیر بـ الافتاء وکی  
لا يصلح به القتداء ایضاً قتداً سائہ سافی المذہب کی کما فضیلانی کہ نہیں کہ جو  
جیکہ ہنوقصہ اور نہ ہوشماں ایمان میں اور نہ ہو خرف ہبہ ہنی قلبہ سی اور ہو وہ  
کرنیوال خارج نجس سے کر غیر سیلین سی خلی اور نہ وضو کری باقی قلیل سی کر اوسمیں  
نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایہ فی بلوغ الوترا  
دلیل مسئلہ علی جواز الاقتداء بشافعی مذهب علی متابعتہ فی قراءۃ الفتنات  
فی الوترا و اذ اعلم المقتدری ما یزعم شاد صلواتہ کا لفضل و عذرہ لا یجوز الافتاء  
کذلک فی اهلیتہ انسی یعنی کما حلیس فی شرح شرح وقایہ کی باب الوترا میں وہ  
کی سُلْطَنی او بر جواز اقتداء کی شافعی المذہبی او او بر جواز رسماً اجتہ قرارہ  
قوت کی وترین او جیکہ معلوم کری تقدیمی شافعی المذہبی وہ جیسا کہ گسان  
کرتا ہی اوس سی فنا دنیا زانی کا امند فضہ وغیرہ کی تو مین جائز اقتداء سائہ  
او سکل سی طرح ہی مہریہ میں قال لھستہ فی لتفایہ شرح محیض الوقایہ فی باب  
الوترا الکتفاء مستیداً لیا نہ لایکرہ اما فہ الشافعی لکن فی ازاهدی ارها  
مکروہ تھہ و فی و ترالہمیہ ایقاع ای جائزہ فالحو طان لا يصلح حنفیہ کما فی الجلد  
هذا اذ اعلم بالاحوال از عن موافع الحال و فل و شک فی الاحوال زمین خنز الشام

محلقا كما في المنظمة استهنى كما هستاني في نهاية شرح مختصر وفایه کی باب الور  
مین کہ اکتفا اشارہ کرتا ہی کہ اقذ اخلف امام شافعی المذهب کی عکرده ہنین لکن  
زادہ ہی مین ہی کہ وہ منازکر وہ ہی اور وترہ نایر مین ہی کہ وہ منازہنین جائز پس  
احوط ہیہ کہ نہ بڑھی منازبھی امام شافعی المذهب کے جیسا کہ جواہر مین ہی اور یہ  
او سوقت ہی کہ معلوم سو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذهب پر تین کرتا ہی موافع  
اختلاف ہی میں اگر شک کریکا اس پر بنیتن تو بنیتن جائز افتاد ساتھہ و سکنی طبقا  
تمام سو اکلام تہستانی کا قال في البهرا الرائق شرح کنز الدقائق اما الصالحة فی  
الشافعیۃ فی اصول ما فی المحتوى نہ ان کان صلیعیا للشراطیہ والا رکان عنده  
فالا قذ اعیجہ والا فلاؤ لا حضور صیہ للشافعیہ بل الصالحة خلف كل عمال  
کن لکن اللہ تعالیٰ کما بجز الرائق شرح کنز الدقائق مین کہ پیر منازبھی شافعیہ کی حصل  
او س خپر کا جو کہ محقق ہیں ہی کہ موادہ امام شافعی المذهب بر عایت کرنیوالا شرعا  
اور رکان حماری المذهب کا تو اقتداصح ہی اور اگر زبوتو بنیتن صحیح ہی اور کچھ خصوصیت  
شافعیہ کی بنیتن ملکہ منازبھی سرخالف کی ایسا ہی حکم کہتی ہیں قال الشافعی فی العکیل  
شرح مسیۃ المصلى و فضل الاماۃ اما الا قذ اعیجہ عمال الف فی المروء کا شافعی خون  
علم یعنی مکان کا میسد الصالحة علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انہا اختلفت  
کن لکن تین بکرہ قیلا تکرہ حتی قال الو شاهد من الشافعی انه افضل شر  
غایب تحرداہ یعنی یعنی لالا قذ اعبد بالوعلم منه المقتدی ما یسد الصالحة  
فی اعتقاد الاماۃ کا نو دائی الشافعی سذ کرہ او امراء ثہر نصیلی ولهم سو ضاهر  
بی جا لالا قذ اہ فاما کذ علی اہی یعنی وهو الاصح و اختار لهی و ای و  
ایم کذیل دوہر ان ائمہ کیانی کوئن رہ ماریل کوئن کوئن کوئن کوئن کوئن کوئن

ن / لیکن / خود لکر دلارون / لیکن بعدهم از آن که بر بنیان لکن این / فخر از دفعه / لیکن / این / خود را نداشت  
جماعت نمایند صاحب مبلغ نماید عدم جواز لکن اختقاد نکام اذله نیست اصلیه  
ولابناء على المدعى فهل المقتدى يرى جوازها أو المعتذر في حقها رأى نفسه لا  
رأى غيره لسته كما هي في كبرى شرح غيبة المصلحة كفضل الامانة مين آفتاد  
ساته مخالف في الفرض كمن يغدو شافعى المذهب كجائزه حسب تكذبه معلوم  
هو اسماي وله جبر كرد مفسدة مجازي مدعيه المقتدى پرسه بحسب اجماع علماء کذا او حملها  
علماء کاهنین بلکه امنیت مین نه منادین باین طور که کمالگی اسماي مکروهه بی او که ما  
کمکروهه همیزه هی یهانتکه کما فضایی که خفی اگر دیگری شافعی المذهب کو که فضایی  
پر غایب سوگیا پر دیگرها او سکون مجاز پر هست تو جائزه هی هم خفی کو آنکه اساته هی اس غیری  
المذهب کی او اگر معلوم کری مقتدى او سایی وله جبر کرد مفسدة مجاز کی هی مدعاہ مین  
مدعيه مقتدى مین جیسا که دیگری خفی شافعی کوس کرنا ذکر کو یا احورت کو پیر پر هست  
جاز بغير وضو کی آیا جائزه ساته هی اسکی آنکه اسی مجهو علماء کا او پر جواز کی هم اور ی  
صحیح تری اور اخبار کیا هند و افی فی او را کی جماعت فی که اون مین سی صاحب  
هی عدم جواز کو اسو سلطی که اتفاق امام کایه هی که مین هنین ہون مجاز مین و اسلي  
نوفی و ضرور کے او هنین بارا او برشی مسند و مکی که هتی هنین هم ضرور مجهو علماء که مقتدى  
قابل هی جواز کا ادرستی برخی اسکی مین مدعيه او سکانی مدعيه امام کا تمام اول کلام  
طلبی کا جانا چا ہے که معتبر صحت اور مساد مجاز مقتدى مین مدعيه اتفاق  
مقتدى کا هی بالاتفاق حسی که تصریح کی هی شایی فی شرح در المحتار کی بالغترین  
دکو العلامه لوح اندی لکن اعتبار رأى المقتدى في الجواز وعده متفق  
علیه والله الخلاف للدار في اعتبار رأى الام الصفا الحنفی اذا رأى في ثقب

امام شافعی میں لاکھ جو زانفلاءہ بہ الفاق اسی کی دراصل تاریخ نامہ میں  
 انسن اتفاق سی علماء کا جمیں علماء کی قائل ہیں اسکی کو فقہ مذہب معتقد کا  
 معتبری نہیں تھا امام کا اور مذہب و افی اور ایک جماعتی نی یہ اختیار کیا اسی اقتداء  
 مذہبی امام کا ہی جامیں بس سی میں صورتیں حاصل ہوئیں ایک تفقی علیہ شما  
 میں اور ایک تفقی علیہ صحیت میں اور ایک تحقق فیہی دریاب جمیں جمیں راد عجات  
 کی تیسی ہو تو ایک تفقی علیہ ہی فزاد میں دہ ہی کو صادر ہوا امام سی دہ جزیر کو وہ مذہب  
 معتقد میں بوجب فزاد میں اسی اور وہ صورت کے تفقی علیہ یہی صحیت میں  
 دہ ہی کو صادر ہوا امام سی دہ جزیر کو وہ مذہب فزاد میں معتقد میں کی تھی  
 میں ہے پا امام کی نہیں بہیں اندر وہ صورت کے مختلف فیہی دریاب جمیں جمیں راد  
 جماعت کی دہ ہی کو صادر ہوا امام سی دہ جزیر کو امام کی نہیں میں بوجب فزاد میں  
 کی تھے معتقد میں کی نہیں میں لگ خنی فی دیکھا شافعی کو وضو کر کی امام ہو ہے  
 سیدان غون کی تو اس صورت میں اقتداء صحیح ہیں ہی بالاتفاق کوئی کو صادر  
 صورتی امام ہی دہ جزیر کو وہ موجب فزاد میں کی تھے میں کی نہیں میں دہ چیز کو  
 صادر ہوا امام سی کو موجب فزاد میں اسی معتقد میں کی نہیں میں دہ میا فاسد  
 اور اقتداء باطل ہی بالاتفاق اور لگ خنی فی دیکھا شافعی کو کو وضو کیا ہے دہ میا  
 یا مسون کو رسم سی ہوا ہے وضو حبید کر لیا تو اس صورت میں اقتداء صحیح ہی بالاتفاق  
 کوئی کوئی جزیر صادر نہیں ہوئی امام سی کو وہ موجب فزاد میں کی معتقد میں کی تھے  
 میں ہا امام کی نہیں میں اور لگ خنی فی دیکھا شافعی کو کو وضو کیا ہے میں ذکر کر کے  
 امام داشتی کا تو اسی صورت میں اقتداء صحیح ہی ترکیب جمیں کوئی کو امام سے

انتکار اے ہم اسی کا صرح بہ المقدی فی رسالہ المسیۃ ثغایت الحجین ۱۷۰

لز کردن و نزدیکی میگیرد و از این بین (نفعِ لذت) بخواهد این فاعل  
بین خدا در موئی کوئی پیشگرد و همچویی میگیرد و ممتاز بر کوئی معتقد میگیرد کی مذهب بین او را  
نزدیک سهند و افی و غیره کی یافند اصلاح بین ای کیونکه صاد رهی امام کی و هنر که  
موحیب صناد ناز کی ای امام کی مذهب بین ای تبس نایاب میگوان نقول علماء ثقات و  
فضلاء ای ثقات ای او را تسب متماد ای عبیره ای کی مذا رسمی ای ان لوگون کی درست بین ای  
نزدیک بسیج فرقہ اکی خاص کراو سوقت کے عقائد رکھتا ہو باین طور کے مقلدین مذکور  
خاص کی بعثی اور شرک ہیں اس وقت بھریق اولی درست بین کیونکر یعنی عقائد  
مخالف کتاب ای سید و سنت رسول نعماد ای جامع اہل سنت و جماعت کی ہے  
امالکیات ای بہیں زیارت اللہ علی شانہ نی فاسالو اهل لذکر ان کی تعلیمات  
یعنی پوجو قم اہل فرکری اگر بین موتهم اہل علم پس حکم اور امر کیا است تعالیٰ فی شانہ  
تقلیدیہ لہی ذکر کی ریکت ای باع جمیع افراد اہل ذکر غیر مراد ہیں باجماع است قال  
الخطاوی فی شرح الارجحۃ و اسماعی فی رد المحتار شرح المحتار و صاحب  
الحجر الرائق فی الرسائل الریزیۃ قال الشیخ ابن الہم فی فتح القدر قد استقر  
ای کا صولیت علی ان المفتوق هو المحتد و ما اغیر المحتد من حفظ اقوال  
المحتد فلیم یعفت فوجعلی ای بین کر قول المحتد کا امام علی جملکیات  
المنتهی قال فی لفطاوی الطمیویۃ فی کتاب لقضاء اجمع الفقهاء علی ان  
المفتوق وجیب کیون من اہل لاجتہاد و ان لم یکن من اہل لاجتہاد لا یخل  
اشیاقی الاطریق الحکایۃ ایستھی قال شیخ الاسلام العینی فی شرح الکنزی  
شرح الکنز فی کتاب لقضاء قاله لبرزوی فی اصول ای احمد العلیما و الفقیہ  
علی ان المفتوق وجیب کیون من اہل لاجتہاد و ان لم یکن من اہل لاجتہاد فلا

وَلَا يُحِلُّ لِمَنْ يُفْتَنُ أَلا يَعْلَمُ الْحَكَمَيْهُ أَمْ تَهْيَ فَلَمَّا لَامَ الْأَسْفَارَيْ فِي تَرْجِمَهِ  
الْأَصْوَلُ الْقَاعِدُ لِبِصَنَاعَهُ وَإِنْ هُوَ إِلَّا جَمِيعُ عَلَىٰ نَعْمَانِي لِيَجْنُونَ لِمَنْ يُسْتَفْتَنُ لَا  
مَنْ يُغْلِبُ عَلَىٰ ظُنْنَهُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْوَرْعِ اسْتَهْيَ قَالَ الشِّيخُ ابْنُ الْهَامِمِ فِي تَحْمِيرِ  
الْأَصْوَلِ مَسْئِلَةُ تَقْنَاقِ عَلَىٰ حِلِّ الْاسْتِفَاءِ مَنْ عَرَفَ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْعُدُولِ مَنْ  
عَلَىٰ فَتَنَاعِيَنْ خَطْرِهِمْ حَدَّهَا اسْتَهْيَ فَإِذَا عَرَفَ أَنَّ جَمِيعَ افْرَادَ أَهْلِ الْمَذْكُورِ غَيْرَ مَنْ يَدْعُوا إِلَيْهِ  
فَالْمَطْلُقُ يُحِلُّ عَلَىٰ لِفْرَدِ الْكَافِلِ لَا مَطْلُقُ يُحِلُّ عَلَىٰ لِفْرَدِ الْكَافِلِ غَالِبِيَّا كَمَا قَالَ الْحَلَّيِيُّ  
فِي بَحْثِ لَا وَقَاتِنَةِ الْمَطْلُقِ يُضَيِّنُهُ إِلَى فَرْدِ الْكَافِلِ غَالِبِيَّا اسْتَهْيَ يُعْنِي كَمِنْ يَهْيَ  
كَمْ مَطْلُقُ بِسِرِّ إِحْدَى تَاهِي طَرِفِ فَرْدِ كَافِلٍ كَمْ غَالِبِيَّ بَنْ جُنُكَهُ ابْتَاعُ جَمِيعِ افْرَادِ الْمَذْكُورِ كَمْ  
عِزْمَرَاهُ تَهْيَ بِاجْلَعِ امْتَهْنَةِ تَوْسِيْعِيْنِ ہُوَ فَرْدِ كَافِلٍ نَهْ فَرْدِ نَاقِصٍ بَنْ مَأْمُورِ بِهَا وَرَوْاْبِبِ  
بُوْنِي تَقْلِيمِيْهِ فَرْدِ كَافِلٍ كَمْ نَهْ فَرْدِ نَاقِصٍ كَمْ سَاتِهِهِ كَتَبَ اللَّهُ كَرِيْهُ وَفَاعَسِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنْ فَرِطِيَا بَنْ حَدِيدِيَّا بَنْ سَلَّمَ فِي رَضْنِ اللَّهِ عَبْدِيَّ سَمِعَ  
مَقْلَاتِيْ خَفْضَهَا وَعَاهَهَا وَادَهَا فَرِجَامِيْلَ فَقَلَهُ عَيْرَهُ فَقِيهِ وَرِجَامِيْلَ فَقَلَهُ  
مِنْ هُوَ فَقَهُ مِنْهُ رَوَاهُ كَافِلِ وَالْتَّرمِذِيُّ وَالْأَوْمَيُّ وَابْوَدَاوِدُ وَابْنُ مَلْجَهِ  
يُعْنِي تَرْوِيَّاهُ كَرِيْهِ اسْتِبَنَى لِي اوسَ بَنْدِي كَوْكِهِ سَنَا لَكِنْيِي حَدِيثَ مِيرِي كَوْكِهِ حَفْظِ  
کِيَا اوْسَكُو اوْ زَنْگَاهَهُ کِيَا اوْسَكُو اوْ زَنْپَاهَهُ يَا اوْسَكُو اوْ سَهَلِيَّ کِيَا اوْقَاتِ حَامِلِ حَدِيثِ  
کَا عَيْرَهُ فَقِيهِ ہُوَ تَاهِي اوْ دَبَسَا اوْقَاتِ حَامِلِ حَدِيثِ کَا عَيْنِي تَاهِي طَرِفِ اوْسَكِي کَهُوَهُجَهِهِ  
قِيقَهُ ہُوَ تَاهِي اوْسَ سَهَلِيَّ سَهَلِيَّ حَدِيثِ لَنِي دَلَالَتِ کَهُسَهَرِ کَهُصِدَاقِ نَضَرِ الْمَهْرِ وَهُوَ  
ہُی کَهُنَفِلِیْسِی اَفْقَهِ کَهُنَفِلِیْسِی اَفْقَهِ کَهُنَفِلِیْسِی اَفْقَهِ کَهُنَفِلِیْسِی اَفْقَهِ کَهُنَفِلِیْسِی  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَوَى مِنْ امْرِ الْمُسْلِمِينَ شَهِدَهُ اَسْتَهْيَ عَلَيْهِ وَرَحِيلَهُ

ذکر ائمہ از ائمہ ائمہ رضا و ابا جعفر علیہم السلام  
و هر یعنی میں یہم میں ہیں ولی بن لکھ علم منھی کتاب اللہ و سنت رسول نبی قدس  
خان اللہ و رسولہ و جماعت المسلمين روایہ الطراوی ذکرہ عبد الحکیم بن حشمت  
اہلیتہ و مثیله فی المذاہیۃ یعنی روایت ہی ابن عباس میں کفر بیان رسول خدا اسلام  
علیہ وسلم نی کہ شخص متول ہو کسی مرکا امور مسلمانوں میں ہی بس مقرر کیا اون پر  
کسی شخص کو حال نہ کرو جائیا ہی کہ اون میں اور کوئی جبرزادی تی ساتھ اوسکے  
اویت علم رکھتا ہی اوں سبی کتاب مسکا اور سنت رسول مسکا پس خپیں خیانت کے  
اویسی افسوسوں سوں سوکی کی اور جماعت مسلمانوں کی روایت کیا اوسکو جرانی نے  
اویشن سوکی نہ کوئی ہدایت میں بس کہی حدیث سی صدوم موکہ جو سبکے علم میوادیکی  
تعلیل نہ اور وجہ ہے بنی ابی ہوئی ساتھیہ کتاب مسکا اور سنت رسول کے تعلیل فر  
کامل کر فرمادا فرض کی میں مسروقی یہودیات کو ہو یہ مرد کامل امیر اربعہ مسیح  
ہی با جماع اہل سنت کی جیسا کہ گذر اپنے حبیب فتبیک کر بیکا مقلدہ مذہب فرد کامل کا امام  
اویسہ میں سی تو وحیب ہو کا اوس پر دوام اور آخرت اپنے ساتھیہ امن آیت اور ان حدیثوں کے  
کی بین احیب ولازم ہوا اوس پر دوام و دست مردم میں امام اپنی پر حکم اس آیت اور  
ان حدیث کی میں جو کس مقام کو بحقیقی یا شرک کی وہ مخالف کتاب مسکا اور سنت  
رسول مسکی ہی اما بجمع اهل السنۃ و الجماعة فقال لا امام الغرر الى فی جمایع  
العلماء فی الرؤوف المثلث من الباب الثاني بعلی مقلدہ ایسا عقولہ فی کل تفصیل  
فإذا أهملتم المقلد متفق على كونه منكر ابی الحصليین وهو عاصي بالخلاف فتح  
استھی کہ امام غرر ای احادیث اعلوم کی دکن ٹائی میں باب ٹائی سی ملک و حب  
واللهم کی سر تقلید می ایسا ای امام اپنی کا مرسلا میں اسر ہی کوئی کلمہ لغت اپنی امام کر

شکر اور زد و ماد سیمچی پانچاگ علما رکی او روہ کنہ کا یہی بسبب خالفت کرنی کے  
تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال لا فاقم الغزان فی کعبیاء السعادۃ فی بخشش ادب  
الا امیر بالمعروف والمعنی عن اہنگ کف بیان شریف ط المحتسب شاعری بسبب نکاح  
بی دل کند یا بینیز خرم اخور دار ا منع کردن روابود که خالفت کردن صاحب بربج  
نزدیکیں وابو دانشی کلمہ امام غزالی نی کا اگر شاعری مذکوب نکاح بنیز دل کی کری  
یا بینیز خرم ابوجی مقتسبی روابوی شمع کرنا اسوہ مل کے خالفت کری مذکوبہ دام ایمیکے  
تردیک کس کی درست نہیں تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال شاه ولی سدی عقد اب  
والمرجع فند الفقہ رانی عاصی لمشتبہ لی مذکوبہ مذکوب لا یجوز لرخالصلاتی کیا  
شاد ولی سعد دلوی فی عقد الحدیث کی مفتتی بزردیک فقہا کی بہی کی عاصی جو تسویہ  
حرف مذکوب کی کوہ اوسکا مذکوبہ ہی نہیں جائز اوسکو خالفت اوس مذکوبہ ام  
اہنی کی تمام ہوا کلام شاد ولی اللہ ہبھی کا قال عینی لوہا ملہا لستعلی فی الحدیث  
الحضر کو عالم نہ لایتاف ما ذکرنا ہم الراہم العلامہ للعاقہ بالترام مذکوبہ عین  
لا فهم ما الضرر ھو مدلک الا رحمة یاھر ھلکا الراہم حمل العائی بذہبیں اصل  
عن طریق اہلی سہی کما عبد الوہب شرانی نے نیران خضری میں کہ جان  
یہ بات کہ نہیں ہنافی و مسیحی کو ذکر کیا ہم نیں اس سی کہ جلانی لازم اور واجب بعد  
عائی کی دو سطی لازم پکڑنے اسی میں کیا اسوہ مل کیا کہ ان علماء نیں نہیں لازم کیا ان کے  
دو سطی لازم نہیں میں کا اگر دو سطی مہربانی کی اون پر سلسلی کہ اگر نہ ہو ما وہ جو ہے  
کرو دینا علماء عائی کی دو سطی میں تو الجمیع کہا تو ما احرقی ہدیت سی قال  
سدی لوحہ اهل لستعلی فی حوصلہ اخراجی مذکوبہ و اہمیت ملکی ملکی ملکی ملکی ملکی  
اویں کیا اس زیر نہیں ملکی ملکی

الادعی عبید علیہ التقییہ بمنهجه حل کا مفترقریہ خوفا من اوقوع فی الصنف  
 و علیہ عالم لذاسالیبیم علیہ کساعتباد بواب معنافی فی او رجکہ ایرج خپش کر دے ہوئے  
 طرف مبتدا مہد عین شریعت فی ایرکی یعنی مرتبہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوس تقییہ  
 مرتبہ احتمل جیسا کہ لگدر ہی تغیر اوسکے سطحی حرف و قوی کی ضلالت میں اور کی  
 پر عمل لوگوں کا اب نام سوا کلام عبد الوہاب شعرافی کا فیال المحتشم فی النقاۃ الشتر  
 سخھنرا لوقایہ قبل الاستہبہ واعلم انہیں جعل الحق سعید الحمدلعلہ اللہ علیہ است  
 المختار فی الامثلین من محلہ مذہب فی نیویا وہ وہی جعل الحق واحمل کھلما عننا الزم الاعانی  
 اماما و اسحاق کافی المکشف فلو احمد من کل مذہب میں مقتهدار فاسقاتا ما کافی شرح  
 المظہر وی فوجیہ المذهب الصلاۃ ای اعشق و کونہ حقا و صوابا کافی الجواہر میں مختتما  
 قالوا ان مذہبنا صوابی بعیم الخطاء و مذہب عبید ناکھطا العین للصلوات صواب کیا ذم المعنی  
 انتہی کہ انتہانی فی النقاۃ شرح بمحض و فایہ میں تھے و اس اصلی کتاب الاشرب کی جان  
 تو یہ بات کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو مستعد باہیں طور کے قابل ہی کل سمجھنہ صحیح کہ نہ  
 فرقہ غفرلہ کی نویابت کرتا ہی عامی کی لئی احتیا عمل کرنے میں مردمبہ سی جو علیہ ہے  
 اور وہ شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد باہیں طور کے وہ قابل ہی ان المحتجد قد سیقیے بخیہ کا  
 مانند باہی علما کی تو وہ لازم کرتا ہی علما کو زمام و اور جیسا کہ کشہ میں ہی اپنے  
 اخذ کر لیا ہر مرتبہ سب سماں اوت اوسکے حوالہ فاسق پورا جیسا کہ شرح حجا وہی میں ہے  
 مروء عبید ہی مرتبہ میں صداقت یعنی احتفاظ کرنا مرتبہ سماں احتق اور صواب ہے  
 یعنی پیشہ اور مرتبہ کے جیسا کہ کتاب جو امیرین ہی اور علما عاری فرمانی میں  
 کمرتبہ سماں اصول ہی احوال ہی حق ہی کا اور مرتبہ پیشہ غیر ملائم کا صنایعی اعمال

یہ صوبے کا جیسا کہ صفت میں ہی تمام سو اکلام فہنمی کا قال الشیخ عبد الحق المحقق  
الاچھتہ المرقوم حقیق  
کا تصبیحی خود وہ  
التحقیق کتبہ عمدہ  
سکیں محمد علی تھے

محمد عبد القادر

من احباب فقہ  
اصاب

محمد شاہ

یہ صوبے کا جیسا کہ صفت میں ہی تمام سو اکلام فہنمی کا قال الشیخ عبد الحق المحقق  
فی صحيح الجیز پس ورقہ دکام وچہ درستوف امام و قیوی و شیخ مکی باید پس ان فہرستہ  
اند الصویلادنہ بله صحیح ثابت مگر باہمی راخدا لی و اموطا ز روایات مذہب الحد  
کہ الترمذ و ابی حیان کردہ سنت الگرجہ قول جمیع ائمہ ان مذہب نباستہ و جمیع ائمہ طریق  
واساطین ملت پابع مذہب فہما بودہ انہ جمیع سید الطائفہ جنید بعد ادی و مقتب

الوقرو بو دنخوت لعلیین شیخ عبدالغفار جیلانی درستہ یا امام احمد بن حنبلی شیبی  
مالکی و حریری خنفی و میاہبی شافعی قدس اللہ اسرارہم و صنیع اللہ عزیزم اجمعین شیبی  
قال الفارف الحفاظی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر

السعادة فی دیبلجہ الكتاب فی ازاد عالم و مصلحت دین انسان و آخر زمان تبعین

۳۹

و تخصیص مذہب سنت و ضبط و ربط کار دین و دین احمد رین صورت بود از اول تعری  
سنت سرکار اک احتیار نہایہ صوت و ای میکن بعد از احتیار کی بجا بہ و مگر یہ فتن  
بل قویم سوڑکن و تفرقی تشتہت در اعمال و احوال بخواہ بود و قرار داد من آخرین همان

لاریں نہی  
لختہ ایوب  
اسباب بن جد  
نقده

مذہب علیہ

بین سنت و مسو الحمار و فیہ الخیر انتہی یعنی شرح سفر السعادة کی دیباچہ میں ہی لکھتے ہی  
علمائی او مصلحت دین او نکی تبیین او تخصیص مذہب کی ہی او ضبط او ربط کار  
دین و دین اک ایک مذہب کے نہایہ مسرا بعہ ہی بجا بہ و مسری کی جانا ایکری توہم  
بنیٹی کی اور برائندہ ہوئی اعمال او احوال دین کی مہمی فرآدا و متاخرین علماء

یہی سی او رسی مختاری او رسی میں حیری ماما توا کلام شیع عدل الحق کمال الشیخ  
عبد الحق فی موصفات اخلاقی مختار دین این جملہ تیرت و سرکاری ازیز دلمہ و دستی

لهم درم الرز

ریحہ اکثر اکثر لکھی دفعہ ۱۰ مہ

ازین ده احیا در مذوده براه و گلر ز قلن و دری دیگر بر قلن عیت و یاد و باشد و گلر  
عمل ز صندوق و نمکن و از راه صلحت بیرون فداون هست و مگر قصده سلوک  
طريق درج و احتیاط دار دیم از ندیب واحد نخوارد و ایتی که دلیلش جهن اقوی  
و فائدہ هش عم و اتم و احتیاط دران اکثر و او فربود احتیا کن و براه حضرت  
سالنه و حیله اند ذری زود و این طرق ملخان است و نکن نیت که این طرق  
محکم تر و مضمون تر است و گویند که طرق پیشیان بر خلاف این بود ایشان قیم  
نندب و این طبع محکم و واحد را از واجبات مید استند نهی که شیخ عبد الحق فیض چنگی  
سخن دین کا بهم خواهد ندیب هیں او ب شخص جوان جبار مذاہب سے امکن ندیب  
احیا کری او سکون ندیب او ریگزرا عیت او ریا وہ ہی او رکا رخانہ عمل کا ضبط داد

ارابی بامنیکا ہی او راه صلحت سی باہر دانی ہی او ب شخص قصده سلوک  
طريق درج او را احتیاط کا رکھی ہی او سی ندیب واحد سے نخوارد و ایت کو دلیل  
او سکن ہیں او را قوی ہو او رفائدہ او سکا عام او تمام ہو او را احتیاط او سی هیں اکثر  
اور واخیرو احتیا کری او براه حضرت او حیله اند ذری ز جاوی او ب طرق ملخان  
کا برخلاف طرق ملخان کی تبا سفیدیں تعین ندیب کا او را ب طبع محکم و واحد  
و اجابت سی هیں جانی ہی تمام سو اکلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء ملخان  
تعین ندیب کا او را ب طبع محکم و واحد کا واجبات سی جانی ہیں او علماء ملخان  
تعین ندیب کا او را ب طبع ندیب واحد کا واجبات سی جانی ہی لیکن طرق  
علماء ملخان محکم تر او مضمون طرقی و موالحی و نیمه المیزه و فی غیره همچنان

الكلام شيخ عبد الحق كلام اور رواي مساخرین کی علماء زبانہ لفظ روزا سب ارجمند کی میں +  
قال شاه ولی الله الدھلوی فی الاضاف فی باب حکایۃ حال manus اعلم الناس  
کافوی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر محبہ دین علی التقليد جذبہ تحدیل عبینہ  
و بدل المأیتین ظرفیم التزمه للمجتهدین باعیانہم و قل من لا یتمد علی  
عذر یحییی العصیۃ و كان هن اهون الواحیۃ ذلک الزمان النہی کی شاہزادی  
دبلوی فی ابن کتاب میں کسر بالضاف می باب حکایۃ حال manus میں کہ جان  
یہ بات کہ لوگ ملی مینکری اور در سری مینکری میں میں جمع تی تعلیم پرستا  
ندسیب احمد عبینہ کی اور بعد و سوپر کی ظاہر موائد سب کتر نما محجہ دین معینون کا  
ڈاکٹر فیصل ہمادہ حضرت ناظم احمد کری اور نسبت محجہ دین کی اور میہ و حب  
امس نامہ میں تمام سو الكلام شاہ ولی سد کا قال الحموی فی شرح الاستباء فی کتب  
القنزیرو فی الفتنہ قالوا ان المنتقل من منہب مذهب اثریست و وجہ التفریز ایضاً  
یعنی کما فهمی کہ تحقیق استقال کرنی والا اکنہ سب سی هرف دسری نسبت کے  
آن سعیدی سخن تعریف کا میں قال الشافعی فی شرح الدی المختار تحت قوله ادخل الم  
صلہ الشافعی غیرہ فان العلماء حا شاهرا اللہ تعالیٰ ان ییدی و الازم راء مدن  
الشافعی و غیرہ بل طلقون ملک العبارات للمن من الاستعمال خوا فامر الشلاعی  
عذر ہب المحتہدین و ییدل علی ذلك ما فی الفتنہ راضی بعض الكتب بالذہبیت  
للغایل یخلی من منہب و یستوتی فیہ لحنف الشافعی انتقی کہ اساسی نے  
شرح در المختارین بمحیی س قول کی ادخل می نسبت شافعی لعزہ کو حفظ علام اک  
اور مشریعہ کیا او نکو اسد تعالیٰ فی عیسیٰ کے ارادہ کرن و متحیر ہوئی دام شافعی غیرہ  
العلوہ . ای یعنی اذنی باور کی ایز جل جل اذن غریز اذن غود اذن بار پارسی میں مردی ای اذن

لذکر ایں بھوپال میں ایک اسلامی تحریک کے زیر اہتمام میں اور مدنی امور کی طرف سفر کرنے کے  
انعقاد میں دہلوی حوف کرنی تلاعیب فی الدین کی سماں تہذیب مجتہدین کی اور  
دللت کرتا ہے کہ اوس پر وہ جویں قنیتیں اور روایتیں حوالہ بعض کتب مذکوب کی شہید  
اس بحث میں عاصی کو یہ کہ انعقاد کریں ایک ثہب سی طرف دوسری مذکوب کی اور  
برابری میں ہیں خلقی اور شاضی تمام سوا کلام سماں کا قال اصطادی فی شرح الدین  
المختار فی کتاب المختار قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعۃ قد جماعت  
الیوم فی المذاہب الاربعة هم الحنفی و المالکی و الشافعی و الحنبلی و  
کان خارجاً ممن هذہ المذاہب فی ذلک الزمان فہم من اهل البدغۃ والذین انتہم  
لهم ما طحاوی فی شرح در المختار کی کتاب الدین میں کہ کسی بعض مفسرین نے رجوع  
اپنی سنت و جماعت مجتمع مونی ہیں اب مذکوب اربعہ میں کہ وہ خلقی ہیں اور مالکی اور  
شافعی اور مالکی اور وہ شخص کہ ضایع ان مذکوب اربعہ میں ڈال بہ عست اور  
ناری میں تمام سوا کلام طحاوی کا فاصلہ صاحب الہدی اداۃ فی الرسائل لزینیہ فوج  
علی مقدار الحصیۃ ان بعل بقی لہ ولا چیز لہ العبار بقوی اعیارة المانقل الشیخ فاسمه  
تصحیح عتنی حمیم الاصولیین اللہ لا یبعجز المرجوح عکن التقلید بعد العمل بالاتفاق  
وھی المختار فی المذاہب شیخی کما صاحب بحر الرائق شیخ رسائل زینیہ میں کہ وہ جب  
کی معلمہ میں ضعیفہ برید کہ عمل کرنی سماں تہذیب قول اونکی کی اور ہفتین حاصل کو اسکو  
اعمل کریں سماں تہذیب قول غیر اونکی کے واسطی ہر قسم میں کی کہ حل کیسے اوسکو پڑھیج  
فاسمه فی تصحیح ابی میں تصحیح اصولیین میں کہ میں تصحیح رجوع گمراہ فلسفیہ میں وہ عمل  
کی بالکل معاوی اور جی تھنا سے مذکوب میں تمام سوا کلام صاحب بحر الرائق کی

بعنی اکر رجہ عصی نو گون ہی جواز و جو مکریا تعلیمی بعد عمل کی اپاہی لیکن خدا را بخواہ  
معین یہ ہی کہ میں چو جو ہرگز نا تعلیمی بعد عمل کی بالاتفاق بس ثابت جواہ کلام امام  
او ع عبد الوہاب شعرا فی اور شاہ ولی اسد او شیخ عبد الحق او جو  
اور سماں او رہا حب بحر الراق وغیرہم میں آفاق علماء اہل سنت و عجمت کا  
او پر قلعید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ میں بطریق وجوب کی جیسا کہ معین  
اظہر عبارات مذکورہ برقال الملاعنة اقادی فی الوسالۃ فی جواب لفقال بل  
یحییٰ حتماً ان عین مذہب امن هنہ المذاہب ما من هب لشافعی فی جمیع  
الوقایع والقروع واما مذہب فالک واما مذہب بحقیقت وغیرہم ولیں  
ان یتخل من مذہب الشافعی فی البعض ما یھیا و من مذہب عیارہ فی الباقی  
ما یضاهی لانا لوحی ناذکل کا دلی ل الخبط و الحرج عن الضبط حاصل  
انه یوجع الیعنی لکل یقلاں مذہب الشافعی اذا اتفقی بحقیم شئ و مذهب  
عیارہ ایام اخ خلک الشیعیة و على العکس فی ما شاء مال لی الحدال و اشاء  
مال ای الحرام فلا یتحقق المحل و المحرر ذلک باطل سقی کہا ملا عمل قارسے  
رسالہ مذہب جواب لفقال میں ہی کہ بلکہ داحب می اوس پر کہ معین کریں یکی  
مذہب ان مذہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسائل میں یا مذہب الکا  
یا مذہب بحقیقت وغیرہم کا اور معین خاتم اوسکو کہ یوی نہیں شافعی سی  
کچھ جو حجای اوس مذہب پیر و عکی سی باقی میں جو مذہب کری اسو سلطی کہ  
خوبی کم اکر جائز رکھیں اسکو هر ایشہ سوچو جائی کہا یہ طرف جیحد کی او طرف  
خر جو کسی کھا صدرا و سنا جو جو کوئی کسی طرف یعنی تکلف کرے کھر کے  
دلخواہ فیضا نہیں

لے جو کسی تجھے زار نہ فرمے تو ورنہ بادی لیں اور بیلی بھی نہ لے لیں تھے مگر جب اس سی کہ مذہب مذاقی کا جاہتہ ہو تحریم ایک ہی کو اور نہ رہب خیر کا جاہتہ ہوا باہم اس سی کو بعینہ پا بالٹکس پر وہ اگر جاہی تو مایل ہو طرف حلال کی اور اگر جاہی تو مایل ہو طرف حرام کی دشمنی ہوئی حلت اور نہ حرمت اور اس میں اتفاق کرنا تخلیق کی ہی اور باطل کرنا قاعدہ اس تخلیف کا اور بڑا اوکھی ڈینا سے قاعدہ کہ تخلیف کا اور بہیہ باطل ہی یعنی بالاجماع لان حفظ الدین و حب و ذلک لم یحصل الا یہ فیکون واجبلان مقتضیۃ الواجب لحب بالاجماع یعنی اگر نکریں ہم استباح مذہب واحد کا واحد توا سوت سماج سوکھا بہیہ کہ عمل کریں کسی مجتہد کی قول پر جو جاہی اقوال مجتہدین سی صحابہ سی لیکن آخر تک پہلی سوت سوائی مسلمہ احمدیہ کی کوئی شخص کسی مسلمہ میں مکلف نہیں کیا تھا حلت میں اور نہ حرمت میں پہنچا دینکا اسوت برہم درہم سو جاوی کا سب جیہہ حلال اور زیباح ہو جاوی سو کے امر مجمع علمیہ کی حلال سکا بہیہ کہ اگر تقلید مذہب واحد کی واجب نہ تو سب تخلیف شرعاً سوائی امر مجمع علمیہ کی نستفے اور باطل ہو جاوی نیکی قثبت ان تقلیدیہ المذہب الواحی واجبلان حفظ الدین واجب ذلک لم یحصل لکب فیکون واجبلان مقتضیۃ الواجب لحب قال الشیخ احمد فی تفسیرہ الاحمدی مختصر ایت فهمنا ها سلیمان اذا لزتم احد فنہیا وحب علیہ ان یہی وہ علیہ لازم ولا یتقلی عنہہ الی اخراستھی کہ شیخ احمدی یحیی تفسیر احمدی یکے ہیں آیت فهمنا ها سلیمان کی سچی حیکلہ لازم کیہا اسی شخص نے نہ رہب کو تو وہ بھی اوس سیر کر کے نہ رہب لکر میرزا اور نہ اتفاق ان کری طرف مذہب اور کے قال فی المذاقی العالم گردہ فی کتاب تصریحی بار بخال لی یعنی ہب المذاقی بعزیز

لکن اذ جواہر الاحلاط اسی میں کا وادی حرام گیری کی کتاب المغزیرین کو جوں  
نے حوال کر کی طرف نہ رہتا ہمیشہ کی تو تغیر دریا جاوی جیسا کہ جواہر احلاطی ہے جو  
قال فی مدح المختار فی كتاب المغزیر لغتہ حکیم جذب الشافعی یعنی مکان فی المسجد  
متحی کہا وہ الحمار کی کتاب تغیر میں کہ خفی اسقال کر کی طرف نہ رہتے میں کے  
تغیر میں با جباری جیسا کہ مرا جبھے میں جی قال فی المفتاطی للعلی ان یقیناں میں  
مذہب مصطفیٰ فی الحنفی والشافعی متحی کہا جیسیہ میں کہ میں صدراً حاصل کو  
کہ اسقال کر کی اسکی مذہبی طرف دوسری مذہب کی اوپر پر ابری اک حکم  
خفی در شافعی او را مکنی اور ضلی قائل حسن الجھارابی فی الوسائل الرئیسیة قال ابن  
الهمام فی غیره لغتہ در فیصل اخدران الصواب ما ذهب بالیہ ابوحنیفة و ان العدل  
علی مقلدیہ وجہ للاقاء بعینہ لا يجوز لهم انتقی کہا صاحب جواہر الاحلاط فی المختار  
وزہیہ میں کہ کہا ابن الحمام فی فتح العذیر میں سب سب سکی ہماری وجہ صواب میں  
کہ کئی میں طرف اوسکی ابوحنیفہ اسخینیں حمل اور سعد بن ابوحنیفہ کی وجہ میں  
اور میں جائز فتویٰ دینا مغلدن ابوحنیفہ کو سائیہ قول غیر ابوحنیفہ کی تماشہ کو  
بن الحمام صاحب فتح العذیر کا قال الطحاوی فی شرح البدل المختار فی بیعت الشفقات  
قل حسن الجھارابی فی التجهیز الدواعیہ عینہ میں دو اجنبی مذہبیں یقیناً بیعتیہ علی کھلیل  
یعنی کہا معاویہ فی شرح در مختار کی بحث مخفی میں کہ کہا صاحب مذہبیہ محبیت  
کہ واجب یہ ہے زندگی کے فتویٰ دیا جاوی سائیہ قول ابن حنیفہ سے بہجاں قال  
فی المختار فی كتاب المفتاطی فی شرح ابوحنیفہ تهلاش بلالی فضیحہ میں  
محتمل الحنفیہ زماننا مخالف من رہیہ عامل کلامیقہ تقدیم تقدیم المفتاطی

بی ابوحنیفہ تقدیم تقدیم المختار فی شرح ابوحنیفہ فی شرح ابوحنیفہ تقدیم تقدیم المختار

کتاب رخنگار ک کتاب قضا مین که شرح دسانیه سفر سلاطین میں اسی کو حکم کیا مقدمہ نہیں  
بسا کہ حفظیہ ساری زمای کی میں مخالف مدحیب بی کی مدد و فرمادا مذکور کا یہ حکم  
او رکا بالاتفاق قال ابن القحنه فی شرح منظقه ابن وثیبا فی فصل ادالۃ القاضی  
اشعل بیستان علم مسئلہ تضاد القاضی المقلد لذی لسیر من اهل الاجتہا  
کم حفظیہ زباننا الجلاف مدھب مقلد اهل یحییٰ ملا حاصل ما فی المسیلة  
ارهز والواد حکم القاضی مقدون جلاف مدھب ذاکر مزده یحییٰ حکم قال  
فی حملة الکمل عن شرح الجامع الکدری ان هذی بالخلاف بین اصحاب کتبنا استہی  
کتابن شحنه شرح سنفون و میان کی حوصلہ داب عاصی میں کشتعل من دو  
بیت اہم مدلد بر که قضا عاصی معلمه یحییٰ حکمہ کی شل خوبیہ زمای ہماری کی مخالف  
مدھب الیم اپنی کی صحیح ہی یا ہمین حال مانی مسلد یہی ہی کو یحییٰ غلام کمی میں  
جو وقت حکم کری قاضی مقلد مخالف یحییٰ بی کی درجات کو فاکر سہ دھب بی کا  
تو ہمین حائز یہ حکم او سما کہ باخراز اکمل میں شرح جامع کبریسی کو بہترین علمیہ  
درستیان ہماری ائمہ کی قال فی النقاۃ شرح الحنصال لوقایتہ فی کتاب تضاد  
ذکر ابو مکر الرازی ایک لوقعیتی جخلاف مدھب مع العلم صاحبہ هذی فی قولهم انتہی  
کتاب شیعہ شرح مختصر و قابیہ کی کتاب قضا مین کہ ذکر کرنا ابو مکر الرازی فی کتاب حکم کو  
قاضی مخالف مدھب بی کی جانکر تو ہمین حائز یہ حکم بالاتفاق قال فی المرتضی  
فی بیت الاستمیع لاخذیان یکون حفیظا فی میص المسائل و شافعیا فی بعض المسائل  
کتاب شیعہ مسائل المقتدیہ انتہی و علیہ مولیعہ علماء مکتبۃ الحنفیہ فاطمہ بنیہ  
الحنفیہ حرس کا المصنف ای کتاب شیعہ کی بحث استمیع میں کہ میں حضرت مسیح بن یاکو

اپنے بیرون مسائب میں اور خاندانی معین مسائل میں اور اسی عبارت بھرپور  
حکایات کے مختصر اور سریدھی میہ مزدہ کی ہیں لئے تھا، مگر کسی اونکو اسد فعالیٰ پر دعائیں ہوں  
ان عبارات علماء ذعات اور فضلا می نعمات اور کتب مندا اور معتبر مفہوم ہے  
کرتے ہیں کیا اس سنت دعاوت کی ہر نماز میں تقلید مذہب خاص کی وجہ  
والا ہم ہی ہو اعلیٰ خندیں کیا ہیں لاذہب خوب مصلدین مذہب خاص کی وجہ  
مشکل کرتی ہیں، اور عمل ہم کرتی ہیں کہ بآدوات خارج مذہب امیر ارجمند  
متوسطی نہ ہوں ذرۃ اسی دعوت میں ہیں جیسا کہ عبارت مختاری کی صورت میں  
معصی ہی اور بردو دو اور گرامہ میں جیسا کہ مولوی نذر حسین صاحب نے مانی ہیں  
او جو دلکش کر دے لوگی خود افراد کرتی ہیں کہ مولوی نذر حسین صاحب ہماری شریعت  
اور تفہیم میں ہمچو بہیں اور وہ عبارت مولوی نذر حسین صاحب کی ہے  
یہ ہی ہے کہ جو شخص کر مذہب خاص کی برداشتی کرنے کی وجہ میں  
کہنا ہے اور مدد و داد گرامہ ہی نذر حسین حواب صحیح اور مدد و داد  
میں مذہب کتبہ نہ اذله معتبر کی لائندیوں کی سچی نماز پڑھنی مادرستی کا اور  
امام واحد کی واجہتی کی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو زہرا کہنے والے  
مزدہ دو گمراہ ہر خارج از اس سنت دعاوت و دعاوت والدرا علم بالصوراً مذہب

## عمره مکریوف

مکالمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لقد اصحاب من انجذبوا جنراً الله حسن المياف الله اعلم بالصواب

عنوان کتاب

مکتبہ ایضا

لهم اخونا خيرنا اخدر رأي ديننا فجر عز وجل ربك رب العالمين  
ليستافقنا بغيرك حلت علينا خيراً يجعلنا ملائكة في الدار الآخرة

فیلمیں ملکیت اور اپنی فنی تحریر کے لئے بھی وہ اور اسی دلیل پر

خواجہ سید جعیف و میرزا علی خاں شاه جعیف و ابیان شیخ و حکیم دھنیاراف اخس د  
دھنیاراف نسبیم و ابیان اخس د ابیان اخس دیویح کیا بیرون ایل جعل ایل اخس دیکی نہ بیرون ایل

بجانب جک خاب ہولوی محمد سید نوریں میں ایک

غتوی مین که غیرک باس هی سقده بر قسم اینی ما تهی فرمایک مردن جواهر

کوتاہی و مردوں دوسرے گراہی کیں جیکہ فرہ مرد دوسرے گراہ خدا نہ دیا گیا

نوبی شک و سکی تھی ماز جائز نہیں ہو تو ہا لمحہ حباب مرقوم صحیح ہے

وی تحقیقت اتزام تقلید مذکوب میین کار اوی او خشن بلکه دشی گئی گنگ دین پر

علیٰ سهل موجاہا سے لیکن حسکو اندھائی مرتبہ تھی و رجھتا دکاوی وہ  
نہما کے عینہ تھا۔ نہ سلیمان کے ہمود پر تھی وہ رجھتا دکاوی کے عینہ

بُون سیدری میڈوائی بس موے سے پُر جائیں را بہر کوئی نہ  
ہرن فاصلو اہل لہ کران کنم لا تعلیم اور نارضی کی جی شاضی کی پاشنے

لی عین ختن کی جویں سنت ہوئی کہ دمام ریاست نے یونا لاش اسٹریٹ اور راہکان مختتمی  
کے ساتھ مکانیں کار و لارنس فیلڈز پر بیکار کر کے الاد فیلڈز کے نام پر مصلحہ خلاف اپنے

وَالْأَقْلَادُ لَا حِصْوَصَيْةٌ لِلتَّسْعِيَةِ إِلَى الْمُصْلُوَةِ خَلْفَكُلِّ بَخَالِفَكُلِّ ذَلِكَ أَبْهَى كَلَامَهُ  
وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصِّرَاطِ خَنْدَهُ لِمَ الْكِتَابُ

رساله علم بالصراط هام الكتاب

مختصر  
الكتاب

سید

اجواب صحیح و علیہ العمل نے انکر انعقاد ناوی اللہ مشرقاً و الجیب سے المکر  
عمر بن احمد کے مباحثہ مداراً الحج کے من پورہ رسالہ موسیٰ صرف بمقابلہ خوبیہ علیہ

لهم إني أنت مهربون . يارب مهربون

بدر روايات محدثہ سببیت علی ابا طبری جس نہیں اذ انتم بعون اللہ جواب میں سعیا رحق کی  
حکوم صفت مولوی تدریجیں صاحب پوری کامی بیہر رسالہ بھی رسم قدسہ لامدیں  
میں بی فہری من مشارف سنیۃ الریاض و الاصفاف والد عالم بالصوب

اگر ان التراجم ابیان المذہب من المذاہب لا راتجہ کان معقولاً و مقبولاً و اقتدار  
و احتی خلف اشائی لاحمال طلبین قولاً مقبولاً و من المذہب فی نہاد اليوم مذہب  
ین الحی ولابطل فی يوم الاخبار کان مسوول و من لیقیل نیتیع المحبہہ المحبہہ  
لایسیما الامام الاعظم کاظمی حیر القرون مشکل فیکوں فی نہاد الحیوۃ الدینیا و نے

بلآخر قمر و داد و مذکوراً و من لاینیب ای مولا و لا مولا فلن سجد لہ سبیلہ

مقبول او جواب المحبیب حق ولا قبل فی الملاعیب حیر محسنو

جو مولوی صاحب فی میری پاں ہیجا اور متنی اول سی آخر تک بظفر حوزہ دکیا  
ہیت صحیح اور درست پایا اور روایات منتی بھی نہایت مستند اور معلوم اس

حسن سی کی حق بجانہ تعالیٰ مولف کو جزو یوی یعنی عند اس طا جو راوی عنہ  
انس شکور کری اسو سطی محبہہ حضرات الناس فی بھی مہر قدمیتیں اپنی ثبت کی

ربت و قرأت بہا السوالات و احوالات بکتب الفقہ و الاصول و

طریقہ انتہوی العلیا الخول لذی کرتیں قبل بہا و علیہ موسیہ العلیا رحضو صما

مولانا مولوی محمد نڈھریزین حناد خلد العالی فمن خالف من فھا فھو لاءی ہو لاءی

و لاءی ہو لاءی دخل تحت وحید من شذ شذ فی النہار الیہم رخختا من خلت  
عفیفہ اہل السنۃ و اسماعیل آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی خضر الدین و اللہ

و حسن الیہما و الریاض اختر الشکر مولانا و بالفضل اولینا هولانا مولوی

بلار بنی من بنی پاچل دلما سر اذنہ بھی

محمد سعفان مهاجر في سهل سد قدران المدرسة العزيز نوافذ محمد سعفان

رسالة مكتوبة من قبل محمد بن علي بن أبي طالب

# مِنْ كِتَابِ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اور فقیہان شرع میں اس امر میں کہ مقتدی کو  
پس لام آمین آئندہ کہتی اولی اور اس سببے یا بخار کی جواب برداران تھا یہ  
قرآن اور احادیث نبوی تھی اور صحیح نبی کے لفظ آمین کا جو کہ بعد وہ اصلان  
کی کہتی ہیں دعا اسی خواہ میں سی ہیں جو کب تک وصال ہو سیل در امین برداں کو اسرائیلی  
کو الجلالین دعا علیہم و امن هارون علی دعائیہ قال اللہ تعالیٰ  
قال الحمد لله رب العالمین دعو تکہما بس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا میں سی ہے  
اور اخخار رسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک فی کان موسی  
علیہ السلام یہ عو وہارون یو من فثبتت التاین دعاء فکان لخضا  
الولی نتھی ماؤ المدارک اور وہ مری جامی تفسیر سورہ فاتحہ میں صاحب مدارک  
اکھار سی کہ آمین قرآن میں سی ہیں ہی و قال علیہ السلام لقتنی جو پیل امین  
عن فراغی من قلہ الفاتحۃ الکتاب ف قال اللہ کا الختم علی الکتاب ف ایں  
القرآن بدیل نہیں یہ ثابت فی المصاہف فی الرأی او رسمہ کہ کہا ہی صاحب

لهم إني أصلح ما في نفسي وعمركما إنما سبب ليها والعل  
لما كان من مسوبي شد وران مع عيكان ينعوا وهارون يوم زواله والباقي  
أو زمان هرخ سی کہا ہی صاحب تبیر گیرسینی فی ہبی او سکھا عطا ران کہ آمین دعا ہے  
جیسا کہ صحیح نجاری ہیں آیا ہی اور یہی سبب ہی کہ آمین قرآن میں ہیں نہیں ہے  
کہ ثابت ہبی میں کی قرآن میں درست ہیں ہی اور نہ حدیث کو کہ کہا ہی حکم  
ہیہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہی تو اب علوم کرنا جائی کہ ہلخ عالم اخفاہ ہی یعنی  
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ سی حلوب کری جیسا کہ خود ادعیالی قرآن شریف میں  
فرماتا ہی ادعوار یکم تضرع و خفیہ ایسی بس کلام الہی ہی آئندہ کہنا آمین  
ثابت ہے کہ بخاری کی کوئی نہ آیت مظلوم ہی جاہی دعا پیر وون نماز حموا و جاہلیت  
نمایز بس سبب عده اصول فقه مظلوم بر اطلاق اسی کی عمل کریکا ماقولی کہ الحبس انہ  
مشل آیت و حدیث متواتر ————— و حدیث مسند و نہ بائی جاوی و حضور  
آمین کی کسی نیت با حدیث مسند و سی نہیں ہائی گی بس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون  
نمایز کی آئندہ سی کہنا جاہی جیسا کہ کہ ہی ملاعیل فارسی فی قلت مع ان الامثل  
فی الدعاء بقوله تعالیٰ ادعوار یکم تضرع و خفیہ الخ لخفا ولا شلت ان اعین دعاء  
وکتن اعین لمیں من القرآن بالجماع افالین بنی انان بحق القرآن بکماله  
لایمیں کتابتہ فی المصحف و لهذا اجمعی اعلی الخفا ، التعقی بکتبی لمیں من القرآن مقات  
محضصل تعقی صاف عالم اخفاہ ہی اور بی شک کے آمین دعا ہی بس لہ میں میں ہبی  
اخفا جاہی اور بسی وسری پہر کہ آمین بالجماع قرآن میں ہی نہیں ہی تب للہی  
نہیں ہی کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی توکھیو سبھی اصحاب اس پادری کے  
لہاکر لہلہ / ایشہ / فوز / نہل / لکھید / قرآن / لہلہ / لہلہ / جھو / ملک

کو اخود کو آئستہ سی پڑی کیونکہ قرآن میں ہی سین ہی نہ نابت موالا مامی سی تھی امین کی  
آئستہ سی کی جیسا کہ احادیث بُوی مولید اس لمرک ہیں جانچے صحیح ترین ہیں وہل بن  
مجرسی صحیح حدیث اپنی ہمچن جل بن حجر ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم فراہ غایر المغضط  
عیلهم ولا اضالیں امین و خفیض بھا صدقہ رفاهۃ الرزق نی ایغی ساختہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نی بعد ولا الصالیں کی آمین کو آئستہ سی کما اور اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد  
اور طیاسی اور ابو علی المصلی نی اپنی مسلمانہ بن اور طبرانی نی صحیح محمد اپنی کی اور  
در عظتی نی اپنی سنن ہیں اور حاکم نی اپنی متدرک ہیں نقل کیا ہی اور حاکم فی کہا ہی  
کوئی ہی حدیث صحیح ہی عنی شرح بخاری مختصر اور مسند ابی حنفیہ میں برداشت ابراء ہے  
آیا ہی کہ جاری شہید کو آئستہ سی نہ امین کہا جائی سب جانکہ اللہم اور رحموہ اور  
بسم اللہ اور آمین عن حماد عن ابراہیم قال رب یعنی حفاظت بھن الامام  
سب جانکہ اللہم و الحمد لله و بتارک اسمک و تعزی من الشیطان و بسم الله  
الرحم الرحيم و امین مسند ابی حنفیہ للخارزی اور محمد بن احسن نی اپنی اپنی  
ستاب لاثار میں ہے کو نقل کیا ہی اور طبری نی تہذیب الاثار میں حدیث نقل کی  
ہی کہ حمرو علی رضی سد تعالیٰ عنہما آمین کو بکار کی نہ کہتی تھی بلکہ آئستہ سی کہتی تھی  
محاشیناً ابو بیر بن عباس عن ابی سعید بن ابی واٹ قال ہبیر بن عسرہ علی م  
الله تعالیٰ عنہما یا یہم ان بسم الله الرحمن الرحيم ولا نامیت عینی ما سوا اسکی  
حدیث سکتہ کی جو کہ صحیح ترین ہی اور امین ابی داؤد میں رد میتہ سکرہ بن جندب سی کی نی ہے  
صاف و دلالت کرنی ہی کہ اخیرت مصلی اللہ علیہ وسلم بعد ولا الصالیں کی آمین کو  
کہتی تھی عن سمعہ قال سکستان حفظہما عن سول اللہ علیہ وسلم فانکرو

خداوند عما بر حصیل قاتم خواست که بجهت خود را می خواست  
آن حفظ سمع قال سعید فقلنا القتاده ملها تان اسکستان قال خادم خلق  
و اذا فرط من القراءة ثوق لا عبد خلقه و اذا فرط مولا الصالين رواه الترمذی  
والبودا و دین کس حدیث سی صاف خواه سعید که بعد و لام الفعالین کی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سکنه کرنی تھی اور اوسمین آین کو آئی سی کہتی تھی جیسا کہ کہا ہی طبی نے  
قال الطیبی والا طه بن السکنه الاولی للشاعر والشاعر للتأمیل امریات پس شاعر  
ایت قرآنی اور احادیث نبوی سی کی آمین کو آئی سی کی بخار کی نکہی اور جو شرعا  
کہ بچار کی آمین کو کہتی ہیں اونکی دہنی کوئی دلیل قوی ایت قرآنی یا احادیث نبوی  
علیہ الصلوہ والسلام می نزدیک فقیر کی ہنین باقی جاتی کیونکہ جبر بالامین میں مراد  
فقط دو حدیثیں صحاح سنتیں باقی جاتی ہیں حالانکہ یہ ہر دو حدیث مجرد  
اور محلل ہیں اور مخالف ایت قرآنی کی اور جو کہ اس ستم کی حدیثیں ہوں اپنے  
عمل کرنا اور اوس سی رسول نکالتا نزدیک بساہر ان احادیث اور تفاسیر اور  
اصول کی منبع ہی اون ہیں سی ایک حدیث وائل بن حجر کی سی حدیث  
بندر نایحی بن سعید و عبد الرحمن بن مهدی فاکہ ناسفیان عن سلمہ بن حمیل  
عن حجر بن عینی عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم فرامند  
المغضوب عليهم و لا الصالین وقال مین ومن بهما صور رواه البودی اور  
ابوراؤ دین بجا می دیدہ بہا صورت کے رفع بہا صورت ایسا سے حمل شنا حجر کی دیگر  
انا سفیان عن سلمہ عن حجر بن العبس الحضری ماجعن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اغا قرء و لا الصالین قال مین و رفع بہا صورتی رواه الحج ایڈ  
خوز لکڑی جنون بی بیلا بلطف ز لفونی لفونی لفونی لفونی لفونی لفونی

لہم فی قبور / اذکرہ / علام / بن / الحسن / اللهم کے لئے توہنے کے نہیں / میلان پر افہم  
اویارکیت وہیت میں بعضاً و دی جو کہ والی بن حجر سی کی ہی اس طرح سی آیا ہی حد شنا  
مخلد بن خالد استعیدی نا ابن نعیر نا علی بن صالح عن سلیمان ابن کھلیل عن حجر بن  
عندبر عن واٹل بن حجر اپنے صلح خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہم بنا این  
اویسن بن ماجہ میں جووا بن حجر سی روایت آئی ہی وہ اس طرح سی حد شنا حملہ بت  
الصلح دعما رین خالد اور اس طبق قلاحدہ شنا او بیکون عیاش عن ابو الحسن  
بن واٹل عن ابی یہی قال صلیت مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلم اقال ولا اضالین قال  
امین ہنسنا ہامنہ رواہ ابن ملجمہ اور دوسری حدیث ابی ہریرہ کی ہی تہیں میں کہ  
راوی بشربن رافع ضعیف ہی حد شنا اضالین علی ناصفوان ابن عسیٰ عن بشربن  
رافع عن ابی عبد اللہ بن عمّ ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال  
کیا ان رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نلاع غیر المغضوب علیہم ولا اضالین  
قال مانع حتیٰ یسمح من میلیہ من المصف لا ول و ای ایم او ابن ماجہ میں یہی حد  
اس طرح سی آئی ہی حد شنا حجر بن بشار حد شنا اضالین بن عسیٰ حد شنا بشربن رافع  
عن ابی عبد اللہ بن عمّ ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ قال ترک المنساوی الماءین و کان  
الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم لا اضالین قال این حتیٰ  
یسمح ما اهل الصفا لا ول ضارب رجہما المسجد و اهابن ملجمہ مسوان دو حدیثون  
کی جو کہ پہناد مختلف امین میں اور کوفی حدیث صراحتہ جبراہامین میں صحیح ستہ  
کی اندرون موجود میں میں اور یہ سب ضعیف اور معلوم ہیں اپنے حمل کرنے ارادت میں  
یعنی منبع ہی کہ احکام حلال اور حرام وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سے نکالے  
جادیں لوگیں ہو اعظم اور مقصص میں بیان کرنا کجھہ صنایعہ ہنہیں ہی جیسا کہ

لہا ہی سید شرفی جرجانی فی اپنی رسالہ اصول حدیث میں ویسچن عمن العیلہما ع الدین  
فی ساید الصفیق ون المصنوع من غایبیات صفتہ فی ملک عظیم الفقصص خضائی  
الاعمال فی صفات اللہ تعالیٰ احکام الحلال والحرام انتہی اور اسی طرح سی ہی اصول  
فقہ میں اور ہر وجہ ضعف اور مخلوق کی پہمیں کہ حدیث ابی سہریرہ کی جو کلمہ ابو راؤد  
اور ابن حاجہ میں ساتھہ روایت بشریت رانع کی آفی ہی وہ صنیف ہی کیونکہ بشریت پر  
صنیف ہی جیسا کہ کہا ہی تقریباً لہذا میں بلکہ یہی حدیث قریب موضوع کے سے  
کیونکہ گونجنا مسجد امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف عقل کی ہی اسو سطی کے ساتھ  
احضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش نہ تھی بلکہ و مختوش کیجوری ہی ہوئی تھی ہم اسکے  
درخت کیجور کی تھی اور جبکہ اوسکی ہنسیوں اور تپی کیجور کی ہوئی تھی جیسا کہ  
حدیث صحیحین وغیرہ میں آیا ہی عن ابی سعید الحذلی قال و كان المسجد على عرش  
معتصم الحدیث و صحیح مسلم میں اس طرح سی آفی ہے قال ابوسعید الحذلی فجاء  
صحابۃ فحضرت احتق سال سقف المسجد و كان من جرمیا الخلل بحدیث اسی طرح سے  
کہا ہی شارحین فی و كان سقف مسجدہ فی زمانہ عن اخسان الخلل نتھی اور  
یہ امر عند العقل اطمین لشیں کے کو نجماً مسجد کا بختہ گنبد دار میں ہو سکتا ہی نہ کہ  
اوہ سیمہ میں جیکہ جبکہ پتوں کی ہوں ہو اسو سطی کہ جواہی سی جبکہ میں  
بروک ہنسیں سکتی اور دھرمی یہ کہ صنومن حدیث سی پہنچہ علوم ہوا کہ فقط اخیرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فی بخاری کی آمین کہیں پر کیونکہ عقل میں اسکی ہی کہ فقہہ ایک ای  
اخیرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سجد کا سقف اوسکی پتوں کی ہو گئی بسی  
اور عقول میں جنہاً دلایا کی سینت اور دھرمی صرف والیں سین اور جو حدیث  
ہمیں کیونکہ ان ہوئے لی ہوئے الیکم بخیر ہلکا لیکن بخشنہ لیکن بخوبی

لیزہ / العوہ / لیزہ / عالمہ / دن قوت / الغزہ / کر / مکان / بنویں / بزم نویں / یہ نویں / دوسری / پہلی  
کہ مختلف عقول صیح کی ہو وہ بھی مومنع ہوئی ہی جیسا کہ خوبیہ الفکرین کہا ہے  
دریاب اقسام مومنع او صیرع لعقل حیث لا یقیل شی من خلات تاویل خوبیہ الفکر  
اور دوسری یہ کہ حدیث مذا امریج ہے کہ قول فرجیح بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ  
سی ہمین ہی بلکہ بخی پ کی راوی نی ہ سکون زیادہ کیا ہی کیونکہ امکن ہی حدیث سچی  
ابوداؤد کی روایت میں کلمہ فیر تجویز ہمین ہی اور ابن ماجہ میں یہ کلمہ زیادہ آیا کہ فتن  
عقل صیح کی ہی اور دیگر احادیث کی بھی مخالف ہی اور تیسری یہ کہ حدیث میں  
اضطراب لاقع ہی جو کہ یہ حدیث ابوداؤد میں برداشت پفر بن علی نی سی دسمین ہی  
کلمہ ہی حتی یسیع من یلیہ من الصفا لا اول اور ابن ماجہ میں جو برداشت محمد بن بشی  
آن ہی اوس میں کلمہ بنیہ ہمین بجا ہی اوسکی اخیر میں فیر تجویز بہا المسجد لا حق  
کیا ہی جو کہ عقداً او رتقلا بی سنتی ہی خومن کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر میا عصیف  
ہنفی سنکے او رجیہ و جوہ بالا کسی طور پر عمل درست ہمین ہی باقی رہیں یا کہ حدیث  
وابیل بن ججر کی وہ بھی قابل سنند او عمل کی ہمین ہی کیونکہ وہ سناد حدیث اول  
بن ججر کی جو کہ ابن ماجہ میں آئی ہی شقق ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باب سی مرسل  
بیان کرتا ہی عبد الجبار بن ولی تقصیۃ لکھتا ارسل عن ابیہ تقویی او یہ حدیث  
درلس بھی ہی کیونکہ جب ساعت عبد الجبار کی اپنی باب سی ثابت ہوئی اور رسالت  
عن کی روایت کی ہی میں بھی امر سو جب تدریس کا ہی مذا بدک عبد الجبار نے  
اپنی شیخ کو بیاعت کسی حرج کی چوری کریا اور اپنی باب کی طرف نسبت حدیث  
کی کی للدرس ما اخفي علیه اما فی الاستناد هن ان یوی من لغیہ ادعاص  
کام یسموہ منه علی سبل وهم انه سمعہ منه فتن حقہ هن لا یقیل شقق

بِرْ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ وَعَنْ فَلَانٍ وَلِكُونِي السَّيِّدُ الْمَسْتَرِيُّ اور یہ تتم مردو دی ہی پس  
عمل کرنا اس پڑچائے زیر اور ما سوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یاددا  
حدیث کی خوب نہیں ہی ابوجابر بن عیاش معاشر حضرت تقریب پس  
بلحاظ دعویات مذکورہ بالا حدیث واصل بن حجر کی ساقیہ اس بہزاد کی  
قابل محبت کی نہ ہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ ہے  
حدیث واصل بن حجر کی ابو داؤد میں ساقیہ روایت علی بن صالح کے  
آئی ہی وہ بھی ضعیف اور صنیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے  
اور ابو داؤد میں جو کہ حدیث بخواہت محدث بن خالد آئی ہی اوس میں<sup>۱</sup>  
عبدالله بن میرن علی بن صالح کو اور اکٹھی سلمہ سی روایت کی ہی اور  
ترندی میں جو یہ حدیث آئی ہی اوس میں بجا می علی بن صالح کے  
العلار بن صالح ہی بنی عبد الله بن نبری بن العلاء، بن صالح سی اور کسونی  
سلسلیں روایت کی ہیں معلوم ہیں کہ العلاء بن صالح صحیح ہے باعلیٰ بن صالح  
اور العلاء بن صالح وہی می جیسا کہ کتاب تقریب میں علاء بن صالح احادیثی  
کہ او ہم سب میہ طریق حدیث کا ہی قابل محبت کی نہ ہا اور زیبی حدیث  
واصل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد میں بر روایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بھی  
ضعیف اور مدرس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا صنیف ہے  
جیسا کہ گیا تقریب میں محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا  
مدلس ہی کافی تقریب پس بہی بخدا قابل محبت کی نہی کیونکہ  
یہ سب ضعیف ہو دین ہیں آپ رہی وہ مسدود حدیث واصل بن حجر کی  
لکھنؤ بیان پر لامہ ذرا مخفف لکھنؤ بیان پر لامہ ذرا مخفف لکھنؤ

جو کئی نہیں میں ساتھ رہا اسی سعیان کی آئی ہی اور اوسین کلمہ مدعا  
 صوت کا ہی وہی مدرس اور مقطعہ ہی کیونکہ سعیان مدرس ہی جیسا کہ کہا تھے  
 میں بس سعیان نے بھائی خفیت ہبھا صوت کی مدعا صوت کہا اور مقطعہ اسے  
 سی کس سعیان کو سلسلہ سی احادیث کی سماught نہیں ہبھی کیونکہ سعیان نے سلسلہ  
 سی ساتھہ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنفته کی ہم معاصرین محول  
 اور سماج کی ہوتی ہی مگر مدرس جو حدیث ساتھہ عن کی روایت کریں ہبھی  
 پر حمل نہیں کی جاتی ہی دعویٰ المعاصرین محول علی سماج الامان مدرس فائنا  
 لسبت محولہ علی اجماع نجۃ الفکر سبب یہی سند حدیث دایل بن جرجی کے  
 قابل صحبت کی نزدیکی گنونکہ حدیث مدرس فائی صحبت کی نہیں جس میں خفیت ہبھا صوت  
 نہ کوئی کہیں اسکی گذری کیونکہ شعبہ سعیان ہی اعلیٰ درجگاهی شعبۃ  
 نقۃ حافظ مسنون کان فوری بقول میرالمومنین نی الحدیث و کان عابدا  
 تفسیر سعیان نقۃ حافظ فضیہ امام مجتبیہ و کان رب اوس تقریب اور یا صو  
 اسکی یہ حدیث اول ہی کیونکہ معنی مدعا صوت کی یہیں کہ آخرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نی داعی علمی صحابہ کے ہبھہ آئین کو بدھی کہانا کہ معلوم سو صحابہ  
 کو کہ آئین میں مدھی نہ کہ فقر جیسا کہ آئین نصر ہبھہ سی بھی آیا ہیں اسی ثابت  
 ہوا کہ جمیع طرق حدیث ہبھہ آئین کی بھر عجج اور مغلل ہیں کہ اون پر حمل کرنا  
 درست نہیں ہی کیونکہ اقسام مردوں میں ہیں جنما نجۃ بر ما بر ان اصول العادۃ  
 بمحضی اور صحیب نہیں اس جگہ کوئی حدیث ہبھہ آئین کی صحبت کو نہ ہبھی تو مانی  
 رہا عمل آبٹ کر میداکار اخباری اس ثابت ہوا کہ آئین کو ابتدہ سے کہنا چاہا

دوسرے اکثر العلامہ اشتبھی اذخر کردیت ہو اپنے ابتدہ مذہبی اوقات مغل کیا کیا اور پر حدیث اشتبھی کے ۳۴

اگر اگر بالفرض والقدر کسی حدیث کو ان میں سی صحیح ہی بانا جادی تو بھی آتی  
کی ہوتی خبر واحد پر عمل کرنا درست ہمین ہی کیونکہ آتی کریمہ واحد حواریکم نظر  
و غایہ اخراج مثبت ہی اس امر کو کہ آمین آہستہ سی کہنی جائی اور خروج حد  
منظر ہوئی اس کے تین ہجرتی کہنی جائی اور کتب اصول فقہ سی فاسار اور بابری  
کے خبر واحد ناسخ آیۃ قرآنی قضی الدلالۃ کی ہمین ہو سکتی ہیں اس خبر واحد ہے  
کہ منظر ہجرتی ہی مدلول آتی کا کر اخفا امین ہی باطل ہمین ہو سکتا آور نہ اس  
آتی اور حدیث میں نعارض ہو سکتا اس کیونکہ تعارض سادی رہا میں کہ  
ایک کو دوسرا پر ترجیح نہ ہوتا ہی فرکن المعارضۃ تقابلاً یعنی علی السوا علا  
منہ لاحظاً علی الاخر فی الذات والصفة لئے اکا لتو اور رأیہ کریمہ کو ترجیح ہے اور  
59 حدیث کی تاقیتی کہ آتی پر عمل ہو سکی حدیث پر عمل کرنا باین طور کر خالف حکم آتی  
کی ہو منوع ہی کما فی کتب لاصول اور زیاراتی یعنی ہی حکم خبر واحد کی ادھر حکم  
آتی کی نفع ہی اور خبر واحد خصوص عوام آتی قرآنی کوہی ہمین ہوتی جیسا کہ کتب  
اصول فقہ میں ثابت ہیں اب چڑو سمعاً تعلیق و صیاحیث اور آتی ہمین باین فیتو  
کہ حکم آتی کا باقی رہی اور باطل ہو اور وہ ہیں طرح میں ہی کہ حادیث سکتی ہے  
تمام ہو اسی کہ اخحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل شروع فاتحہ اور بعد وفات  
کی سکوت فرمائی ہتھی ہیں و سعی الطماع اور تعییم صحابہ کی ایک وہاں میں کوہی ترجیح  
ہی کہ انا کہ صحابہ کو معلوم ہو کہ بعد وفات اپنے ایک اخحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
حالت ملکوت میں آمین کوہی ہیں جیسا کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے  
باہی وجہ کہ اصل صفائی کی مستند تھے ذکر صفت و ووم وہی جیسا کہ صحابہ کی سکی  
بلاؤ ازوہ جوہار میں ایک نہیں ہاں کوہی ترجیح

میں اپنے کام سے بار بار ڈبو بخوبی ان ڈین لگز کوئا کوئی فرم  
حدیث گذری ہی پس معلوم ہو اک جھرہ نہا گیونکہ اس طبقی کہنا اخضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا آئین کو واسطی اطلاع صحابہ کے مثبت جھریاں کو ہیں ہو سکتا چکر  
اکثر رأۃ ظہر میں قراءۃ کو اس طبع سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبھتی تھی کہ  
مقتدی بخوبی نہیں تھی اور معلوم کرتی تھی کہ فلاں سورۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ربی ہیں جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث آئی ہی عن ابن قناوہ  
قال کان النبي صلی اللہ علیہ وسلم یقیر فی الرکعتین الاولیان من صلوٰۃ الظہر  
بفاتحة الكتاب و سوی تین بیٹوں اول و یقصہ فی الثانية و یسمع الایت تھی  
متقد علمی کیا یعنی اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول دو رکعتوں نماز ظہر میں موقعة  
ناتھی اور دوسرا ہو تین اس طبع سی نبھتی تھی کہ مقتدیوں کو آیت سورۃ کی  
سماں دینی تھی مختصر اور لفظ احمد بن حنبل کے مجموعہ ہی معلوم ہوتی ہی اکثر بڑی  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ امر سو تاہماکہ مفترہ میں آیت کو خوب سمجھتی تھی  
اسی طبع سی آئین کو اکی وہار صحابہ نی سنا چنانچہ مویدہ اس تعریر فقیر  
کی تبریزی کا ہی کہ گذرا والاطھران السکتہ الہ ولی للثناء والثانیۃ للتن  
اور فقط حدیث والل بن ججر سی گرجھریاں ثابت ہو تو لازم ہی کہ حدیث  
اپنی قنادہ ہی جھر ناقہ رہ نماز ظہر میں ثابت ہو درہ تنصح بالامزح سی بلکہ حدیث  
اپنی قنادہ کی بہت اصح اور اقوسی ہی اور چند طرق سی صحیحین میں آئی ہی ثابت  
حدیث والل بن ججر کی کہ سوا دو سہ طریق کی کہ وہ بھی معلوم اور مصنظر  
ہیں ہیں آئی تو سوا اسکی یہہ کہ جب حدیث شعبہ اور سیان کی باہم معافی  
ہوئی تو حدیث شعبہ کی کہ معاقب حکم آیت کی ہی ترجیح دی گئی اور حدیث

سخیان کی جیسا کہ حکم تعمار خن کا ہی کافی کتب لا صول پر بستہ کہنا آئین  
کہ اس جب تھی بھی ثابت ہوا اور محل میں تو مقتدی کو ان احادیث سے  
بھرا آئین کہنا کسی طرح سی ثابت ہی نہیں ہے سکتا کیونکہ جن احادیث میں کہ  
ذکر چھڑا ہیں کا ہی وہ بہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہ کہ بہت صحابہ  
کی یعنی فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی پکار کی آئین کہی الگ کوئی شخص قابل  
چھڑا ہیں کا ہو تو بہت امام کی ہونے کے بہت مقتدیوں کی اور وہ احادیث  
جو کہ صحیحین میں درباب کہنی آئین کی آئین ہیں کہ اوس تین مقدۃ ہی چھڑا ہیں  
وہ بمعظ فول ہیں عام میں چھڑا اور اخفا رکو اون سی صراحت چھڑا ہیں ثابت ہوتا  
اگر کوئی قائل چھڑا ہیں کہ فقط لفظ قول می ہے چھڑا ہیت کری تو لازم آتا ہی کہ حدیث  
عبداللہ بن مسعودؓ کے درباب التحیات بمعظ قول اُنہی ہی چھڑا ہیہ التحیات کے  
ثابت ہو جیسا کہ صحیحین وغیرہ کتب صحاح میں ہی قال عبد الله کنا اذا صلينا كلف  
النبي صلى الله عليه وسلم قلنا إسلام على جباريل و ميكائيل السلام على فلان  
وفلان فالحق لا يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن الله هو السلام  
فاذ أصل العدل كفليق التحيات لله ثم بين جاري كلف فليقل هي چھڑا ہیہ التحیات کے  
ثابت ہو حالانکہ کوئی اس لمر کا قائل ہیں ہو اپنے یہاں ضرور ہیں ہی کہ لفظ  
قول کا معنی چھڑا ہی پر دلالت کرنی جیسا کہ قائلین چھڑا ہیں نے اپنے گمان  
میں سمجھ رکھا ہی ملکہ احادیث قرییہ ہی اخفا آئین کہ ثابت ہی کیونکہ آنحضرت صلی  
الله علیہ وسلم فی صحابہ کو فرمایا کہ حسوبت اہم ولا افضلین کہی پر تم ہی آئین  
کہ ہو یہ نہ فرمایا کہ حب اہم آئین کہی تم ہی آئین کہو ہیان سی کہنا امام کام پکار کے

۷۰

سی امین

بیو  
میرزا  
الملان

۲۳

مُعْتَدِلًا، الْمُنْجَلِفًا

مئز

وَمُؤْمِنٌ بِرَبِّهِ وَلَا يُشَذِّبُ مِنْ حَمَلَتْ

آمین کو تابت نہوا بلکہ قریب سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہے کہ جب امام رحمۃ اللہ علیہ  
سمی آمین بعد ولادا الصالین کی کسی تو غنڈی بھی ہستہ سی آمین کو میں نہ لئیں  
ملائکہ کی کیونکہ صوفیت ملائکہ کی آمین ہیں اوس وقت بوسکتی بھی جبکہ مقتدی بھی ہستہ  
سمی کوین جیسا کہ ملائکہ ہستہ سمی میں کوئی مبن عن ابی سریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم قال اذا قال لام عیار المغضوب بالعلیم ولا الصالین فقولوا امین فالمیں  
ذائق قوله قول ملاکلۃ غنڈی ما قدم من ذنبه درواہ البخاری پس زرد غیر کہ بت  
او شجاع سو اک و سطحی جھر نامیں کی کوئی دلیل صحاح ستہ اور آیۃ قرآنی سی ہیں پائی جائے  
اور وہ سطحی ہستہ کہنی آمین کی آیۃ قرآنی صاف مال ہی پر آمین کو ہستہ کہتا نہماں  
امام اور مفتدی کو اولیٰ اور انسو بخ فتنہ اور حکم اپنی کی بھی فافہم ولا تجادل

لَا يَلْهِي عَنِ الْحُسْنِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلاغُ الْمُبَيِّنُ وَهُوَ مِنِ افْرَادِ  
الْمُعْبُدِينَ وَإِلَيْهِ ارْشَادُ الصَّالِحِينَ الْقَمَرُ نَارٌ الْحَقُّ حَفَّا وَارِزَقَ ابْتَاعَهُ وَالْبَاطِلُ طَلَاءٌ  
وَارِزَقَ قَا اجْتَنَابَهُ حَرَقٌ لَا شَيْءٌ وَحَلَمٌ مُخْتَصٌ هُلُويَ الْمُلْقَبُ بِهِ مُحَمَّدٌ سَعْيُ شَاهٌ  
لَقَبَتُهُ

رہ ۲۳ جاودی الائچے

لقد أصاب من إجاب بجز اعده الله خير لكتابه في المدارس

صَاحِبُ الْدِينِ وَهُوَ أَمْرٌ

اصحاح من الحجۃ و احادیث من اصحاب تقدیر محمد عبد

والجواب صحيح والمحبوب صحيح والله اعلم وعلم الحكم

الكتاب

مُكْتَبَة

حدیث تعریف میں دیکھئے کہ جو لوئی صبورت ام سید ایات سادت  
بڑے کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ عم دنیا اور آخرت اوسکی کو حسبي اللہ  
کا لالکہ کہا ہو عکد نہ توکلت وَهُوَ رَبُّ الْعِزَّةِ الْعَظِيمِ ۚ اور فرمایا ہے  
خد اصلی السر علیہ وسلم فر کفل بواہدہ و قل آعوذ باللہ عز وجل عوذ بر الہ عز  
جو کوئی صحیح و شام کو تین بار بپڑھنا کفایت کرتا ہے ہر جزیسے یعنی وفتح لر  
سے ہر برائی کو اور ایسی ایں جو شام کو اس آعوذ کا پڑھنا محفوظ کھانا ہو وہ  
جانور سے اور ایسی جی جو کوئی نظر پر آئی کریمہ پیری تو بنین ضر کرنے کو  
چیز بست کر کوئی نظر کرے وہی سے ان عوذ باللہ کلامت اللہ النامات من شی  
جہا علی اور فرمایا کہ جو کوئی نظر پر آعوذ کوئین بار پڑھے ان میں آیوں اخیر میں  
حضرت کے ایکبار پڑھا ہے صحیح مسنونین کریمے اللہ تعالیٰ اور پیر نظر پر فرمائے  
کہ دعا خبیث کرنے میں شام تک دارالادن بنی مزمی اسی شبید من لے ہے اور بعد  
کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی دعا با تاہی وہ آعوذ بیمِ را مالک السنبیم ۝ الاعلیم میں  
الستھان الرجیم اور آنین ہیں هُوَ اللہُ الَّذِي كَالَّهُ كَهُوَ الْمَكِّلُ ۝  
الْقُدُّوسُ اللَّهُ حَمَّ الْمُؤْمِنَ الْمُهَمَّمَنَ الْعَزِيزُ الْحَسَارُ الْمُتَكَبِّرُ بِسْمِ اللَّهِ  
عَالِيَسْتَكُونَ ۝ حَوْلَ اللَّهِ الْهَالِقُ الْبَارِقُ الْمَصْنُوْدُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحَسَنَىُ  
الْمَهْمَنِيُّ السَّمَوَاتُ وَكَاهُرُضِينَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی  
ایک لکڑی اور آیہ ابتداء سورہ غافر کی پڑھتا ہے صحیح محفوظ ہے یعنی سنت  
اویسیطانوں سی بسب برکت ایسی کے شام تک اس اور جو شام کو پڑھا ہے صصح مکمل  
محفوظ رہتا ہے بسب برکت ایسی کے آیہ لکڑی شہر ہے اور آیہ ابتداء عاذ  
کی پیغمبر حمَّ نَزَّلَ الْكِتَابَ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَالَمِ عَلَوْ الدَّجَّابِ وَقَلَّا

فgaben لوقت شدیداً لعقايب ذي الظول ك الله اكمل هو الله المصانع  
 رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سکون باس بجانب اپنے کام کرے  
 ثواب ملتا تھا جو کرنے والی کی وجہ کوئی صبح و شام کو سوارا کرے تو پڑھے جو کوئا اوسی ثواب ملتا  
 ثواب اوس شخص کی کسر گھوڑی بھاگ کے لئے دیے جائیا اس ضمیر کی جگہ پڑھے کہ سوچا و کھجور  
 جو لا لا اللہ اکبر ہے صبح و شام سوارا ہو گا ثواب ملتا تھا جو خلام از اذ کرنے والے کی کسر  
 وہ خلام اولاد حضرت ابو سعید بن علی السلام کیسی جوں لو جو الله اکبر سوچا و شام کو پڑھے اپنے  
 کوئی کہر عمل ہیں اور مسلم دل شخصی بکن مل کر شان کر بڑھے بیرون وہ بربر سکھ بولا کا پار مادہ  
 اس سے پڑھے بیغز وہ فضل اس جی بروکا اور فرمایا کہ جو شخص یہ کہہ پڑھے بعد ما فصل کی اور بیغز کے  
 ہیئت نماز پڑھنے ہوئی یہی کلام کر نیکے لو پر نیکے نماز سے دکس وس بالکل ہی جاتی ہیں اس کے  
 پیسے بد لے بر کلہ وس نہ کیا ان اور سجاہاتی ہیں وہیں برائی کیسے جاتی ہیں اسکے  
 پیسے کسر دیتا اور احمد بن راشیہ میں رہتا ہی امر بریسی مرسیون سے شبستان کے  
 اور نہیں پہنچتا ہے کسی گناہ کو کو لا حق ہوا اور کہہ پڑھے اور بیاں اور فضول کرتے اوسکو اور نہیں  
 راتیں بیغز بسب توفیق استغفار کے اعتماد کر گلار کے سو ای شکر کے بیغزاگر شکر کیا تو ملا کہ  
 لرد گلار اور فرمایہ سب لوگوں بتہر اعلیٰ میں مکر عکوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور فری  
 ایکٹے ایت میڈا یا یک عوز برکت کے ثواب از اذ کر نماکی خلام کا ہر ٹکڑے کلہیم ہو کر الله اکمل  
 وحدت اش رہی کہ الله اکمل مختار الحبل بین الخبل بھی فیحیت و هو على كل شئ  
 قدیم اور کسر بار دو و صبح و شام پڑھ کر پڑھیت آئی ہی اوسکی اورتت سے باضم و متم  
 اللہم حجر فی سر الماء پڑھے تو نیا ہیں رہتا ہیں اگل ہیم سو بعدم نیکے اور صبح و مکر کہر اور نہیں  
 سو رہ فتح سو رہ حجۃ کو روکت سورہ رهان اور آتیں اخیر تک ایکٹے فضیلت ایتکی آفری اور دین کا  
 دنکار حاجتیں کیلئے مفتہ ہے جو ہا ٹھو جلیل ہر سے درکہہ لے اور ان کا سوال اور دعویٰ

صیحہ اسٹر	غلط	صیحہ	غلط	صیحہ اسٹر
مترادفہ	منداز غیرہ	بُن ماسٹی	پس بُوکھی	۱۸
۵	من سواد	منہ المسواد		
۶	ابنا	ابن عکصلت	ابن عکصلت	ابنا
۷	ابنا	مخالق نکل	مخالقے رجھاں	ابنا
۸	ابنا	وقدابوهم	وقدابوهم	ابنا
۹	احمد بن حنبل	احمد بن حنبل		
۱۰	بوقی وہ	بوقی وہ		ابنا
۱۱	سیروا	سیروا		ابنا
۱۲	تقلید	تقلید		ابنا
۱۳	منہاج الصو	منہاج الصو		۷
۱۴	استباد	استباد		ابنا
۱۵	تقتیب سلطان	تقتیب سلطان		ابنا
۱۶	بعض	بعض		ابنا
۱۷	جمع کئے	جمع کیا		۸
۱۸	تقلید غیر	تقلید غیر		ابنا
۱۹	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام		۹
۲۰	بہ موطن	بہ فوج		۱۰

صفحة	سطر	نطاط	صحيح
١٤	١٢	جبرايج و مزالجي	يسباخ
البعض	البعض	جثروا بمحوا	الاعتقاد لاعتقاد
البعض	١٣	و مندوب	الشافعى سافى
البعض	١٤	هذا المعهد	ابراهيم الكوكبى كما
البعض	البعض	جثروا	امتن اكيا
البعض	١٥	رأى تصدى	كرنة تتحقق
البعض	١٦	او و سوق	فلولا فلولا
البعض	١٧	يزعم فيه	بل اصافى
البعض	١٨	من الخارج	لو حرامك
البعض	١٩	العام القبلة	فرو يعنوا ولا
البعض	٢٠	لا ينحو الحرف	بل الصلوة
البعض	٢١	لفرق	روح افندى
البعض	٢٢	يراجع الترتيب	الخروف المبارك
البعض	٢٣	بيان طور	مبن به
البعض	٢٤	كسروا	الموذى الى الفرد
البعض	٢٥	من المدى	اولى ساقه اولى
البعض	٢٦	الوهد لا يرى	المربيين من اصحاب
البعض	٢٧	الكاف في بباب	المربيين من اصحاب
البعض	٢٨	صومع الكفر	ميرك جسبر

صحيح	عنط	صريح	عنط	صحيح
فہیل الکثریہ	فہیل کتاب الشیراز	۳۸	۱۶	فہیل الکثریہ
اعتنی و کونہ	اعتنی دوہ	۹	۱۷	اعتنی و کونہ
مذہب	مذہب	۱۰	۱۸	مذہب
سباہات	سباہات	۱۴	۱۹	سباہات
گرنازہب	گرنازہب	۲۱	۲۰	گرنازہب
احوال	اقوال	۳۹	۲۱	احوال
اور جو دوسرے	اور جو دوسرے	۳۰	۲	اور جو دوسرے
مجھیں	مجھیں	۲۱	۲۰	مجھیں
مجھیدین	مجھیدین	۹	۲۱	مجھیدین
خوفا	خوفا	۱۵	۱۶	خوفا
لبعض الکبتر	لبعض لبپت	۱۴	۱۷	لبعض الکبتر
کی ناہب	کی ناہب	۱	۲۲	کی ناہب
نی ان عبارات	نی ان عبارات	۱۷	۱۸	نی ان عبارات
الطفاوی	الطفاوی	۴	۵	الطفاوی
وجب	وجب	۱۲	۱۱	وجب
واجبتہ	واجبتہ	۶	۷	واجبتہ
واجب	واجب	۱۷	۱۸	واجب
بین دو	بین دو	۸	۲۴	بین دو
بین سیہ دو	بین سیہ دو	۲۴	۸	بین سیہ دو
فڑھنستھن	فڑھنستھن	۳	۵۵	فڑھنستھن
بس اس	بس اس	۳	۳	بس اس
والا طھر	والا طھر	۶	۶	والا طھر
والا ظھر	والا ظھر	۷	۷	والا ظھر
اسکلتان	اسکلتان	۷	۷	اسکلتان
عمر بن حصیر	عمر بن حصیر	۵۳	۱	عمر بن حصیر
لمرکن نھر	لمرکن نھر	۱۵	۱۵	لمرکن نھر
الخوازدھی	الخوازدھی	۱۲	۱۲	الخوازدھی
الضالیں	الضالیں	۳	۵۲	الضالیں
الظالمین	الظالمین	۱۱	۱۱	الظالمین
ایضا	ایضا	۱۳	۱۳	ایضا
ایضا	ایضا	۳	۳	ایضا
ایضا	ایضا	۸	۸	ایضا
ایضا	ایضا	۲	۲	ایضا
ایضا	ایضا	۱	۱	ایضا
ایضا	ایضا	۱۱	۱۱	ایضا
ایضا	ایضا	۱۲	۱۲	ایضا
ایضا	ایضا	۱۳	۱۳	ایضا
ایضا	ایضا	۱۴	۱۴	ایضا
ایضا	ایضا	۱۵	۱۵	ایضا
ایضا	ایضا	۱۶	۱۶	ایضا
ایضا	ایضا	۱۷	۱۷	ایضا
ایضا	ایضا	۱۸	۱۸	ایضا
ایضا	ایضا	۱۹	۱۹	ایضا
ایضا	ایضا	۲۰	۲۰	ایضا
ایضا	ایضا	۲۱	۲۱	ایضا
ایضا	ایضا	۲۲	۲۲	ایضا
ایضا	ایضا	۲۳	۲۳	ایضا
ایضا	ایضا	۲۴	۲۴	ایضا

صفحه	سطر	غلاف	صحیح	دک	ایضا
۵۶	۳	فران	چند چیز	روک	۱۶
۵۷	۱۷	کمادام	اوہام		۵۸
۵۸	۸	تجھ الفکر	نخبہ الفکر		
۵۹	۳	وتحت شہت	لئے علم پرست		
۶۰	۱۰	الوقت	الموقت		
۶۱	۲	دلیل صحا	دلیل قومی مصالح		
بزادہ ان دین اپنی سنت و بہوت کچھ کچھ یاد ہے میں مزدوج ہو دیکھ رکھوں برابر غور و سوال کھنڈ العروج دلجم ہیں حرسیں پڑھنے گئیں اور امصار اور ویاڑ تینہ تیار ہوتا ہے جسیں تعلیمیہ امام میں کرو جب اور منکراں سکیکو مردو و گمراہ کھانی اور دوسرے ارسالہ دربار الحجت دین میں کارکرستہ تائیف اوسکیکے مظلوم الحجت اور سنبھل طبع دیکھا مظلوم الحجت کی جستی ہے اور سونا الامان استھنا الحجت اور رسالہ صریح انہیں عن وسواس الخناس سی خفریب نیار ہو گیکو میں الحمد للہ علی دک					





